

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



# مِلّاتِ کئی بیاریں مدل عقیدے

تصنیف لطیف

مولانا محمد سرور قادری گوندلوی  
ابوسعید محمد سرور قادری گوندلوی  
ایم اے اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس پاکستان

فہمان

محمد صادق قادری  
پروفیسر  
الہوداؤد  
علامہ  
ہجرات و رضائے مصطفیٰ پاکستان

اولسی بک سیٹل جامعہ محمد رضا نجف آباد  
پینسلزنگ روٹی گوجرانوالہ 0333-8173630

# مذہب کی بنیادیں مدال عثمانیہ

فیضان  
محمد صادق قادری  
صاحب رضوی  
ناظم  
پیر مفتی  
ابوداؤد  
علامہ  
ایروات، رمضان، مصطفیٰ پاکستان

تصنیف لطیف  
مولانا محمد سرور قادری گوندلوی  
ابوسعید  
ایم اے اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس پاکستان

اولیسی بک سیٹل جامع مسجد رضائے مجتبیٰ اہل سنت  
پینزلنگ اولی گوجرانوالہ 0333-8173630

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ————— میلادِ نبی بہارین سے مدلل عقیدے

از قلم ————— مولانا محمد سرور قادری گوندلوی  
ایم اے اسلامیات، فاضل تعلیم مدرس پاکستان

یاہتمام ————— شیخ محمد سرور اویسی

تعداد ————— 600

صفحات ————— 368

ہدیہ ————— 300

- صراط مستقیم پبلی کیشنز ○ کتب خانہ امام احمد رضا
- مکتبہ قادریہ ○ مسلم کتابوی ○ کرمانوالہ بک شاپ
- مکتبہ بہار شریعت قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- شبیر برادرز ○ نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور
- مکتبہ احسنیت، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- شمس و قمر ہال گیٹ لاہور ○ مکتبہ غوثیہ
- مکتبہ رضائے مصطفیٰ ○ مکتبہ قادریہ میلاد چوک گوجرانوالہ
- مکتبہ الفرقان ○ مکتبہ غوثیہ ○ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ ضیاء السنہ ملتان ○ فیضان سنت بریٹیش ملتان
- مہریہ کاظمیہ برہمنان ○ مکتبہ فریدیہ ساہوال
- مکتبہ اہلسنت غازیالہ ○ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
- جلالیہ صراط مستقیم گجرات ○ رضا بک شاپ گجرات
- مکتبہ ضیائیہ ○ مکتبہ غوثیہ عطاریہ کمپنی چوک راولپنڈی
- اسلامک بک کارپوریشن کمپنی چوک ○ امام احمد رضا کڑی روڈ راولپنڈی
- مکتبہ امینیہ عطاریہ اہمن پور بازار فیصل آباد ○ نوریہ رضویہ فیصل آباد
- مکتبہ سلطانیہ ○ مکتبہ صبح نور محمد پورہ فیصل آباد

## عید میلاد کی بہاریں مع مدلل عقیدے ایک نظر میں

عجائبات ولادت باسعادت

صفحہ 12 — تا — صفحہ 76

حجاز مقدس میں میلاد رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

صفحہ 77 — تا — صفحہ 104

پیدائش مولا کی دھوم

صفحہ 105 — تا — صفحہ 169

جواز محفل میلاد غیروں کی نظر میں

صفحہ 170 — تا — صفحہ 190

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمہ حقیقت

صفحہ 192 — تا — صفحہ 230

چودہ سو سالہ محافل میلاد..... ایک تسلسل ایک تحقیق

صفحہ 231 — تا — صفحہ 239

اہل محبت کی نشانی

صفحہ 240 — تا — صفحہ 266

الاستمداد معروف بہ المدد یا رسول اللہ پکارنے کا ثبوت

صفحہ 267 — تا — صفحہ 313

عقائد اہل سنت مفتی مکہ کی نظر میں

صفحہ 314 — تا — صفحہ 368

## فہرست موضوعات

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
36	تمام دنیا مٹھی مبارک میں	3	فہرست رسائل ایک نظر میں
37	پیدائشی پھین	12	<b>عجائبات ولادت باسعادت</b>
37	سیاح کائنات ﷺ کا پوری دنیا پر	12	تقریظ مبارک
	قبضہ	16	نورانی نسب کی جھلکیاں
38	خوش حالی آگئی	17	میلاد رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں
39	ایوان کسریٰ میں زلزلہ	18	حدیث جابر رضی اللہ عنہ
39	تاریخ فارس	19	اول نور محمدی ﷺ
39	سادہ خشک ہو گیا	21	عقد مبارک
40	پرچم لہرائے گئے	21	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ توحید
40	یوم میلاد پر جشن چراغاں	23	ابوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز
40	آسمانوں میں ستون میلاد	23	چاند سورج کا سجدہ کرنا
40	منکرین میلاد کی میلاد دشمنی	23	نور مجسم و نور حقیقی ﷺ کا شکم اطہر میں تسبیح پڑھنا
42	کوثر کے کنارے درخت	24	ایمان والدین کریمین کا بیان
42	کعبہ سجدہ میں جھکا	34	آمد نور مصطفیٰ ﷺ
42	سورج کی چمک میں اضافہ	36	چودھویں کے چاند آمنہ کے لال کی مہک

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
51	مشکل کشاء آگئے	43	حضرات انبیاء علیہم السلام کی سیدہ آمنہ
53	ہمیشہ جاری رہنے والی محفل میلاد		کو بشارتیں
53	ملا علی قاری کا بیان	44	باطل کا سر جھک گیا
54	رسول اکرم کی برکات بوقت رضاعت	45	اول زیارت
54	رضاعت اور رضاعی مائیں	45	ستارے میرے گھر آگئے
54	ایک حقیقت	46	خواتین بہشت نے کہا ہم خدمت کیلئے حاضر ہیں
55	ہاتف غیبی	46	حوران بہشت
55	دودھ میں انصاف نور آسمان تک	46	پہلے سجدے پہ روز ازل سے دور
56	دودھ جاری ہو گیا	47	حضرت جبرائیل کی مبارک
56	ابوذہیب کا سجدہ	47	جواہرات دیکھنا
56	شہسوار عرش کی سواری کا سجدہ	48	پیدا ہوتے ہی کلمہ زبان پر
57	حجر اسود نے بوسہ لیا	48	ختم شدہ تشریف لائے
57	تائید مخالف	49	پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا
58	آپ ﷺ کی برکت سے بیماروں کو شفاء	49	حضرت شفاء کا بیان
58	سجدہ کرتے جانور	50	چاند سے باتیں
58	شیر قدموں میں	50	چاند کے سجدے کی آواز
59	چراغ کی ضرورت نہیں	51	سورج کا سجدہ
60	پانی قدموں میں چراغ گاہ کے حالات	51	فرشتے جھولا جھولاتے
	بھائیوں کی زبانی	51	قلم کی آواز

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
67	حضرت حلیمہ کو اول کلمہ پڑھایا	60	درختوں کا سلام
67	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات	60	سواری کو زبان ملی
68	چاند کی حاضری	61	حیاء کے پیکر مجسمہ طہارت
68	کعبہ شریف کا سجدہ	61	کعبۃ اللہ و اصحاب فیل
68	صفا و مروہ کا جھوم اٹھنا	62	حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ
68	مدت رضاعت کے واقعات		نور کی برکت سے بارش
68	زودھ میں انصاف	62	آپ کے وسیلہ سے طلب بارش
68	حضرت ابن عباس فرماتے ہیں	64	عجائبات و نادات کا ثبوت مخالفین کی کتب سے
69	فرشتوں کا جھولا جھلانا		پہلی فصل نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
69	کعبۃ اللہ جھک گیا	64	فرشتوں کی سلامی
69	حجر اسود	65	ختنہ شدہ ناف بریدہ
69	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات	65	ایوان کسریٰ
70	ابولہب کافر بھی فیض پارہے ہیں	66	انبیاء کی بشارتیں
71	ابلیس روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتا تھا	66	خدمت کیلئے حوریں اور خواتین حاضر ہوئیں
71	آپ کے چہرہ پاک کی برکت و صدقہ سے بارش طلب کرنا	66	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر تشریف لائے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
82	نعمت خداوندی کا چرچا کرو	73	جو میلاد شریف سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں
83	علماء اور اولیاء کرام کے راستہ پر چلو	77	<b>حجاز مقدس میں میلاد رسول عربی ﷺ</b>
83	علماء و فقہاء مرجع خلائق ہیں	78	حضرت رسول عربی ﷺ اور حضرت خلیل اللہ کی دعا
84	علماء و فقہاء کی اطاعت واجب ہے	78	نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام
84	تیسری صدی میں میلاد کے تذکرے	78	میلاد رسول عربی ﷺ کے تذکرے
85	مکان ولادت میں محفل میلاد و یوم عید منانا	78	احادیث میں
86	والی حجاز قاضی برہانی کی عقیدت	79	حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ ہر ایک آپ کی تشریف آوری کا بیان فرماتا رہا
86	محفل میلاد حل مشکلات ہے	80	یوم میلاد کی اصلیت و اہمیت حدیث سے
87	ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی اہل اسلام کا خوشیاں منانا	81	اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل فخر جلسہ میلاد مصطفیٰ ہے
87	اہل حرمین کا میلاد و اجتماع کرنا	81	بے مثل میلاد حبیب ﷺ اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ
89	عالمی حقیقت..... انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا تاریخی فیصلہ	82	فضل و رحمت ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا
89	یوم ولادت کو چھٹی کرنا		
90	مکہ مکرمہ میں ہفت روزہ محفل میلاد اور بارہ روزہ الاولیاء و سالانہ اجتماع		



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
97	ہمارے واسطے اتباعِ حرمین کافی ہے	90	مشعل بردار جلوس علماء کرام
		90	علماء کی دستار بندی
98	مکہ مکرمہ میں میلاد اور شاہ ولی اللہ کا مشاہدہ	91	جائے ولادت پر فانوس بردار اجتماع اور اہل مکہ دائمی عمل
98	حرمین میں میلاد ہمیشہ سے ہو رہا ہے	92	مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی کی نصیحت
99	مسجد نبوی میں صاحب میلاد کے حضور محفل میلاد	93	شیخ محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ کے قلم سے اہل مکہ کی محفل میلاد
99	مسجد نبوی کے امام و خطیب کا میلاد نامہ	93	اہل مکہ کا ہمیشہ میلاد منانا
100	شہر مدینہ میں ۷۵ سالہ محفل میلاد و حالات قطب مدینہ ضیاء الدین مدنی	94	امام ابوالحسین و میلاد نامہ حرمین
101	محفل میلاد مدینہ بحوالہ شیخ الاسلام مفتی حرم	94	ابن بطوطہ کے سفر نامہ ۷۲۸ء میں میلاد نامہ
102	برصغیر میں ۱۹۳۵ء کا عظیم اجتماع	95	محفل میلاد پر اجماع ہو چکا ہے
103	مکہ مکرمہ میں دو روزہ میلاد کانفرنس کی جھلکیاں	95	فتاویٰ علماء مدینہ منورہ (تیس علماء تصدیقات)
104	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حکومت پاکستان	95	منکر میلاد کو سزا دیں
		96	ذکر میلاد و قیام پر مسالک اربعہ کا فتویٰ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
131	بارہ تاریخ ولادت مخالفین کی نظر میں	105	<b>پیدائش مولا کی دھوم</b>
132	تاریخ ولادت پر ایک سوال	108	آٹھ سو پندرہ سال قبل کی تقریر دلیپیر
133	عدم جواز کا معیار	109	پانچ سو سال قبل کا عظیم خطاب
134	محفل میلاد کو وہابیوں نے تسلیم کر لیا	109	عید میلاد پر محدثین کا بیان
135	مسئلہ حیات النبی ﷺ	110	مفسرین کا اعلان
139	کیا عید میلاد کرمس کی نقالی ہے؟	111	عام فہم و مدلل مکالمہ
144	وہابیوں کی بدعت کی خانہ ساز تعریف	112	ہر ماہ میں چار عیدیں
146	نماز مغرب کے تین فرض کی بجائے چار	112	وہ صحابہ جن کی ہر روز عید ہوتی تھی
150	ایک قیمتی ذخیرہ	114	مخالفین کی گھر کی شہادت پانچ اور
161	قیامت کے دن روشن چہرے		تیس عیدیں
161	مذہب اہل سنت و جماعت قرآن و سنت کی روشنی میں	116	محدثین کا بیان اور عید میلاد
161	فرقہ ناجیہ..... حدیث کی روشنی میں	117	عید کا دن و نماز عید
163	سوادا عظیم کا بیان	118	عید کا دن، نماز عید اور روزہ
163	اہل سنت و جماعت میں ہی ولی اللہ ہیں	121	محمد نعمت اللہ صحیح بخاری کا بیان
155	ائمۃ الوہابیہ کی گواہیاں	122	ذکر میلاد و محدثین اور محققین کی نظر میں
165	ابن عبدالوہاب نجدی کا دھوکہ	125	بدعات وہابیہ
		129	بارہ ولادت پر اتفاق متعدد حوالہ جات

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
187	بیگم مودودی کا پیغام	167	ان سے بچو
189	نواب صاحب کا نوابانہ فیصلہ اور دعائے عاجزانہ	168	مسلك اہل سنت و جماعت پر خاتمہ کی دعا
192	<b>جشن میلاد النبی کی مسلمہ حقیقت</b>	170	<b>جواز محفل میلاد غیروں کی نظر میں</b>
192	ابتدائیہ	173	جماعت اہل حدیث کے اکابرین کے حوالہ جات
193	جشن دیوبند کا جواب، ہٹ دھرمی کا انتہا	173	جناب ابن تیمیہ کا نظریہ
197	محفل میلاد ایک محبوب عمل	177	واقعہ ٹویبہ لوٹڈی کے آزاد کرنے کا فوائد و نتائج کی روشنی میں
198	اہل مکہ بھی میلاد شریف مناتے تھے	177	واقعہ ٹویبہ پر اعتراض کا جواب
200	محدثین کا بیان	179	دیوبندی اکابرین کے حوالہ جات
203	واقعہ ابولہب محدثین کی نظر میں	181	مولوی اشرف علی تھانوی و مفتی رشید احمد کا بیان
205	نجدی مولوی کی بدحواسی	181	دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ میں میلاد نامہ
208	گوندلوی کا پیغام گر جاگھی کے نام	184	ملا خان کا اعلان
209	دوغلہ پالیسی	185	مولانا رحمت اللہ مہاجر کی کا بیان
210	نعمت کا چرچا	185	قرون ثلاثہ میں میلاد
216	وہابیوں کا کھانا بند جمعہ المبارک عید سے	186	مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کا بیان
217	وہابیوں کی خود ساختہ عیدیں		
221	وہابی بچہ		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
235	دوسری، تیسری صدی ہجری محدثین و محققین	221	استقبالیہ جلوس
235	تیسری صدی ہجری کا ایک منفرد و جامع حوالہ	222	انبیاء و اولیاء کی تعظیم شرک و ہابی مولویوں کی تعظیم جائز کیوں؟
236	چوتھی، پانچویں صدی ہجری علماء و محدثین	223	یزید سے بھی بدتر بدعات و ہابیہ
237	چھٹی، ساتویں صدی ہجری قائلین	224	جلوس، مزار و فاتحہ
237	آٹھویں نویں صدی ہجری کے علماء و محدثین	225	ایصال ثواب کا جلسہ کرنا
238	دسویں گیارھویں صدی ہجری کے میلاد منانے والے علماء و محدثین	226	بارھویں ساٹھواں اہل حدیث کانفرنس
238	بارھویں صدی ہجری کے علماء مجوزین میلاد	226	مردانہ و زنانہ جلوس
238	تیرھویں چودھویں صدی ہجری کے علماء حق	227	
		231	<b>محافل میلاد النبی ﷺ ایک نظر میں</b>
		231	چودہ سو سال .... ایک تسلسل ایک تحقیق
		231	پہلی صدی کی روایات میلاد النبی ﷺ
		231	یوم میلاد و لفظ عید کی اصلیت و اہمیت
		232	اللہ کی سب سے بڑی نعمت رسول خدا ہیں
		234	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر محفل میلاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عجائباتِ ولادت باسعادت

### تقریظ مبارک

از: پاسبان مسلکِ رضا مجاہد ملت حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

( امیر جماعت ضائعہ مصطفیٰ پاکستان گوجرانوالہ )

جو شخص اہل ایمان و اہل انصاف ہے اور وہ دل میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت رکھتا ہے اور اس کا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور و بھرپور ہے اور عقل سلیم رکھتا ہے۔ اس کیلئے اس مسئلہ کو سمجھنا کچھ دشوار نہیں کہ

﴿ جس کو جس کسی سے محبت و اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ اس کی خوشی مناتا ہے

اور اس کی خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ اس ایمانی، روحانی، اخلاقی و فطری اور بین

الاقوامی مسلمہ اصول محبت و جذبہ عشق کے تحت ہر مسلمان اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور حسبِ توفیق جشن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

منانے کا انفرادی و اجتماعی اہتمام کرتا ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم و

خوشی عبادتِ خداوندی کا رثواب و اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، اس لئے جشن

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے والا حصولِ رحمت و برکت اور اللہ کے فضلِ عظیم کا مستحق ہوتا

ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

## اصل الاصول :

یہ وہ حقیقت و اصل الاصول ضابطہ ہے کہ جس کے مطابق جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی بنیاد روز ازل سے قائم ہو چکی ہے اور جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے اور اس پر اظہار خوشی کا سلسلہ شروع سے اب تک جاری و ساری ہے۔ جس کے لیل و مفصل ثبوت و پس منظر کیلئے یہ مستقل کتاب شائع کی جا رہی ہے۔

﴿ اہل علم و انصاف اور عاشقان رسالت سے اول سے آخر مطالعہ فرمائیں تو ان پر واضح ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تحت حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و پیدائش مبارک کے موقع پر روز اول ہی سے میلاد مصطفیٰ منانے کا سلسلہ شروع فرما دیا گیا اور ملائکہ کرام و نوری فرشتوں نے بحکم خدا بڑے وسیع انقلابی انتظامات کے ساتھ نہایت شان و شوکت سے جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منایا جو تب سے اب تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔ اور جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت دیکھ کر جلنے اور چیخ و پکار کرنے والا ابلیس لعین و شیطان رجیم بھی روز اول کی طرح جلتا رہے گا، آہ بھرتا اور آنسو بہاتا رہے گا۔ لہذا جس کا دل چاہے وہ جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے والے نوری فرشتوں اور ملائکہ کرام کے گروہ میں شامل ہو جائے اور جس کا دل چاہے ابلیس لعین و شیطان رجیم کی پارٹی میں شامل ہو کر جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت و واویلا کرتا رہے۔

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا  
کئے جاؤ میخوار و کام اپنا اپنا

نمایاں مثال : روز اول سے ولادت باسعادت کے عجائبات و مشاہدات میں

ایک نہایت نمایاں مثال آئندہ صفحات پر جھنڈے لہرائے جانے کا حوالہ ہے اور کسی موقع پر جھنڈا لہرانا بہت نمایاں اور بلند و بالا مظاہرہ ہوتا ہے۔ منکرین میلاد سے ہمارا یہ سوال ہے کہ ﴿﴾ ولادت باسعادت کی خوشی میں مشرق و مغرب اور کعبۃ اللہ کی چھت پر تین جھنڈے کیوں لہرائے گئے؟ کس نے یہ جھنڈے لہرائے؟ کس کے حکم سے یہ لہرائے گئے۔ اور ولادت باسعادت کے روز اول سے جھنڈے لہرانے کی سنت ملائکہ کے مطابق اسی طرح میلاد شریف کی خوشی پر اگر محافل میلاد و جلوس مبارک میں جھنڈے لہرائے جائیں اور جھنڈیاں لگائی جائیں تو سنت ملائکہ کے بالمقابل جھنڈے لہرانا اور جھنڈیاں لگانا کیوں بدعت و ناجائز ہے؟ اور اس کی ممانعت و بدعت ہونے کی کوئی دلیل ہے؟

سنجھل کر پاؤں رکھنا دشت خار میں مجنوں

یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

حرفِ آخر : ہماری اس تمہید و زیر نظر کتاب کی تفصیل کے پیش نظر منکرین شان رسالت نجدی سعودی دیوبندی وہابی اور نام نہاد ”اہل حدیث“ کے یہ تمام اعتراضات لغو و بیہودہ اور ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں کہ میلاد منانے کا ثبوت کیا ہے۔ میلاد منانے کی ابتداء کب ہوئی کس دور میں ہوئی، کس مولوی یا بادشاہ نے میلاد کی ایجاد کی وغیرہ ذالک من الخرافات۔

ان سب اعتراضات کا اول و اصل جواب یہ ہے کہ ولادت باسعادت و

پیدائش مبارک کے دن روز اول ہی سے جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانا شروع ہو

گیا۔ نوری فرشتوں اور ملائکہ کرام نے بحکم خداوندی یہ جشن میلاد منایا اگر کسی منکر میلاد میں ہمت و جرأت ہے تو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی نمبر وار مدلل و باحوالہ تردید کرے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا دل سے اقرار اور توبہ کر کے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا قائل و عامل ہو جائے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

یاد رہے! کہ ولادت باسعادت کے عجائبات و انکشافات کی تفصیل سنی بریلوی کتب دیوبندی و ہابی کتب اور نام نہاد اہل حدیث و نجدی سعودی کتب سے ثابت ہے اور ان سب کے اکابر نے ان عجائبات و انکشافات کو تسلیم کیا ہے اور اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ ثبوت کیلئے یہ کتاب حاضر ہے۔

• کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار  
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں





## نورانی نسب کی جھلکیاں

اصل ہر بود و بہبود تخم وجود قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام  
مصدر مظہریت پہ اظہر درود مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ”انا خیر ہم نفسا وخیر ہم بیتا“۔ (الحديث ترمذی)

میں ذاتی اور خاندانی طور پر (ان) سب سے بہتر ہوں۔

نام گرامی ..... حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والد ماجد ..... حضرت عبد اللہ لقب ذبیح اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والدہ ماجدہ ..... حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

دادا جان ..... حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ (شیبہ)

دادی جان ..... حضرت صفیہ بنت جندب نجاری رضی اللہ عنہا

پر دادا جان ..... حضرت عمرو لقب ہاشم

پر دادی ..... حضرت سلمیٰ بنت عمرو بن زید نجار (براویت اخرویٰ فاطمہ عمرو)

نانا جان ..... حضرت وہب زہری

نانی جان ..... حضرت برہ بنت عبد العزیٰ

پر نانا جان ..... حضرت عبد مناف زہری

پر نانی جان ..... حضرت عاتکہ الکبریٰ

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام نھیال و دادھیال خاندان سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کی کوئی بہن نہ بھائی تھا۔ (تفسیر نور العرفان)

(۳) رضاعی مائیں حضرت حلیمہ سعدیہ، جنابہ ثویبہ و دیگر چند بیبیاں

(۴) دایاں (خدمت کیلئے) حضرت آسیہ، حضرت سارہ، حضرت مریم، حضرت حوا،

حضرت شفاء، جنابہ صفیہ، حوران بہشت وغیرہ (رضی اللہ عنہن)

(۵) حضرت حلیمہ کے والد کا نام ابو ذئیب ہے، خاوند کا نام حارث ہے۔ (سیرت حلبیہ)

## میلا در رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں

مقام ولادت ..... حجاز مقدس عرب شریف

شہر ولادت ..... مکہ مکرمہ شریف نزد جدہ

محلہ ولادت ..... بنی قشاشیہ نزد جبل ابو قیس گلی سوق اللیل نامی

جائے ولادت ..... مکان حضرت عبداللہ عالیشان (رضی اللہ عنہ)

سن ولادت ..... ۱۲۵۸۵ ہجری۔ اپریل ۵۷۰ عیسوی نوشیروانی ۴۰ سال بعد

سن ولادت ..... عام الفیل اصحاب فیل کے واقعہ کے ۵۵ دن بعد (مدارج النبوة)

سن ولادت ..... حضرت آدم علیہ السلام کے تقریباً ساڑھے چھ ہزار سال بعد

ماہ ولادت ..... ربیع الاول، ربیع النور، شہر سرور (زرقانی)

تاریخ ولادت ..... ۱۲ ربیع الاول شریف

شب ولادت ..... پیر شریف (یوم الاثنین) (زرقانی، مشکوٰۃ)

وقت ولادت ..... صبح صادق (ضیاء النبی بحوالہ محمد رسول اللہ ﷺ حصہ دوم)

فِي فَجْرِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۵ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ - (سورة المائدة آیت ۱۵)

بے شک اللہ کی طرف سے نور آیا۔

اس نور سے مراد حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر ابن عباس صفحہ ۹۰، تفسیر درمنثور

ص ۳۳ ج ۳۔ تفسیر جلالین ص ۹۷، تفسیر ابن کثیر ص ۲ ج ۲، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن ج ۱، تفسیر

روح المعانی ص ۹۷ ج ۴، تفسیر صاوی ص ۱۰۳ ج ۱، تفسیر روح البیان ج ۲، شفاء شریف ج ۱

، تفسیر ثنائی وہابی، تفسیر عثمانی دیوبندی، رحمۃ للعالمین ص ۱۹۳، از قاضی سلیمان منصور پوری وہابی)

حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک

مِنْ نُورِهِ (بالفاظ آخری)

عن جابر قال سألت رسول الله عن اول شیء خلقته الله تعالى فقال :

هو نور نبیک یا جابر خلقته الله تعالى (بل نور من نور الله)۔ (سیرة حلبیہ ص

مصنف عبدالرزاق الجز اول ص ۶۳۔ مواہب الدنیہ۔ روح المعانی)

ترجمہ : اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے

نور سے بنایا۔

بروایت دیگر : اے جابر اللہ تعالیٰ نے جسے سب سے پہلے بنایا (پیدا کیا) وہ تیرے نبی کا نور ہے (وہ نور اللہ کے نور سے نور ہے) (مدارج النبوت ص ۲ ج ۲، ملخصاً، مصنف

عبدالرزاق، المورود الروی ملا علی قاری: ص ۴۴)

فائدہ (اول) : مولوی اشرف علی تھانوی نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کو مکمل لکھا ہے۔ (نشر الطیب) فتاویٰ اہل حدیث جلد اول میں اس حدیث کی نسبت و حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

فائدہ دوم : مولوی وحید الزماں نے مذکورہ آیت نور کا ترجمہ کیا ہے کہ تمہارے پاس نور آیا (یعنی محمد یاسین اسلام) اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے۔ (المائدہ) (ترجمہ قرآن شائع کردہ مہتاب کمپنی رجسٹرڈ ایک روڈ لاہور)

مولوی صلاح الدین یوسف نے سورۃ الصف کی آیت ۸ "لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ" کی تفسیر میں لکھا ہے نور سے مراد محمد ﷺ یا قرآن یا براہین ہیں۔ (شائع کردہ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلیکس سعودیہ ص ۱۵۷۳ حاشیہ)

مولوی وحید الزماں نے لکھا ہے۔ سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا پھر عرش۔ نون، قلم، لوح کو پیدا کیا..... ہدیۃ المہدی ص ۵۶ عربی، الجمال والکمال ص ۳۵، از مولوی قاضی سلیمان منصور پوری۔

﴿أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي﴾۔ (الحديث) (یک روزہ اسماعیل دہلوی)

اول نور محمدی ﷺ :

تفسیر بحر العلوم نسفی میں ہے کہ جب نور محمد ﷺ، حضرت آدم علیہ السلام کی

پیشانی میں رونق افروز ہونے کے بعد آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلی سبابہ میں نظر آیا تو زیارت سے مشرف ہوتے ہی اس انگلی کو اٹھایا اور پڑھا۔ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله۔ اس لئے اس انگلی کا نام شہادت کی انگلی مشہور ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے نور محمدی سے چمکنے والی انگلی کو چوما اور آنکھوں پر لگایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زود شریف پڑھا۔ علامہ کاشفی فرماتے ہیں۔ ”اس سنت درمیان اولاد تا بہ قیامت بگذاشت“۔ یعنی اس سنت آدم علیہ السلام کو ان کی اولاد میں قیامت تک جاری رکھ دیا۔ (معارض النبوة رکن اول فارسی، اردو ترجمہ ص ۲۴۵ مکتبہ نبویہ لاہور)

صفحہ نمبر ۴۳۶ پر ہے کہ اذان میں کلمہ شہادت پر انگشت شہادت چومنا اور آنکھوں سے لگانا سنت حضرت آدم علیہ السلام ہے اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ یہی واقعہ اختصار کے ساتھ ایک بہت پرانا نسخہ انجیل کا دستیاب ہوا ہے۔ اس میں بھی موجود ہے۔ (لکھا ہے کہ تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا) (انجیل برنباس اردو ترجمہ اسلامی مشن لاہور فصل نمبر ۴۰ صفحہ ۱۰۶)

نور اول نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم : حضرت آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں چمک دمک رہا تھا، پھر یہ نور حضرت حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف منتقل ہوا، اور حضرت شیث کی ذات گرامی قدر سے حضرت حوا حاملہ ہوئیں (یعنی حضرت حوا کے پیٹ میں حضرت شیث کی روح آئی) المختصر یہ کہ نور ازلی مسلسل منتقل ہوتا اصلاب طاہرہ میں پھرتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) تک آ پہنچا۔ حضرت عبدالمطلب کو کئی کرامات سے نوازا (جن میں واقعہ) اصحاب فیل کا مقابل نہ آسکنا ہاتھی کا آپ کے سامنے سجدہ میں گر جانا، چاہ زم زم کی کھدائی کے وقت واقعہ قربانی قابل ذکر ہے،

! ہماری لائبریری میں موجود ہے۔

جنگل کے شیر آپ کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتے اے عبدالمطلب ہم پر سوار ہو جائیں (لتشرف بنور محمد ﷺ) کی برکت سے مشرف ہوں۔

شادی: آپ نے مدینہ منورہ کی ایک عورت (بنی نجار کی صفیہ نامی) سے نکاح فرمایا جو کہ نبی کریم ﷺ کے والد گرامی قدر کی والدہ ماجدہ ہوئیں۔

مدینہ منورہ میں حضرت عبدالمطلب نے صفیہ بنت عمرو سے نکاح کیا حضرت عبد اللہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ شیر خوارگی بلکہ اوائل شباب بھی وہیں گزارا۔ (مرآة شرح مشکوٰۃ جلد ۸) آپ کا وصال بھی مدینہ منورہ میں ہوا۔ باب السلام کی طرف مزار تھا، آجکل جنت البقیع میں ہے مگر نشانہ ہی نہیں۔

عقد مبارک: حضرت عبدالمطلب نے اپنے پیارے بیٹے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی شادی مبارک حضرت سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہما سے کر دی۔

طہارت نسب رسول ﷺ:

ابونعیم کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے تمام آباؤ اجداد سفاح سے پاک ہیں یعنی میرے والدین سے لیکر حضرت آدم و حوا علیہما السلام تک کوئی مرد یا عورت ایسا نہیں ہوا جس نے معاذ اللہ کسی قسم کی فحاشی یا بے حیائی کا کام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہمیشہ اصلا ب طیبہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل فرمایا۔ (مواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۱۵)

❁ مشکوٰۃ شریف میں حضرت واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا سرکار ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو قریش میں سے

بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو بعض دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا صفی اور برگزیدہ بنا کر ان کی اولاد میں سے حضرت نوح علیہ السلام کو چن لیا اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ فرمایا۔ (الخ)

دلائل البوۃ میں ابو نعیم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت لکھتے ہیں اُمّ المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ میں تمام مشارق و مغارب میں پھرا۔ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فضیلت والا کوئی نہ پایا، نہ خاندان بنی ہاشم کی طرح کوئی خاندان افضل دیکھا۔ (انسان العیون ج ۱ ص ۲۶)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ توحید

✽ ابن اسحاق سے روایت ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایام حمل میں مجھے کہا گیا کہ تو ”انک قد حملت بسیدہ هذه الامة فاذا وقع على الارض فقولى اعينہ بالواحد من شر كل حاسد“ (تذکرہ میا در رسول ص ۱۲ علامہ ابن کثیر متوفی ۷۴۷ھ، البدایہ والنہایہ، خصائل الکبریٰ)

ترجمہ : یعنی اے آمنہ جب یہ مولود دنیا پر تشریف لے آئے تو یہ دعا کرنا کہ میں ہر حسد کرنے والے کے حسد سے اسے اللہ واحد کی پناہ میں دیتی ہوں۔

(نوٹ) ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل بیان آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز، چاند سورج کا سجدہ کرنا :

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا ”اے چچا مجھے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے رحم میں لوح محفوظ پر چلتے قلم کی آواز سنتا تھا، مجھے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں آفتاب و مہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز سنتا تھا“۔ (معارج النبوة ص ۱۲۳-۱۲۴ ج ۲)

نور مجسم و نور حقیقی ﷺ کا شکم اطہر میں تسبیح پڑھنا :

﴿﴾ سب کے بوجھ اٹھانے والے محبوب خدا ﷺ نے والدہ ماجدہ کو غم و کسی قسم کے بوجھ کا احساس تک نہ ہونے دیا بلکہ شکم اطہر میں تسبیح پڑھتے۔

جب لباس بشریت میں آپ عالم دنیا میں تشریف لائے تو والدہ ماجدہ کو تمام بشری عوارض کا احساس تک نہ ہوا کیونکہ جب آپ ﷺ کا نور اقدس شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوا تو والدہ ماجدہ کو دوسری عورتوں کی طرح طبیعت میں کسی قسم کی گرانی ہرگز نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی بوجھ کا احساس ہوا حتیٰ کہ جسمانی عوارض کی وجہ سے شکم اطہر بھی محسوس نہ ہوتا تھا اور آپ ﷺ والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تکبیر و تسبیح پڑھتے تھے جس کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آپ ﷺ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے، حالانکہ ناف بچہ کی بشری خوراک (خون) ملنے کا ذریعہ ہے۔ (معارج النبوت جلد دوم ص ۹۷،

الشمامة العنبر یہ ص ۸، مولد العروس، تذکرہ میلاد رسول از ابن کثیر)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان : فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ وہ بچنے کی پھین

اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام



## والدین کا ایمان فی آیات قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (پ ۱۱۔ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں۔

آیت پاک کی تفسیر میں علامہ جلیل القدر محدث عظیم مفسر قرآن حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور لفظ ”انفسکم“ کے فاکوزیر سے پڑھا۔ قرء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح القاء وقال انا انفسکم نسبا و صہرا و حسباً لیس فی ابائی من لدن آدم علیہ السلام سفاح کلنا نکاح (خصائص الکبریٰ / الشفاء ص ۸)

ترجمہ : پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لقد جاءکم کو فاکوزیر سے پڑھا اور فرمایا کہ میں حسب و نسب اور صہر میں ہر لحاظ سے تم سب سے نفیس ترین ہوں۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر میرے باپ دادا تک کوئی بدکاری کرنے والا بد عمل نہیں سب نے نکاح کیا۔

﴿﴾ علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں۔ انفسکم افعل تفعیل من النفاسۃ  
 والمراد الشرف فهو صلی اللہ علیہ وسلم من اشرف العرب اخرج الترمذی  
 وصححه والنسائی عن المطلب بن ربعیہ قال۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم وقد بلغه بعض ما یقول الناس فصعد المنیر محمد اللہ تعالیٰ  
 واثنی علیہ وقال من انا قالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا  
 محمد عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیر  
 خلقه وجعلهم فرقتین فجعلنی فی خیر فرقہ وجعلهم قبائل فجعلنی فی  
 خیر ہم قبیلۃ وجعلهم بیوتاً فجعلنی فی خیر ہم بیتا فانا خیر کم بیتا  
 وخیر کم نفساً۔ (روح المعانی مفسر قرآن سید محمود آلوسی بغدادی ص ۵۲ ج ۱۱)

﴿﴾ صاحب روح البیان علامہ حقی وصاحب شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہما نے قرآن  
 بالفاظ (یعنی زیر کے ساتھ پڑھنے) کا ذکر فرمایا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت  
 روحہ نور ابین یدیه للہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالفیء عام یسبح ذلک  
 النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فاهبطنی اللہ تعالیٰ الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح  
 وقذف بی فی صلب ابراہیم ثم لم یزل اللہ تعالیٰ ینقلبنی من الاصلاب  
 الکریمۃ والارحام الطاہرۃ حتی من ابوی فلم یلتقیما علی سفاح قط  
 ویشهد بصحۃ هذا الخیر شعر العباس المشہور فی مدح النبی صلی اللہ

علیہ وسلم۔ (الشفاء بتعریف المصطفیٰ عربی ص ۲۸)

بحوالہ طبرانی علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ما ولدنی الا نکاح کنکاح اهل السلام۔ یعنی میرے نسب میں سب نکاح اسلامی (توحید کو ماننے والوں کے طریقہ) کے مطابق ہوئے کوئی جاہلیت کی شادی نہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۔ تفسیر خازن)

✽ علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں۔ خرجت من نکاح ولم آخر من سفاح (پ ۱ روح المعانی)

✽ علامہ رازی لکھتے ہیں۔ ان الله تعالى روح من ساجد الى ساجد (تفسیر کبیر) ✽ قاضی عیاض لکھتے ہیں۔ علی سفاح قط۔ (الشفاء شریف) یعنی فرمایا میں نکاح ہی سے میرے آباء کرام ستادیاں کرتے ہیں اور میں ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ کرنے والے کی طرف آیا میرے آباء کرام کی (شادی) میں سفاح کا طریقہ ہرگز نہ تھا۔

فائدہ: سفاح کا معنی دینی کے اپنے پاس رکھنا بطور بیوی کے۔

✽ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بہترین خاندان سے پاک صاف پیدا فرمایا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يُرِيدُ

اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والوں تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور

تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے (سورۃ الاحزاب، ملخصاً خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱)

آیت ۲۳

﴿الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۖ وَتَقَلُّبَ فِي السُّجُودِ﴾ - (سورة الشعرا آیت ۲۱۹)

ترجمہ: تمہیں اللہ ملاحظہ فرماتا ہے اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔

مفسر قرآن حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں ”جب آپ کا نور حضرت آدم سے لیکر حضرت عبداللہ تک پاک پشتوں میں پاک شکموں میں گردش کر رہا تھا۔ ہم دیکھتے تھے۔ یہی معنی قوی ہیں کیونکہ یہ سورۃ مکیہ ہے کیونکہ جماعت سے باقاعدہ نماز کا اہتمام تو مدینہ پاک میں ہوا۔ ہجرت سے قبل تہجد والوں کی تفتیش حال کیلئے گردش فرماتا بھی ثابت نہیں۔

حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ بزاز، طبرانی، ابو نعیم عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کی پیٹھوں میں منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کی ولادت فرمائی۔ مزید لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم سے میرے نسب میں مسلسل نکاح ہیں کوئی بدکاری نہیں ہے۔ (خصائص الکبریٰ)

﴿مَا وَلَدَنِي إِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ أَهْلِ السَّلَامِ لِيَعْنِي مِيرَے نَسَبِ مِیں سَبْ نِكَاحِ اِسْلَامِی نِكَاحِ هِی كِی طَرَحِ هِیں۔﴾ (خصائص الکبریٰ ص ۱۰۸ ج ۲) (روح المعانی)

﴿علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

لَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَعَالَى يَنْقُلْنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ وَالْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْ أَبِي لَمْ يَلْتَقِ عَلِيٌّ سَفَاحَ قَطٍ وَيَشْهَدُ بِصِحَّةِ الْخَبَرِ۔

تنویر المقیاس : میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ یقال فی

اصلاب آبانك الاولين - (تنوير المقياس من تفسير ابن عباس ص ۳۱۵)

حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں - روحه من ساجد الی ساجد (تفسیر

کبیر ص ۲۳ ج ۲۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قوله تعالیٰ (وَتَقَلَّبَ فِي السُّجُودِ) قَالَ مَنْ

نبی الی نبی حتی اخرجتک نبیا - (شفاء شریف ص ۹)

(خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت ص، روح المعانی ص ۳۸ ج ۱۰ اخازن ص)

تا سید مخالف: جس اللہ نے از آدم تا ایں دم (ولادت تک) وَتَقَلَّبَ فِي

السُّجُودِ کے اطوار میں تیری نگہداشت فرمائی جس اللہ تعالیٰ نے تیرے آباء

کرام اور امہات کی ظہور و بطون کو پاک و طاہر رکھا ہے۔ (رحمۃ العالمین ص ۲۹ ج ۳/

قاضی محمد سلیمان منصور پوری وہابی)

بعض سلف نے کہا کہ ساجدین سے آپ کے آباء مراد ہیں یعنی آپ کے نور کا

ایک نبی کی صلب سے دوسرے نبی کی صلب تک منتقل ہونا اور آخر میں نبی ہو کر (نبی

بن کر) تشریف لانا بلکہ بعض مفسرین نے اس لفظ سے حضور کے والدین کے ایمان

پر استدلال کیا ہے۔ واللہ اعلم (صلی اللہ علیہ وسلم) (تفسیر عثمانی شبیر احمد دیوبندیوں کا شیخ الاسلام)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ وَارِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ (سورة البقره)

ترجمہ: اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا (مسلمان) اور

ہماری اولاد میں ایک امت (جماعت) تیری فرمانبردار ہمیں عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما، بے شک تو ہی ہے بہت تو بہ قبول فرمانے والا مہربان۔ اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں (مسلمین) میں سے۔

تفسیر : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمارے حضور ﷺ کی تشریف آوری کی دعا کی۔ حضور دعاء ابراہیم ہیں۔

معلوم ہوا : حضور امت مسلمہ میں پیدا ہوئے اور حضور کے آباؤ اجداد موحد مومن تھے کیونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ میرے لہجہ بالکمال پر جمال تا جدار مدینہ ﷺ نے فرمایا۔

ساخبرکم باول امری دعوة ابراہیم وبشارة عیسیٰ ورؤیا امی الی راء تحین وضعتنی وقد خرج لها نوراً اضاء لها منه قصور الشام (مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

فرمایا میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعاء ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں میں اپنی امی جان کا نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محل چمک گئے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نوید مسیحا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے لفظ بلفظ قبول فرمائی۔ لہذا اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ مومن جماعت خاندان میں پیدا ہوئے۔

اس آیت کریمہ میں یہ جملے انتہائی توجہ طلب اور ایمان افروز ہیں یعنی من ذریتنا امة مسلمة لك ..... فیہم رسولا منهم۔ حضرت ابراہیم عرض کرتے ہیں یا اللہ ہماری اولاد میں ایک جماعت (خاندان) تیری فرمانبردار مسلمین میں سے بھیج دے۔

تائید مخالف: یہ دعا قبول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں (حاشیہ قرآن شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس المدینۃ المنورہ سعودیہ عربیہ) (نوٹ) جو شخص اب بھی والدین کے ایمان دار نہ ہونے میں شک کرے اس کے اپنے ایمان میں شک ہے اس کا قرآن کی دعائے خلیل پر ایمان ہے نہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہ کہ میں دعائے خلیل ہوں پر ایمان ہے (العیاذ باللہ)

خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے خصوصاً وہابیوں کی اس وبا سے

(۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِہِ اِنَّہُمْ کَفَرُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ وَمَاتُوا وَہُمْ فَاسِقُوْنَ۔ (پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۸۴) نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کی قبر کی زیارت (کھڑے ہونے) منع ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو والدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر شریف کی اجازت دی گئی تھی۔ حدیث میں ہے۔ استاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی۔ فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی اس کی مجھے اجازت دے دی گئی۔ جس سے

معلوم ہوا کہ وہ مومنہ ہیں۔ (رضی اللہ عنہا)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان مسلم ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرآن الذی کنت منہ۔  
(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اولاد آدم میں بہترین جماعت (خاندان) میں بھیجا گیا ہوں ایک بعد دوسرے گروہ میں حتیٰ کہ میں اس جماعت سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلا تھا۔

.....

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی پاک نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ (من انا) میں کون ہوں فقالوا انت یا رسول اللہ، سامعین نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر خود ہی فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین بنایا پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے ان اچھے فرقہ سے بنایا پھر ان سے اچھوں کے کئی قبائل بنائے تو مجھے اچھے قبیلہ سے بنایا۔

فجعلنی فی خیر ہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتاً فجعلنی فی خیر ہم بیتاً فانا خیر ہم نفساً وخیر ہم بیتاً۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۳) یعنی ان اچھوں کے



گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر والوں میں بنایا تو میں ان سب میں سے بہترین ذات والا اور بہترین گھر خاندان والا ہوں۔

## اعلان جبرائیل علیہ السلام

حضرت ام المؤمنین روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قال جبرائیل قلبت شارق الارض ومغاریہا فلم او رجلا افضل من محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کولم اربنی اب افضل من بنی ہاشم (زرقانی ص ۱۰۱)  
حضرت جبریل نے عرض کی میں نے تمام مشرق و مغرب میں پھر کر دیکھا ہے لیکن مجھے کوئی مرد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ و افضل کہیں نظر نہیں آیا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا ہے۔

لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظِيرٍ      مثل تو نہ شد پیدا جانا  
جگ راج کو تاج تورے      سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

## اعلان حضرت حسان رضی اللہ عنہ

وَاحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي      وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ  
خَلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ      كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

## نعت والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

نجا بعون الملك العلام      فودی غلۃ الضرب بالسہام  
بمائة من ابل سوام      ان صح ما ابصرت فی المنام

بارك الله فيك من غلام      يا ابن الذي من حومة الحمام  
فانت بعوث الى الانام      من عندي ذي الجلال و الاكرام  
دين ابيك البر البرهام      فالله انهاك عن الامام  
تبعث في الحل وفي الحرام      ثبعت في التحقيق و الاسلام

كلمات طيبات سادات يعني ارشادات والدين رضي الله عنهم

كل حي ميت وكل جديد با      و كل كبير يغني و انا  
ميتة و ذكرى باق      وقد تركت خيرا و ولدت  
طهرا ثم فكنا نسمع نوح      الجن عليها فحظنا من ذلك  
(خصائص الكبرى ص / دلائل النبوة ص)

## جب اماں جی حلیمہ لے چلیں

فرمایا تو سیدہ کائنات اماں جی نے اپنی مقبول نیک دعاؤں سے رخصت کیا۔  
اعیذہ باللہ ذی الجلال      من شر ما مر علی الجبال  
حتیٰ اراہ حامل الحلال      ویفعل العون الی الموالی

وغیر ہم من خشوة الرجال  
(ذکر حسین ص ۱۲۰ / طبقات ابن سعد)

## آمد نور مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

ترجمہ : بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (کنز الایمان سورۃ

مائدہ آیت ۱۵)

اس نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس

ص ۹۰، تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر جلالین، تفسیر ابن جریر، تفسیر روح المعانی، مواہب اللدنیہ

۱۱۸ ج ۱، تفسیر ابن کثیر)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹا ہے باڑا نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

سید عالم نور مجسم ﷺ فرماتے ہیں۔ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان

ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة

عیسیٰ رؤیا امی التی رانحین وضعتنی وقد خرج لها نورا ضاء لها منه

قصور الشام۔

فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب کہ آدم اپنے خمیر

میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعاء ابراهیم ہوں اور

بشارت عیسیٰ ہوں اور تحقیق میں اپنی ماں کا نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کیلئے نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محل چمک گئے۔  
(مشکوٰۃ ص ۵۱۳، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳ علامہ جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ، الوفا ص ۹۲، علامہ ابن جوزی)

تائید مخالف : (مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۲ عبد اللہ بن محمد عبدالوہاب نجدی)

بروایت دیگر یخرج منها نور اضاءت له قصور الشام۔ (مواہب ص ۱۱۶، خصائص الکبریٰ ۱۱۳ ج ۱، درمنثور)

انہ خرج منی نور اضاء له به بصر من ارض الشام فی روایة اضاء له قصور الشام واسواقها حتی رايت اعناق الابل ببصری۔ (سیرۃ حلبیہ ص ۹۱، علامہ علی بن برہان الدین متوفی ۹۱۱ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳ ج ۱، معارج النبوت ج ۲، مدارج النبوت ص ۱۳، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۵۶ھ، نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۳)

مزید فرماتی ہیں..... جب میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آپ کے ساتھ ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ اضاء بین المشرق الی المغرب۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱۵، سیرۃ الحلبیہ ص ۹۱، مولد العروس ص ۲۵، علامہ محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵، الدر المنظم ص ۹۰، شیخ عبدالحق الہ آبادی)

خیال رہے! تمام کائنات کا روشن ہونا اور سیدہ آمنہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا تمام کا مشاہدہ کرنا یہ عین حالت بیداری میں تھا۔ (سیرۃ الحلبیہ ص ۹۲ ج ۱، علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۳ھ معارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، مدارج النبوت ج ۲، نسیم الریاض

۲۷۵ ج ۳۔ از علامہ شہاب الدین خفاجی، المورد الروی فی مولد النبوی ص ۷۳، از محدث ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۳ھ)

تائید مخالف: (شامہ العنبر یہ ص ۱۰، نواب صدیق الحسن وہابی، اکرام محمدی ص ۲۷۳، مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۲ عبد اللہ بن محمد عبد الوہاب امام الوہابیہ، نشر الطیب ۲۳ از اشرف علی تھانوی دیوبندی)

چودھویں کے چاند آمنہ کے لال کی مہک :

سیدہ آمنہ خاتون جنت فرماتی ہیں۔ نظرت الیہم اذا بہ کالقمر لیلۃ  
البدرو ریحۃ یسطح کالمسک الاذفر۔

یعنی میرے نور نظر لخت جگر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حسن و جمال ایسا تھا جیسے چودھویں کا چاند ہے اور آپ کے جسم پاک سے ایسی خوشبو مہک رہی تھی جیسے بہترین کستوری کی ہوتی ہے۔ (مواہب اللدنیہ، انوار محمدیہ ص ۲۳)

تمام دنیا مٹھی مبارک میں :

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اٹھا کر ایک مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھالی۔ علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔ رافعا راسہ الی السماء قبض من التراب بیدہ۔ پھر جب یہ خبر بنی لہب کے شخص کو پہنچی (جو اہل کتاب سے تھا) تو اس نے کہا اگر یہ خبر سچی ہے تو پھر۔ لیغلبن هذا المود اهل الارض۔ یعنی یہ فرزند تمام دنیا پر قابض ہو گیا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، نشر الطیب، المواہب اللدنیہ ص ۱۱۵، محدث امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ)

## پیدائشی پھین:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک و صاف پیدا ہوئے اور آتے ہی سجدہ فرمایا زمین سے مٹی کی مٹھی بھری اور (جالس علی الارض بیدہ) زمین پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔ (المورد الروی ص ۸۳، محدث ملا علی قاری، الشمامۃ العنبر یہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۳)

سیاح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری دنیا پر قبضہ

آپ عالم ماکان وما یکون ہیں:

سر عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر تیری نظر  
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ سے عیاں نہیں

(حدائق بخشش)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

فسمعت منادیا ینادی طوفوا بہ مشارق الارض ومغاریہا ادخلوہ البحار  
الیعرفوہ اسمہ ونعتہ وصفته وصورتہ۔

فرماتی ہیں: میں نے ایک اعلان سنا جو کہا جا رہا تھا کہ آپ کو تمام مشرق و مغرب کی سیر کراؤ اور سمندروں کی بھی تاکہ تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی سے آشنا ہو جائیں اور آپ کی نعت و صفات اور حسین صورت پاک سے واقف ہو جائیں۔ (ما ثبت بالنہ ص ۲۸۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت ص ۱۶ میں رقمطراز ہیں ”اعلان ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کی سیر کراؤ تمام مخلوق کو سامنے حاضر کر دو۔“

پھر اعلان ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دنیا کی سیر مکمل ہوئی اور ان کا تمام پر

قبضہ ہو گیا۔ سب ان کے مطیع ہو گئے۔ لم یبق خلق من اهلها الا دخل فی

قبضتہ۔ جب واپسی پر میری نظر اپنے لاڈلے بیٹے کے چہرے انور پر پڑی تو چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ چمک رہا تھا آپ تبسم فرما رہے تھے۔

﴿﴾ آپ کو ریشمی لباس میں ملبوس مجھے پیش کر دیا گیا۔ (انوار محمدیہ، مدارج النبوت ص ۱۷ ج ۲، شواہد النبوت رکن دوم، خصائص الکبریٰ ص ۱۲۱ ج ۱)

محدث ابن جوزی لکھتے ہیں ”سیر کے وقت اعلان ہوا آپ سید الاولین و سید الآخین ہیں۔ نصرت کی چابیاں ان کے ہاتھ میں ہیں۔“ (مواہب ص ۱۱۲ ج ۱) اور  
 فما بقى علم فى الاولين والآخرين الا اوتيته۔ یعنی مبارک ہو اولین و آخرین  
 کے تمام علوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادئے ہیں۔ (مولد العروس ص ۲۹ محدث ابن جوزی،  
 خصائص الکبریٰ اول معارج النبوت ص ۹۵ ملامہ معین الدین کاشانی، اکرام محمدی ص ۲۷۵،  
 انوار محمدیہ، مدارج النبوت ج ۲ ص ۱۷ مواہب لدنیہ ج ۱۱۵ تفسیر عزیزى پارہ عم شاہ عبدالعزیز  
 محدث دہلوی)

تاسید مخالف : (الشمامة العنبریہ ص ۱۰، نشر الطیب ص ۲۵)

خوش حالی آگئی :

جس سال نبی رحمت قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ خوش حالی کا سال  
 مشہور ہے کیونکہ اس سے قبل اہل قریش معاشی بد حالی و قحط سالی و مشکلات میں مبتلا  
 تھے۔ ولادت باسعادت کی برکت سے اس سال اللہ کریم نے بے آب گیاہ زمین کو سر  
 سبز و شاداب کر دیا۔ ہر طرف ہریالی ہو گئی، سوکھے درخت ہرے بھرے ہو کر پھلدار  
 ہو گئے اور اہل قریش اس طرح ہر طرف سے نفع آنے اور کثرت خیر آنے سے خوشحال

ہو گئے۔ (خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت ج ۲، سیرت حلبیہ ص ۷۸ ج ۱، الشمامة العنبریہ)  
ایوان کسریٰ میں زلزلہ :

شب ولادت ایوان کسریٰ (جو عراق میں ہے) میں زلزلہ آیا اور اس کے  
چودہ کنگرے گر گئے۔ دیواریں چر گئیں۔ (خصائص الکبریٰ، شواہد النبوت ص ۱۵۸ از علامہ  
عبدالرحمن جامی ۸۹۸ھ، مولد العروس ابن جوزی، ما ثبت بالنسب، نزہۃ المجالس ج ۲۔ الوفا  
ص ۹۷ ج ۱۔ محدث ابن جوزی، مدارج النبوت ص ۱۸ ج ۲ مختصر سیرت الرسول ص ۱۲، عبداللہ  
بن عبدالوہاب، نسیم الریاض ص ۲۷۷ ج ۳، المورد الروی ص ۸۷، تذکرہ میلاد رسول، الشمامة  
العنبریہ ص ۱۷ ابن کثیر، نشر الطیب)

نارِ فارس :

نارِ فارس بجھ گئی جو ہزار سال سے نہیں بجھی تھی۔ (آتش پرست لوگوں نے  
جلائی تھی)

ساوہ خشک ہو گیا:

چشمہ بکیرہ ساوہ خشک ہو گیا جہاں بت پرستی ہوتی تھی۔ (خصائص الکبریٰ،  
شواہد النبوت ص ۵۸، الوفا ص ۹۷ ج ۱، تذکرہ میلاد رسول ابن کثیر، الشمامة العنبریہ، مختصر  
سیرت رسول ص ۱۲ عبداللہ بن عبدالوہاب، نشر الطیب ص ۲۵)

خیال رہے یہ ساوہ تقریباً چھ میل لمبا تھا یہ وادی شام و کوفہ کے درمیان ہے۔  
پرچم لہرائے گئے:

جب سید عالم والی مکہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت آیا تو نصب علم



بالمشرق وعلم بالمغرب وعلم على ظهر الكعبة - یعنی تین جھنڈے لگا دیئے گئے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر - نعرے بھی لگائے گئے - اظہرو یا رسول اللہ اظہر یا سید المرسلین -

(بیان المیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۱، محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۲۰ ج ۱، مولد العروس ص ۱۷۱ محدث ابن جوزی، معارج النبوت ج ۲ ص ۱۶، شواہد النبوت، مدارج النبوت ج ۲ المواہب الدنیہ ص ۱۱۳ ج ۱، نسیم الریاض ص ۵۷۲ ج ۱، ما ثبت بالنسب ص ۲۹۱، الشمامہ العنبریہ ص ۹)

## یوم میلاد پر جشن چراغاں

آسمانوں میں ستون میلاد :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت تمام آسمانوں میں (زبرجد و یاقوت کے) ستون لگائے گئے ایک زبرجد کا ایک یاقوت کا جس سے تمام آسمان روشن ہو گئے۔ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملاحظہ فرمایا وہاں حاضر فرشتوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشی میں بنائے گئے ہیں۔ یعنی میلاد شریف کی یادگار ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۸ ج ۱)

منکرین میلاد کی میلاد دشمنی :

محدث جلیل ابام جلال الدین سیوطی صاحب تفسیر جلالین نے اپنی مقبول و مشہور کتاب الخصائص الکبریٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و پیدائش مبارک کے معجزات مبارکہ کے سلسلہ میں ایک روایت اس طرح نقل فرمائی ہے کہ

كَلِمَا مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْتَلَاتِ الدُّنْيَا كُلَّهَا نُورًا وَوَتَبَاشَرَتْ  
الْمَلَائِكَةُ وَضُرِبَ فِي كُلِّ سَمَاءٍ عَمُودٌ مِنْ زَبَرٍ جَدٍ وَعَمُودٌ مِنْ يَاقُوتٍ قَدِ

استنار به فهي معروفة في اسماء الحديث۔ (خصائص الكبرى ص ۱۱۸ ج ۱)

ترجمہ : جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تمام دنیا نور سے بھر گئی اور فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون بنائے گئے جن سے آسمان روشن ہو گئے ان ستونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج دیکھا تو آپ کو بتا یا گیا کہ یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشخبری کیلئے بنائے گئے۔ (بحوالہ الخصائص الكبرى ص ۹۵ ج ۱ طبع اردو فرید بک سٹال لاہور)

لمحہ فکریہ : از رہ شرارت و خیانت جو ”خصائص الكبرى“ دارالکتب الحدیثیہ بعابدین نے شائع کی ہے اس پر محض شقاوت ازلی و حبث باطنی کسی ڈاکٹر خلیل نجدی نے حاشیہ لکھا ہے اور بزعم خویش اصل خصائص کبریٰ کے حاشیہ میں تردید و تغلیط اور تحریف و خیانت کی کوشش کی ہے تاکہ خصائص الكبرى کے متعلق غلط تاثر دیا جائے اور اسے مشکوک ٹھہرایا جائے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ع ..... چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اور ..... کیا پدی اور کیا پدی کا شور بہ

نشاندهی : اصل خصائص الكبرى اور اس کے ترجمہ میں ضرب فی کل سماء اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون بنائے گئے کے الفاظ مبارکہ ہیں۔ نجدیوں نے ”دارالکتب الحدیثیہ“ کی شائع کردہ الخصائص الكبرى میں ضرب فی کل سماء کے الفاظ نکال دیئے ہیں اور اس کی بجائے فی عمود من زبرجد کے منکھرت الفاظ

شائع کر کے ایک بے مقصد اور مہمل عبارت بنا دی ہے تاکہ ہر آسمان میں نوری ستون بنائے جانے سے جو ولادت نبوی و شان محمدی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس کا پتہ نہ چلے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہے منکرین شان رسالت نجدیوں و ہابیوں کی میلاد دشمنی۔ والعیاذ باللہ۔

کوثر کے کنارے درخت:

﴿﴾ اور نہر کوثر کے کنارے پر مشک و عنبر کے ستر ہزار درخت لگائے گئے ہیں۔  
(خصائص الکبریٰ ص ۷۱ ج ۱۔ الدر المنظم ص ۹۲)

﴿﴾ جنت میں خوشبو انہیں کے پھل پتوں کی ہوگی۔ (خصائص الکبریٰ ص ۹۵ ج ۱)  
کعبہ سجدہ میں جھکا:

س جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی

ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شب ولادت کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف سجدہ میں جھک گیا۔ (کیونکہ مقام ابراہیم مکان ولادت کی جانب ہے) سجدت نحو مقام ابراہیم (خرا سجدہ) اور آواز آئی اللہ اکبر اللہ اکبر آج میں مشرکوں کی نجاست سے پاک ہو گیا (یعنی مجھے ان سے پاک کرنے والا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آیا) (سیرت جلیبہ ص ۱۱۵ ج ۱، شواہد النبوت

ص ۵۷، علامہ عبدالرحمن، معارج النبوت ص ۷۱ ج ۲ مدارج النبوت ج ۲)

سورج کی چمک میں اضافہ:

جب ولادت باسعادت کا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے فرشتو

آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو سورج کو بھی مزید نور کا لباس پہنا دو۔  
سب کے ہاں لڑکے :

قد اذن الله تلك السنة النساء الدنيا يحملن ذكورا كرامة لمحمد ﷺ۔  
اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی تمام عورتوں کیلئے اس سال مقدر کر دیا کہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی  
برکت (میلا دو والے محبوب خدا ﷺ کے صدقے) سے لڑکے جنمیں۔ (سیرت حلبیہ  
ص ۸۷ ج ۱۔ علامہ برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۳۳ھ، انوار محمدیہ ص ۲۲، علامہ نبہانی، الدر المنظم  
بروایت ابو نعیم، خصائص الکبریٰ ص ۱۷ ج ۱، مواہب الدنیہ ص ۱۱۱ ج ۱)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو بشارتیں:

سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”کہ میں نے پہلے مہینے (جب میرے  
پیارے بیٹے محمد ﷺ) شکم میں تشریف لائے تو میں نے دراز قد والے حسین بزرگ  
دیکھے انہوں نے فرمایا۔ البشری فقد حملت بسید المرسلین۔ اے آمنہ تجھے  
بشارت ہو تو تمام رسولوں کے سردار کی حاملہ (امانتدار) ہے۔ میرے سوال کرنے پر  
جو اب فرمایا میں (ان کا والد) حضرت آدم علیہ السلام ہوں۔“

(۲) دوسرے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو میں نے سوال فرمایا تو جواباً فرمایا میں  
شیث علیہ السلام ہوں۔

(۳) تیسرے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو معلوم ہوا نوح علیہ السلام ہیں۔

(۴) چوتھے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔

(۵) پانچویں ماہ زیارت و بشارت کے بعد فرمایا گیا میں ہود علیہ السلام ہوں۔

- (۶) چھٹے ماہ زیارت و بشارت کے بعد فرمایا میں باپ ابراہیم علیہ السلام ہوں۔
- (۷) ساتویں ماہ زیارت و بشارت کے بعد فرمایا میں اسماعیل علیہ السلام ہوں۔
- (۸) آٹھویں ماہ فرمایا۔ البشری فقد حملت بخاتم النبیین۔ اے آمنہ تمہیں بشارت ہو کہ تم تمام انبیاء کرام کے (خاتم ہو) بعد آخری نبی تشریف لانے والے کی امانت دار ہو۔ میرے عرض کرنے پر فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔
- (۹) نویں ماہ کی زیارت میں فرمایا۔ البشری فقد حملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے مبارک ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے شکم اطہر میں تشریف لے آئے۔ میرے سوال کرنے پر فرمایا میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔ (نعمت کبریٰ محدث ابن حجر مکی ص ۶۴)
- خیال رہے..... کہ نعمت کبریٰ میں لکھا ہے کہ ہر ماہ تشریف لانے والے بزرگ پہلے سلام پڑھتے السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ (مختلف القابات سے نقل کیا ہے) (اکرام محمدی ص ۲۷۲ عبدالستار وہابی، نزہۃ المجالس عبدالرحمن صفوری ۹۰۰ھ، میلاد النبی ابن جوزی ص ۴۵، ۴۶)

س جس کے آگے سر سروراں خم رہیں

اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

باطل کا سر جھک گیا:

جس رات سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ قریش کا ہبل بت جو بڑا مشہور

تھا۔ اسی رات وہ بت اپنے مقام سے ہٹ کر منہ کے بل گر گیا۔ اس کو بار بار سیدھا

کیا گیا مگر سرنگوں ہو گیا آخر حیران ہو کر اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔ اتنے میں بت

کے اندر سے آواز بلند ہوئی۔

آج بہت اس مبارک مولود کی ولادت کی وجہ سے گر گیا نیز جس کے نور سے مشرق و مغرب کی تمام زمین روشن ہو گئی اور تمام بت گر گئے اور رعب کی وجہ سے دنیا کے بادشاہوں کے دل کانپ اٹھے۔ (سیرت حلبیہ، مدارج النبوت ص ۲۳ ج ۲، خصائص الکبریٰ ۱۱۸ ج ۱)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا  
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا  
(امام احمد رضا بریلوی)

اول زیارت :

اماں جی فرماتی ہیں کہ مجھے ہاتھ غیب سے آواز آئی۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مکان کا دروازہ تین ایام تک ہرگز نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی زیارت (حاضری) سے فارغ ہو جائیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کیلئے مکان کے اندر بچھونا بچھایا اور حضور سرور سروران صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ بند کر لیا اور میں فرشتوں کی جانب دیکھتی کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ میں قطار اندر قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔ (مولد العروس ص ۲۹ محدث ابن جوزی، اکرام محمدی مولوی عبدالستار وہابی)

ستارے میرے گھر آ گئے :

سیدہ اماں جی فرماتی ہیں میرے گھر ہر طرف نور ہی نور تھا۔ ستارے میرے مکان کے اندر اس طرح جھکے آ رہے تھے کہ مجھے ایسا لگتا تھا جیسے میرے اوپر گر پڑیں

گے۔ (خصائص الکبریٰ اول۔ شواہد النبوت ص ۱۵، معارج النبوت دوم، الوفا ص ۹۳ ج ۱۔ علامہ ابن جوزی ۵۹۷ھ، مدارج النبوت ص ۱۵ ج ۲، مواہب الدنیہ ص ۱۱۶ ج ۱ نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۳، المورد الروی ص ۸۲، نشر الطیب ص ۲۴)

خواتین بہشت نے کہا ہم خدمت کیلئے حاضر ہیں:

سیدہ اماں جی رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔ دل میں جگہ کے کم ہونے کے خیال آنے پر میرا مکان وسیع اور پُر نور ہو گیا۔ عین ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مجھے سفید رنگ کا مشروب (دودھ) پیش کیا گیا۔ میں نے وہ نوش کر لیا ساتھ ہی ایک نور کے بقعہ میں بلند قامت حسین و جمیل عورتیں نظر آئیں، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ تو فرمایا میں زوجہ آدم ہوں۔ دوسری نے عرض کیا میں آسیہ بنت مزاحم، تیسری زوجہ ابراہیم تھی، چوتھی مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہن) (نعمت الکبریٰ علامہ ابن حجر مکی ۹۳۷ھ، مدارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، مواہب الدنیہ ص ۱۱۲ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۷۳ ج ۳، اکرام محمدی ۲۷۳)

حوران بہشت :

حوریں بھی حاضر ہوئیں تھیں۔ (مدارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، انوار محمدیہ، المواہب

الدنیہ ص ۱۱۲ ج ۱، اکرام محمدی ص ۲۷۳)

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود :

سیدہ اماں جی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ”بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا ہوتے ہی میں

نے سجدہ میں پڑے ہوئے دیکھا اور دونوں انگلیاں و نظر جانب آسمان اٹھائے ہوئے

تھے۔ جیسے دعا فرما رہے ہیں۔“ (مدارج النبوت ص ۱۶ ج ۲، عبدالحق محدث دہلوی، خصائص

الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۸۸ ج ۱، معارج النبوة، شواہد النبوت - علامہ عبدالرحمن جامی، مولد العروس ص ۲۷، اکرام محمدی ص ۲۷۵ الوفا ص ۹۵۔ ابن جوزی، تفسیر عزیزی پارہ عم، المورد الروی ص ۸۳، تذکرہ میلاد رسول ابن کثیر)

## حضرت جبرائیل کی مبارک.....جواہرات دیکھنا

حضرت جبرائیل وملائکہ نے آپ کی ولادت کا اعلان کیا اور بشارت (مبارک) لیکر حاضر ہوئے۔ جنت کو سجایا گیا طاہران بہشت کو حکم ہوا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں جواہرات بکھیریں۔ (مولد العروس محدث ابن جوزی) معلوم ہوا میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں خرچ کرنا پھول نچھاور کرنا سنت ملائکہ ہے۔

یارب امتی :

مولوی عبدالستار وہابی نے لکھا ہے۔

یارب امتی یارب امتی کرے سوال دعائیں  
بخش کریم بخش کریم میری امت تائیں  
(اکرام محمدی ص ۲۷۵)

حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے آپ کے منہ مبارک سے کان لگائے تو فرما رہے تھے۔ ”امتی امتی“۔ (معارج النبوت ص ۹۸ ج ۲ علامہ معین الدین کاشفی)

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اشهدوا یا ملائکتی ان حبیبی لاینسی امتہ عند الولادة فكيف ينساها يوم القيامة۔ (تاریخ الخمیس)

ترجمہ : اللہ نے فرمایا : اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میرے حبیب نے اپنی امت کو ولادت کے وقت نہیں بھلایا وہ قیامت کے دن کیسے بھلائیں گے۔



سہ پہلے سجدے کو روزِ ازل سے درود  
یاد گاری اُمت پہ لاکھوں سلام

پیدا ہوتے ہی کلمہ زبان پر :

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں ولادت باسعادت کے وقت  
میں خدمت کیلئے حاضر تھی میں نے اس وقت چھ علامات کا مشاہدہ کیا۔

اول : سب سے پہلے آپ نے سجدہ کیا۔

دوم : فصیح و بلیغ زبان میں لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ پڑھا۔

سوم : میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ کے نور سے تمام گھر روشن ہو گیا۔

چہارم : جب میں نے آپ کو نہلانے کا ارادہ کیا تو آواز آئی اے صفیہ ہم نے اپنے

محبوب کو پاک صاف پیدا کیا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

پنجم : میں نے دیکھا آپ مختون (ختنہ شدہ) پیدا ہوئے۔

ششم : آپ کی پشت مبارک پر میں نے مہر نبوت دیکھی کلمہ شریف لکھا تھا۔

(معارض النبوت ج ۲، مولد العروس ص ۲۸ محدث ابن جوزی ص ۱۲، شواہد النبوت، اکرام محمدی

ص ۲۷۵)

ختنہ شدہ :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ (مواہب الدنیہ ص ۱۲۳، ۱۲۶۔ شواہد النبوت،

مدارج النبوت ص ۱۷ ج ۲۔ اکرام محمدی ص ۲۷۶، سیرت حلبیہ ص ۸۸ ج ۱، مختصر سیرت الرسول ص ۱۲، عبداللہ بن عبدالوہاب نجدی، تفسیر عزیز، المورد الروی ص ۸۸، الشمامہ العنبریہ، دلائل النبوة ج ۱)

پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا:

علامہ حلبی، علامہ جلال الدین سیوطی نے مندرجہ ذیل کلام لکھا ہے۔

اللہ اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بكرة واصيلا۔ (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۹۲، خصائص الکبریٰ ج ۱)

حضرت شفاء (رضی اللہ عنہا) کا بیان ایمان :

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی والدہ حضرت شفاء (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حضرت آمنہ کے پاس تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو سب سے پہلے میرے ہاتھوں میں تشریف لائے۔ (الحمد لله على ذلك)

اسی دورانہ میں یرحمک اللہ کی آواز سنائی دی اور تمام مشرق و مغرب میں روشنی ہو گئی اس روشنی سے میں نے محلات شام دیکھ لئے۔ مجھ پر کپکپی سی طاری ہوئی، کیا دیکھتی ہوں کہ ایک نور نکلا اور کہا گیا کہ کہاں لے جا رہے ہو پھر اعلان ہوا کہ اس محبوب کو مشرق و مغرب اور تمام مقامات مقدسہ کی سیر کرائی جائے اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے آپ کو سینہ پر لگا کر برکت کی دعا فرمائی، حضرت شفاء (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں یہ حالات و آپ کے کمالات ہمیشہ میرے دل میں محفوظ رہے (ان کی ظاہری تعبیر کا انتظار کرتی رہی) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اعلان نبوت فرمایا اور میں شفاء سب سے پہلے آپ پر ایمان لائی اور کفر و شرک کی بیماریوں سے شفاء پائی۔ (مدارج النبوت ج ۲ عبدالحق محدث دہلوی، معارج النبوت دوم علامہ معین الدین کاشفی، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷، علامہ محدث امام سیوطی، الوفا، ص ۸۵ ج ۱۔ محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ، مواہب الدنیہ ص ۱۲۰، نسیم الریاض ص ۶۲۷ ج ۳)

## چاند سے باتیں :

امام بیہقی، صابونی خطیب ابن عسا کروغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نبوت کی علامات نے مجھے دعوت اسلام دی کیونکہ میں آپ کو جھولے میں جھولتے وقت دیکھا کرتا تھا کہ آپ چاند سے باتیں کرتے تھے اور آپ جدھر انگلی مبارک کا اشارہ فرماتے چاند ادھر ہی جھک جاتا تھا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں  
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

## چاند کے سجدہ کی آواز :

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں چاند مجھ سے اور میں اس سے باتیں کرتا (انسی کنت احدثہ ویحدثنی) اور وہ میرا دل بہلاتا تھا۔ واسمع وجبتہ یسجد تحت العرش۔ یعنی جب چاند عرش الہی کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا تھا۔ (ماثبت بالنہ فی ایام السنہ ص ۲۹۲ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مواہب الدنیہ)

شیخ محقق فرماتے ہیں حدیث شریف کا متن معجزات حسن میں سے ہے۔

(معارج النبوت ج ۲، تفسیر مظہری، ذخائر محمدیہ علامہ محمد علوی مکی علیہ الرحمۃ)

## سورج کا سجدہ :

نیز آپ ﷺ نے فرمایا میں چاند و سورج کے سجدے کرنے کی آواز بھی سنتا تھا۔

(معارج النبوت ص ۱۲۳ ج ۲)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

فرشتے جھولا جھولاتے :

حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ سیرالوقدی میں ہے ان مہدہ کان

یتحرك بتحرك الملائكة۔ فرشتے آپ ﷺ کا جھولا جھولایا کرتے

تھے۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مدارج النبوت ج ۲۔ تفسیر مظہری ص ۵۶۷ ج ۲)

## قلم کی آواز :

آپ ﷺ نے حضرت عباس کو فرمایا اے چچا مجھے قسم ہے اس کی جس کے

قبضے میں میری جان ہے میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنتا تھا حالانکہ میں ابھی

شکم والدہ میں تھا۔ (معارج النبوت)

مشکل کشاء آگئے / پہلا شہید عاشق رسول ﷺ :

آپ ﷺ کی ولادت مبارک کے وقت آپ کا نور مشرق سے مغرب تک اور

زمین سے آسمان تک پوری کائنات میں پھیل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کے سامنے

سے پردہ ہٹایا، عامر کو دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ملائک اترتے ہوئے پہاڑ

اور درخت سجدہ کرتے ہوئے نظر آئے۔ حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یکا یک عامر بتاؤندھا گرا اور یہ کلام کرنے لگا۔

دنیا ئے عالم میں تشریف لائے وہ نبی مکرم جس کا سینکڑوں برس سے انتظار تھا جس سے درخت اور پتھر کلام کریں گے۔ جن کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گا۔ یہ سن کر عامر نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم نے بھی کوئی کلام سنا ہے جو میں سن رہا تھا بی بی نے کہا جی ہاں عامر ذرا یہ پوچھو کہ وہ کہاں پیدا ہوئے اور ان کا کیا نام ہے؟ عامر بولے اے ہاتھ غیبی اس مبارک فرزند کا کیا نام ہے، عامر کے بت نے کہا کہ آپ کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عامر کی ایک لڑکی بیمار اور اپاہج تھی جو کہ فالج کی مریض تھی اور نیچے کے مکان میں بے سود پڑی تھی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت مبارک کے نور کو دیکھ کر کہنے لگی اگر اس نور میں برکت ہے تو مجھے اس کے صدقے شفا ملے، اس کے منہ سے یہ بات نکلنے کی دیر تھی تو فوراً اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح و سالم تندرست کر دیا۔

عامر یہ واقعہ دیکھ کر سخت حیران ہوا اور جلد ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کیلئے مکہ معظمہ آیا۔ تلاش کرتا ہوا بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے در دولت پر پہنچا اور عرض کیا خدا کیلئے مجھ غریب الوطنی عاشق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صاحبزادے کا جمال دیکھا دیجئے۔ عبدالمطلب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لا کر دکھایا۔ عامر دیکھتے ہی آپ پر فدا ہو گیا۔ جو نظر چہرہ انور پر پڑی دوسری طرف نہ اٹھ سکی۔ آپ کے قدموں میں جان قربان کر دی، یہ پہلا شہید عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (احسن المواعظ، المواہب الدنیہ، معارج النبوت) ع ..... ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے، دیدار عالم کا عالم کیا ہوگا

## ہمیشہ جاری رہنے والی محفل میلاد

میلاد نامہ محدث علی قاری متوفی ۱۰۱۲ھ

ربیع الاول شریف کے دنوں میں اور راتوں میں محفل میلاد نہایت مستحسن اور پسندیدہ بات ہے جیسا کہ ابن جماعیہ سے منقول ہو کر ہم تک پہنچی ہے کہ محدثین و بزرگان دین ولادت نبوی ﷺ کے موقع پر کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے (بڑے زاہد معروف امام معمر ابواسحاق ابراہیم..... ابن جماعیہ) کاش کہ اگر مجھے وسعت رزق ہوتی میں تمام ماہ مبارک میں ہر روز محفل منعقد کرتا..... (حضرت محدث ملا علی قاری مؤلف کتاب ہذا فرماتے ہیں) قلت وانا لما عجزت عن الضیافة الصورية كتبت هذه الاوراق لتصير ضیافة معنوية نورية مستمرة علی صفحات الدهر غیر مختصة بالسنة وانشهر وسميته بالمورد الروی فی مولد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم -

یعنی میں (علی قاری) کہتا ہوں کہ میں مالی وسعت نہیں رکھتا غریب ہوں ظاہری محفل میلاد کے اخراجات سے عاجز ہوں اس لئے میں نے یہ چند اوراق (کتاب ہذا) لکھنے کی سعی پاک کی ہے تاکہ حقیقی و معنوی میلاد کی ضیافت ہو جائے، جو محفل میلاد ہمیشہ ہمیشہ صفحہ ہستی پر جاری و ساری رہے جو کسی ماہ وصال سے مخصوص نہ ہو۔ میں نے اس (ہمیشہ پڑھے جانے والے میلاد نامے) کتاب کا نام ”المولد الروی فی المولد النبوی ﷺ رکھا ہے۔“ (حوالہ مذکورہ عربی ص ۱۳۳۔ از امام کعبۃ اللہ محدث ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری) (مدفون جنت المعلا مکہ مکرمہ)

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات وقت رضاعت

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تین راتیں یہ اعلان سنا کہ اپنے اس بیٹے کو بنی سعد اور آل ابی ذویب (کی عورت) کا دودھ پلاؤ۔  
(خصائص الکبریٰ، طبقات ابن سعد ج ۱)

## رضاعت اور رضاعی مائیں

رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ ماجدہ کا سات روز تک دودھ نوش فرمایا پھر حضرت ثویبہ کا اس کے بعد حضرت حلیمہ اور ان کے علاوہ امراة بنت بنی سعد۔  
(مدارج النبوت)

حضرت أم فروہ، حضرت فاطمہ بنت اسد، خولہ بنت الکنز راسعدیہ یا انصاریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نیز تین عورتیں جن کو عواتک (عاتکہ کی جمع) کہا جاتا ہے۔ (ماہنامہ نعت نمبر، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن، دسمبر ۱۹۹۱ء بحوالہ محمد رسول اللہ سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از راجہ رشید محمود لاہور۔ الشمامة العنبریہ)

## ایک حقیقت :

بعض نے لکھا ہے کہ کئی عورتیں دودھ پلانے والی آئیں مگر سب نے یہ سن کر کہ یتیم ہے نہ اٹھایا، حتیٰ کہ حلیمہ نے بھی اعراض کرنے کا اشارہ کیا مگر شوہر کے کہنے پر اٹھایا۔ مگر جو حقیقت محدث ابن جوزی نے لکھی ہے وہ ہی صحیح ہے۔ لکھتے ہیں کہ..... حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں اور سات عورتیں حضرت عبدالمطلب کے ساتھ حضرت سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر پہنچیں اور ہر ایک چاہا کہ میں ان کو

اٹھاؤں اور دودھ پلاؤں مگر ”کل واحدة تقول انا ارضعه وتقدم من اليه فاعرض عنهن فتقدمت اليه فحين رانى تبسم۔“ یعنی جب وہ عورتیں آپ ﷺ کے پاس اٹھانے کیلئے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ ان میں سے ہر ایک روگردانی (چہرہ انور پھیر لیتے) کرتے لیکن جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں آگے بڑھی تو آپ ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ مسکرائے (واقبل علی فوضتہ فی حجری) اور میری طرف (کرم فرماتے ہوئے) بڑھے چنانچہ میں نے آپ کو اپنی گود میں رکھ لیا۔ (مولد العروس علامہ ابن جوزی ص ۳۰ عربی طبع قادری کتب خانہ سیالکوٹ) ہاتف غیبی :

﴿ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ہاتف غیبی سے کہا گیا کہ حلیمہ کے علاوہ کوئی عورت مستقل دودھ نہیں پلائے گی۔ (سبل الہدیٰ، آثار محمدیہ) ﴾

### دودھ میں انصاف، نور آسمان تک

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں نے آپ کو اٹھایا تو آپ نے ایک نظر جب میری طرف دیکھا تو آپ ﷺ مسکرائے اور آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان میں پہنچ گیا میں نے یہ منظر دیکھتے ہی محبت سے آپ (ﷺ) کی دونوں آنکھوں کے درمیان سے بوسہ لیا اور گود میں لے لیا اور دودھ پلانے کیلئے اپنا دایاں پستان آپ ﷺ کے منہ میں (مبارک) میں ڈالا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے چاہا کہ بائیں پستان کا دودھ بھی پیش کروں لیکن آپ ﷺ نے وہ (بائیں پستان سے دودھ) نہ پیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کیونکہ آپ کو علم تھا



کہ آپ کا ایک دودھ شریک بھائی بھی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ ایسا ہی فرمایا۔  
(مدارج النبوت ص ۲، مولد العروس ص ۳۰، ماثبت بالنسہ ص ۲۹۱، شواہد النبوت ص ۱۶۲،  
معارض النبوت ج ۲، خصائص الکبریٰ ج ۱، مواہب لدنیہ)

بھائیوں کے لئے ترک پستان کریں  
دودھ پتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

دودھ جاری ہو گیا:

اماں جی فرماتی ہیں ان دونوں میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا جب  
میں نے آپ ﷺ کو اٹھایا تو آپ کی برکت سے دودھ جاری ہو گیا۔ (سیرت حلبیہ  
ص ۱۳۷ ج ۱۔ عربی)

زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر سے  
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

ابوذہیب کا سجدہ : حضرت حلیمہ کے خاوند ابو ذہیب نے جب آپ ﷺ کا  
کمال حسن و جمال دیکھا تو دیکھے ہی سجدہ میں گر گیا۔ (مدارج النبوت ص ۲)  
شہسوار عرش کی سواری کا سجدہ :

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں جب آپ ﷺ کو لیکر چلی تو جب میری سواری  
کعبہ کے بالمقابل ہوئی تو اس نے ”الکعبۃ ثلاث سجدات و رفعت راسا الی  
السماء“ کعبۃ اللہ کو تین مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھالیا۔ (شکر

ادا کیا) (ماثبت بالنص ۲۹۱، مدارج النبوت)

حجر اسود نے بوسہ لیا :

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ ﷺ کو؛ لیکر حرم کعبہ کے قریب پہنچی تو تمام بتوں نے سر جھکا دیئے اور جاءت به الی الحجر الاسود لیقله فخرج من مكانه حتی التصق لوجهه۔ اور حجر اسود اپنی جگہ (دیوار) سے نکل کر آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا، بوسہ لیا۔ (تفسیر مظہری ص ۵۲۸ ج ۶ ماخوذ نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر ص ۱۰۔ مفتی محمد خاں قادری)

تائید مخالف : مولوی عبدالستار وہابیوں کا ولی لکھتا ہے۔

پہلے حلیمہ جد جا کر کعبے وچہ کھلوئی  
عالی ذات نبی سرور دی عظمت ظاہر ہوئی  
حجر اسود خود بوسہ دیون آپ نبی ول آیا  
شان نبی سرور ﷺ دا مینوں رب کریم دیکھایا

(اکرام محمدی ص ۲۸۲، منظوم)

خوشحالیاں :

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لیکر اپنے علاقہ میں پہنچیں تو تمام علاقہ سرسبز ہو گیا۔ آپ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین (کا کوئی حصہ) ہماری زمین سے بڑھ کر سرسبز و شاداب نہیں دیکھا۔ (سیرت حلبیہ ص ۱۳۸ ج ۱، میلاد النبی ابن جوزی، تفسیر مظہری)

زرع شاداب و ہر ضرع پُر شیر سے  
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

ہر گھر معطر لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شمنا منه ریح المسک۔  
اماں جی حلیمہ فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرے (علاقہ) بنی سعد کے تمام  
گھروں سے کستوری کی خوشبوئیں آتیں تھیں۔ (نشر الطیب ص ۳۱، سبل الہدیٰ ماخوذ)  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بیماروں کو شفاء

اماں جی فرماتی ہیں کہ میرے علاقے میں جب بھی کوئی بیمار ہوتا (اخذ کفہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فیضعہا علی موضع الاذی فیہ اباذن اللہ سریرعا) تو وہ  
بیمار میرے گھر آجاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفاء محبت سے پکڑ کر اپنے جسم پر ملتا  
(پھیرتا) اللہ تعالیٰ دست محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اسی وقت فوراً شفاء یاب فرما دیتا۔  
اس طرح اونٹ اور بکری کو شفا یابی حاصل ہوتی۔ (سیرت حلیمہ ص ۱۵۱ ج ۱، سبل الہدیٰ  
والرشاد ماخوذ)

سجدہ کرتے جانور :

آپ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں جب میری بکریاں گھر آئیں تو ایک بکری نے آگے بڑھ  
کے آپ کو سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر انور کو بوسہ دیا: سجدت لہ و قبلت راسہ۔  
(سیرت حلیمہ ص ۱۲۸ ج ۱۔ علامہ برہان الدین حلیمی متوفی ۱۰۴۴ھ)

شیر قدموں میں :

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں ایک دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رضاعی بھائیوں

۱۔ پستان دودھ سے بھر گئے۔

کے ساتھ بکریوں کی چراہگاہ پر گئے۔ (جدھر بہت شیر رہتے تھے) جنگل سے ایک شیر غراتا ہوا ریوڑ کی طرف آیا۔ جب خونی شیر کی نگاہ آپ ﷺ پر پڑی کتے کی طرح (یہ جنگلی کتا ہے) آپ ﷺ کے قدموں پر منہ رکھ کر چاٹنے (بوسہ دینے) لگا پھر جب آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا تو شیر فوراً واپس چلا گیا۔ (افضل المواعظ مولوی محمد ابراہیم دہلوی باختلاف الفاظ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۰۸، جامع المعجزات علامہ شیخ محمد رھادی)

جنگل کے تمام جانور آ کر آپ ﷺ کے قدموں کو بوسہ دیتے تھے۔ (تفسیر مظہری) چراغ کی ضرورت نہیں :

سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں جب سے سراج منیر ابن کر آنے والے محبوب محمد ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ ہوتی (آپ کی نورانیت سے گھر میں روشنی رہتی تھی) ایک دفعہ ام خولہ نے کہا کیا تم تمام رات گھر میں چراغ جلانے رکھتی ہو؟ حضرت حلیمہ نے جواباً فرمایا۔ واللہ لا اوقدنارا ولكنہ نور محمد ﷺ یعنی اللہ کی قسم میں نے کبھی آگ (چراغ) نہیں جلانی لیکن یہ روشنی نور محمد ﷺ کی ہے۔ (تفسیر مظہری، بیان المیلاد المنبوی ص ۶۴ للمحدث ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ)

بسم اللہ :

اماں حلیمہ نے فرمایا آپ ﷺ بسم اللہ کے پڑھے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔ (سیرت حلبیہ)

پانی قدموں میں، چراغ گاہ کے حالات بھائیوں کی زبانی :

جب ہم بکریوں کو پانی پلانے کیلئے کسی کنویں پر لے جاتے تو کنویں کا پانی

خود بخود جوش مار کر کنارے پر آتا تھا۔ (تفسیر مظہری، نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۰۸)

سایہ :

دھوپ کے وقت بادل سایہ کرتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۳۰، مظہری)

درختوں کا سلام :

کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا کہ آپ ﷺ جس کے پاس سے گذرتے وہ

آپ پر سلام نہ کرتا۔ (الشمامۃ العنبر یہ، مظہری، نزہۃ المجالس ص ۱۰۸ ج ۲)

سواری کو زبان ملی :

جب آپ ﷺ اور حلیمہ مکہ مکرمہ سے رخصت ہوئے تو دیگر عورتیں جا چکی

تھیں۔ آپ دیر سے نکلیں مگر جلد ہی ان سے آگے جانے والیوں سے بھی آگے نکل

گئیں تو ان عورتوں نے سوال کیا کہ کیا کوئی سواری تبدیل کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا

نہیں بلکہ حلیمہ فرماتی ہیں ان عورتوں کے سوال کا جواب خود سواری نے دیا یعنی

سواری نے گنگناتے ہوئے کہا اے عورتوں تمہیں علم نہیں ہے مجھ پر کون سوار ہے؟

هل تدرى من على ظهري خير النبين وسيد المرسلين وخير الاولين

والآخريين وحبیب رب العالمين۔ یعنی عورتوں میری پشت پر سید المرسلین اور

اولین و آخرین کے سردار ہیں اور محبوب رب العالمین سوار ہیں۔ (ﷺ) (سیرت

حلیہ ص ۱۲۸ ج ۱)

حیاء کے پیکر مجسمہ طہارت :

اماں جی فرماتی ہیں نہ بچپن میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم برہنہ رہتے نہ ہی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑوں و بستر وغیرہ پر بول و براز (پاخانہ، پیشاب) کیا۔ (سبحان اللہ)  
(معارض النبوت ج ۲، نشر الطیب ص ۳۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

اللہ اللہ وہ بچنے کی پھبن

اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود

اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

(صلی اللہ علی حبیبہ وآلہ واصحابہ اجمعین)

کعبۃ اللہ واصحاب فیل :

معاذ اللہ جب ابرہہ یمنی بیت الحرم کو ڈھانے کیلئے آیا تو حضرت سیدنا عبدالمطلب نے اس وقت گروہ قریش سے کہا کہ غم نہ کرو۔ ابرہہ اس گھر کا کوئی نقصان نہ کر سکے گا اس لئے اس گھر کا رب خود اس کی حفاظت کرتا ہے۔

پھر جماعت قریش کو لیکر جبل ثبیر پر چڑھ گئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک (جو پیشانی عبدالمطلب میں رہنے کی وجہ سے فیض تھا) چاند کے ہالہ کی طرح پیشانی سے نکلا اور کعبۃ اللہ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش چلو گھر چلے کہ اللہ کی قسم یہ جو نور مجھ سے نکلا ہے اس بات کا اشارہ ہے کہ ہمیں کامیابی و کامرانی

ہوگی پھر ایسا ہی ہوا..... حتیٰ کہ ابرہہ کا بھیجا ہوا آدمی..... اور ہاتھی نے جب آپ کو دیکھا سجدہ میں گر گئے بلکہ ہاتھی نے زبان سے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی النُّورِ الَّذِي فِي ظَهْرِكَ يَا عَبْدَ الْمُطَلِّبِ۔ اے عبدالمطلب اس نور پر سلام ہو جو آپ کی پشت میں ہے۔ (سیرت حلبیہ ص ۹۶-۹۷ ج ۱، عربی، مواہب الدنیہ ص ۷۰ ج ۱۔ اردو)

**حضرت عبدالمطلب کے وسیلہ و نور کی برکت سے بارش :**

خیال رہے کہ جب مکہ مکرمہ میں قحط سالی ہوئی تو وہ عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو جبل ثبیر کی طرف لے جاتے اور ان کی ذات سے تقرب الی اللہ چاہتے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے کہ ان کو بارش سے سیراب فرما۔ اللہ تعالیٰ ان کی فریادری قبول فرماتا اور حضرت محمد ﷺ کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو عظیم بارش سے سیراب فرماتا تھا۔ (مواہب الدنیہ ص ۶۸ ج ۱، اردو۔ سیرت حلبیہ ص ۹۶ ج ۱ عربی)

**آپ کے وسیلہ سے طلب بارش :**

ایک مرتبہ اہل مکہ مکرمہ خشک سالی کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوئے تمام لوگوں نے مل کر جناب ابوطالب سے درخواست کی کہ آئیے لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ خدا سے بارش کی دعا کریں۔ فخرج ابو طالب ومعه غلام كانه شمس۔ یعنی جناب ابوطالب گھر سے باہر نکلے ان کے ساتھ ایک ایسا نورانی بچہ تھا کہ گویا وہ آفتاب تھا کالے بادلوں سے نکلا ہوا تھا تمام لوگ حرم کعبہ میں پہنچے اور اس حسین و جمیل لڑکے کی پشت مبارک کعبۃ اللہ سے لگی ہوئی تھی۔ پھر حسن کائنات ﷺ نے (جبکہ آپ کی عمر بچپن کی تھی) انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ کی انگلی

آسمان کی طرف اٹھاتے (عرض کی) یا اللہ یہ لوگ محتاج ہیں تیرے کرم کے تو ہی کرم فرما۔ یعنی بارش کی التجا کی اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔ پس آپ کے اشارے کرتے ہی چاروں طرف سے بادل آئے اور خوب بارش برسنے لگی کہ گلیوں و جنگل میں پانی بہ رہا تھا۔ شہروا لے اور بیرون شہروا لے تمام سیراب ہو گئے۔ (محتاجی، تنگی قحط سالی ختم ہو گئی سب کی حاجت پوری ہو گئی، تمام کی دستگیری ہو گئی سب کی مشکل حل ہو گئی۔) (سیرت حلبیہ ۱۹۰ ج ۱، مواہب الدنیہ ص ۱۲۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ اول)

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

اسی کے متعلق ابوطالب کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں جو صحیح بخاری میں ہیں۔

وَ اَبْيَضَ يَسْتَقِي الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ      اِثْمَالَ الْيَتْمَى عِصْمَتُهُ لِلْاَرَامِلِ

گورے رنگ والے چہرے انور کے صدقہ پانی مانگا جاتا ہے جو عطا ہوتا ہے یتیموں

کی جائے پناہ اور بیواؤں یا مساکین کے نگہبان۔ (مواہب، سیرت حلبیہ، بخاری)





## عجائبِ ولادت باسعادت کا ثبوت... مخالفین کی کتب سے پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں :

محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا ”اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الہدیٰ اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش، (آگے طویل حدیث ہے) اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا با ولایت حقیقیہ ثابت ہوا۔“ بلفظہ (نشر الطیب ص ۶، ۷ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی)

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيٌّ۔ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۷، عطر الوردہ شرح البردہ ص ۲۶ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، یکروزہ اسماعیل دہلوی، الجمال والکمال سلیمان منصور پوری، ہدیۃ المہدی۔ ملخصاً)  
مولوی عبدالستار وہابیوں کے ولی اللہ نے لکھا ہے۔

(اکرام محمدی ص ۲۶۹) سب تھیں اول نور نبی دا (صلی اللہ علیہ وسلم) (اکرام محمدی ص ۲۶۸)۔  
 مولوی محمد نواز چیمہ وہابی نے لکھا ہے کہ چاند کو چاندنی (نور) میرے چاند صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی۔  
 معلوم ہوا پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا تو چاند کو چاندنی کا نور ملا۔ (خطبات چیمہ ص ۸۷)  
 مجدد وہابیہ نے لکھا کہ سب کچھ آپ کے لئے ہے : سب سے پہلے آپ ہی نے  
 الست بربکم کے جواب میں بلی کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کیلئے پیدا ہوئے۔  
 (الشمامۃ العنبر یہ ص ۴۰، وحید الزماں، آفتاب نبوت قاری محمد طیب دیوبندی، عطر الوردہ ص ۱۸۔  
 ذوالفقار دیوبندی)

آپ کی برکت سے بارش : حضرت عبدالمطلب کی پیشانی میں آپ کا نور تھا جس  
 کی برکت سے باران عظیم ہوتی یعنی قحط سالی ختم ہو جاتی تھی۔ (نشر الطیب ص ۲۰)  
 ثقل حمل نہ تھا : سیدہ والدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ کو حمل کا بوجھ نہیں معلوم ہوتا  
 تھا، صرف و علامات ظاہر ہو گئی تھیں۔ (الشمامہ ص ۹، نشر الطیب ص ۲۲)  
 زمین سرسبز ہو گئی : سیدہ والدہ فرماتی ہیں آپ جب میرے شکم میں تشریف لائے تو  
 تمام درخت پھل لائے ہر طرف سے مال آنے لگا۔ (الشمامۃ العنبر یہ از صدیق حسن)  
 پیدا ہوتے ہی آپ نے سجدہ فرمایا اور دعا کی:

یارب امتی یارب امتی کرے سوال دعائیں

بخش کریم بخش کریم امی امی تائیں (اکرام محمدی ص ۲۷۵)

فرشتوں کی سلامی : سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے فوراً بعد مجھے آواز  
 آئی اے آمنہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین روز تک ظاہر مت کریں کی ملائکہ کرام سلام کیلئے حاضر  
 ہوتے ہیں۔ (عطر الوردہ ص ۳۰، ذوالفقار علی دیوبندی، مولوی ذوالفقار دیوبندی)

ختنہ شدہ ناف بریدہ : حضرت شفاء فرماتی ہیں آپ پیدا ہوئے تو نگاہ آسمان کی طرف تھی سرگیں چشم پاکیزہ تن ناف بریدہ (یعنی ناڑو کٹا ہوا تھا) ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ (الشمامۃ العنبر یہ ص ۱۱-۱۸، اکرام محمدی ۲۷۶، عطر الوردہ ص ۳۰، مختصر سیرت رسول ص ۱۲، تحفۃ المودود لاحکام المولود ص ۱۲۶۵ بن قیم جوزی)

ایوان کسریٰ: وقت ولادت ایوان کسریٰ میں حرکت آئی اور چودہ کنگرے گر گئے۔ (الشمامۃ العنبر یہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفیٰ، ریحق المختوم ص ۱۰۱، عطر الوردہ ص ۳۱) آتش کدہ فارس بجھ گیا: (الشمامۃ العنبر یہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفیٰ ص ۱۹۵) چشمہ دریائے ساوہ خشک ہو گیا: (الشمامۃ العنبر یہ ص ۹، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفیٰ ص ۱۹۵، عطر الوردہ ص ۳۲)

انبیاء کی بشارتیں : سیدہ والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے شکم میں آپ تشریف لائے تو مجھ کو بشارتیں دینے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے تقریباً ہر ماہ یعنی یہ سلسلہ نو ماہ تک جاری رہا۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۲) خدمت کیلئے حوریں اور خواتین حاضر ہوئیں: وقت ولادت سیدہ والدہ کی خدمت کیلئے حوران بہشت کے علاوہ حضرت حوا، حضرت سارہ، حضرت حاجرہ، حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی بن کر تشریف لائے:

ایک یہودی بغرض تجارت مکہ میں تھا۔ شب ولادت اس نے پوچھا..... کیا اس رات کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا معلوم نہیں۔ اس نے کہا تحقیق تو کر لو، آج کی رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے، اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت

ہے پھر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ کے ہاں لڑکا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے ہیں۔ جب یہودی نے دیکھا تو بے ہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا اب نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی اے قریشیو اللہ کی قسم یہ مولود (پیدا ہونے والا) ایسا ہوگا جس کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔

(فتح الباری ص ۳۲۵ ج ۲ بحوالہ خطبات چیمہ ص ۲۳، مولوی وہابی محمد نواز، نشر الطیب ص ۱۲۷ اشرف علی تھانوی، مواہب الدنیہ۔ الشمامہ العنبر یہ ص ۷)

معلوم ہوا کہ ایک یہودی غیب کی خبریں دے رہا ہے۔ مخالفین اس کی بات کو (دیوبندی وہابی غیر مقلد) بڑے فخر سے لکھ رہے ہیں۔

ع..... جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حضرت حلیمہ کو اول کلمہ پڑھایا :

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ کو گود میں اٹھانے لگی تو آپ نے فرمایا پہلے کلمہ طیبہ پڑھ لو پھر پاک ہو کر مجھے ہاتھ لگانا۔

بول شہادت کلمہ اول کہیا حلیمہ تائیں  
ہو کر پاک اساڈے تائیں پچھوں ہتھ لگائیں  
(اکرام محمدی ص ۲۸۲)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات :

حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے وقت ولادت چھ عجیب چیزیں دیکھیں۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا۔

(۲) سراٹھا کر فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ

(۳) تمام گھر روشن ہو گیا۔

(۴) غسل دینے لگی تو آواز آئی یہ غسل دیئے ہوئے پاک پیدا ہوئے ہیں۔

(۵) ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(۶) پشت پر مہر نبوت دیکھی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(اکرام محمدی ص ۲۷۵، از عبدالستار وہابی، عطر الوردہ از مولوی ذوالفقار دیوبندی)

### چاند کی حاضری :

مولوی عبدالستار وہابی نے بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ لکھا ہے چاند رات کے وقت آپ کا دل بہلانے کیلئے حاضر خدمت ہوتا تھا۔ آپ کا ہاتھ جس طرف اٹھ جاتا تھا چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ (اکرام محمدی ص ۲۸۶)

کعبہ شریف کا سجدہ..... صفا و مروہ کا وجد :

آپ کی ولادت کے وقت کعبہ نے آپ کی طرف سجدہ کیا، صفا و مروہ پہاڑ جھوم رہے (وجد طاری) تھے۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۶)

مدت رضاعت کے واقعات :

دودھ میں انصاف : آپ ہمیشہ دائیں طرف (پستان والدہ کا) دودھ پیا کرتے اور بائیں طرف کا اپنے رضاعی بھائی کیلئے چھوڑ دیتے تھے۔ ایسا عدل آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ (نشر الطیب ص ۲۳، اکرام محمدی ص ۲۸۶، خطبات چیمہ ص ۲۵)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

حضرت عارف جامی "شواہد النبوت" میں لکھتے ہیں کہ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل و انصاف کرنے کی

ہدایت فرمادی تھی۔“

معلوم ہوا آپ اس وقت بھی صاحب نبوت و ہدایت یافتہ تھے۔ آپ کو یہ خبر تھی کہ ہمارا ایک دودھ شریک بھائی بھی ہے۔ ہم اہل سنت انہی علوم کو علوم نبوت و علوم غیبیہ کہتے ہیں۔

فرشتوں کا جھولا جھلانا :

آپ کا گہوارہ (جھولا) فرشتوں کی جنبش دینے سے ہلا کرتا تھا۔ (نشر الطیب

ص ۲۹، اکرام محمدی ص ۳۵)

کعبۃ اللہ جھک گیا :

شب ولادت کعبۃ اللہ، مقام ابراہیم کی طرف (مکان ولادت کی طرف) جھک

گیا۔ (عطر الوردہ ص ۱۳۵)

حجر اسود :

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری سواری کعبہ کے مقابل پہنچی تو حجر

اسود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور حجر اسود نے آپ کا بوسہ لیا۔ (اکرام محمدی ص ۲۸۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات :

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مجھے اتنا سکون ملا جس

کا بیان کرنا مشکل ہے۔ اس قدر برکت ملی کہ گدھا سواری سب سے آگے نکل گئی اور

اوٹنی خوب دودھ دینے لگی جن کا دودھ قحط سالی کی وجہ سے خشک ہو چکا تھا۔

(نشر الطیب، خطبات چیمہ، سیرت مصطفیٰ میر ابراہیم، ریحق المنحوم)

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کرنے کے سبب..... ابولہب جیسے سخت کافر بھی فیض پار ہے ہیں :

جس وقت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو اس نے اسی خوشی میں دایاں ہاتھ بلند کرتے ہوئے انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ ابولہب کو مرنے کے بعد حضرت عباس نے خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا دوزخ میں ہوں مگر ہر سوموار کی رات کو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور میں اپنی انگلیوں کے سر سے پانی پیتا ہوں۔ اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ علامہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ اگر ابولہب کافر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے فرحت کی جزادی گئی ہے تو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی آپ کی ولادت سے خوش ہوتا ہے اسی خوشی کی وجہ سے خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال (جنت میں کیا مقام) ہوگا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے (میلاد شریف کی محفل کا انعقاد کرنے والے کو) ضرور جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔ (مواہب لدنیہ اول بالفاظ اختلاف مندرجہ ذیل کتب میں اس واقعہ کو نقل کیا گیا ہے، مختصر سیرت رسول ص ۱۳ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب، اکرام محمدی ص ۲۷۸، تحفہ المودود ص ۱۳۶ بن قیم جوزی)

مذکورہ بالا حوالہ مخالفین کے اکابرین کی کتب سے نقل کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوا یہ واقعہ ثویبہ لونڈی کی آزادی کا ابولہب کے عذاب میں تخفیف کا سبب بنا، جو کہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ظاہر ہوا۔

ابلیس روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتا تھا :

مولوی محمد نواز وہابی نے لکھا ہے۔

ہے بکو بک مٹی پا کے رویا شیطانی

مرے چنوں ودھ نہیو چناں تیری چانی

(خطبات چیمہ ص ۸۸)

شب ولادت تخت ابلیس الٹ دیا گیا۔ (عطر الوردہ)

اول : معلوم ہوا کہ میلاد شریف کا حال سن کر جلنا ابلیس کا کام ہے۔

دوم : چاند کو بھی نور نبی نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی سے نور ملا ہے۔

مثل فارس زلز لے ہوں نجد میں

ذکر آیات ولادت کیجئے

آپ کے چہرہ پاک کی برکت و صدقہ سے بارش طلب کرنا:

آپ کی عمر ابھی آٹھ سال دو مہینے دس دن کی ہوئی تھی کہ دادا عبدالمطلب کا بھی

سایہ شفقت اٹھ گیا اس کے بعد ابوطالب نے اپنے بھتیجے کا حق کفالت بڑی خوبی

سے ادا کیا۔ اعزاز و احترام سے نواز اچالیس سال سے زیادہ عرصے تک اپنی حمایت

کا سایہ دراز رکھا۔

ابن عساکر نے جلیہ بن عرقطہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ آیا لوگ قحط سے

دو چار تھے۔ قریش نے کہا اے ابوطالب وادی قحط کا شکار ہے بال بچے کال کی زد

میں ہیں۔ چلئے بارش کی دعا کیجئے۔ ابوطالب ایک حسین بچہ ساتھ لے کر برآمد



ہوئے۔ گویا وہ آفتاب تھا کالے بادلوں سے نکل آیا اس کے ارد گرد اور بھی بچے تھے۔ ابوطالب نے اس بچے کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پیٹھ مبارک کعبہ کی دیوار سے ٹیک دی۔ اس بچہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اشارہ کیا اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نہ تھا لیکن (دیکھتے دیکھتے) ادھر ادھر سے بادلوں کی آمد شروع ہو گئی اور ایسی دھواں دھار بارش ہوئی کہ وادی میں پانی ہی پانی ہو گیا اور شہر و بیاباں شاداب ہو گئے۔ بعد میں ابوطالب نے اس واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہا تھا۔

وَأَبْيَضَ يَسْتَقِي الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ  
إِثْمَالَ الْيَتَمَى عِصْمَةً لِلْأَرَامِلِ

وہ خوبصورت ہیں کہ انکے چہرے (کے صدقے) سے بارش طلب کی جاتی ہے  
یتیموں کے ماویٰ اور بیواؤں کے نگہبان ہیں۔ (یہ کلام ابوطالب صحیح بخاری میں ہے)  
(الرحیق المنخوم اردو طبع سوم ص ۷۰۷ از مولانا صفی الرحمن مبارک پوری وہابی)

خیال رہے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اول آنے والی عربی کتاب کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ نشر الطیب ص ۳۴، اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی، الشمامة العنبر یہ ص ۱۲، مجدد اہل حدیث نواب صدیق الحسن خان، مختصر سیرت الرسول عربی ص ۱۵، ۱۶ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی معلوم ہوا کہ آپ سخت مشکل میں کام آنے والے وحاجت روائی فرمانے والے بن کر تشریف لائے۔ مذکورہ بالا واقعہ مخالفین کے اکابر علماء کی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے، انصاف پسند قارئین خود پڑھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

دین و دنیا دیئے مال و زر دیا حور و غلاماں دیئے خلد و کوثر دیا  
دامن مقصد زندگی بھر دیا ہاتھ جس سمت اٹھا اور غنی کر دیا

موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جو میلاد شریف سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں :

مخالفین کے مجدد اہل حدیث نے لکھا ہے۔

مشتاقان کمال و جمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل میلاد شریف  
کے امر (عمل) میں کوشش کریں کہ صورت و سیرت و سمت و دل و ہدیٰ میں ساتھ  
جناب رسالت مآب ﷺ کی موافقت حاصل ہو۔ (الشمامة العنبر یہ ص ۱۰۴)

اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حاصل کرے کہ ہم ہر  
روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محبت صادق سے سن لیا  
کریں یعنی محفل میلاد کا اہتمام کرے کوئی میلاد کا بیان کرے حاضرین سماعت  
کریں۔ (الشمامة العنبر یہ ص ۱۰۵، نواب صدیق حسن خاں)

حضرت محمد ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کے  
حصول پر اس نعمت (یعنی نعمت عظمیٰ آپ ﷺ کی تشریف لانے) کی خوشی نہ کرے وہ  
مسلمان نہیں۔ (الشمامة العنبر یہ فی مولد خیر البریہ ص ۱۲۔ از نواب صدیق حسن خاں)

تمت بالخیر



## عجائبات ولادت با سعادت کا ماخذ کتب

سن وفات	مصنف	نام کتاب
	کلام الہی (جل جلالہ)	قرآن پاک
۵۶۸ھ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما	تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس
		عربی تفسیر صاوی
۵۶۰۶ھ	امام فخر الدین رازی	تفسیر کبیر (عربی)
۵۹۱۱ھ	حافظ جلال الدین سیوطی	تفسیر جلالین (عربی)
۵۱۲۰۷ھ	سید محمود آلوسی	تفسیر روح المعانی (عربی)
۵۷۷۳ھ	حافظ عماد الدین ابن کثیر	تفسیر ابن کثیر (عربی)
۵۱۲۳۹ھ	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	تفسیر عزیزی (عربی)
	امام محمد بن جریر	تفسیر ابن جریر (عربی)
۵۷۲۵ھ	امام علی بن محمد خازن	تفسیر خازن (عربی)
۵۹۱۱ھ	علامہ جلال الدین سیوطی	تفسیر درمنثور (عربی)
۵۱۲۲۵ھ	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	تفسیر مظہری (عربی)
۵۲۷۹ھ	ابو عیسیٰ محمد	سنن ترمذی
۵۷۳۷ھ	ابو عبداللہ محمد	مشکوٰۃ المصابیح
۵۱۰۳۳ھ	علی بن برہان الدین حلبی	السرۃ الحلبیہ (عربی)
۵۲۵۶ھ	محمد بن اسماعیل بخاری	بخاری شریف
۵۳۹ھ	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما	دیوان حسان بن ثابت

سن وفات	مصنف	نام کتاب
۹۱۱ھ	امام جلال الدین سیوطی	الخصائص الکبریٰ (عربی)
۵۲۴ھ	القاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ
۵۹۷ھ	امام ابن جوزی جمال الدین	الوفایا بحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)
۷۷۳ھ	علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر	تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ
۱۰۵۲ھ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدارج النبوت
	شیخ الدلائل عبدالحق الہ آبادی	الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی
۵۹۷ھ	جمال الدین عبدالرحمن ابن جوزی	بیان المیلاد النبوی (عربی)
۱۰۱۳ھ	الامام الحافظ ابن کثیر دمشقی	مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)
۷۷۳ھ	شیخ الحدیث امام ملا علی قاری	المورود الروی فی مولد النبوی
۹۷۳ھ	حافظ ابن حجر البیہقی (رحمۃ اللہ علیہم)	مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)
	محمد بن علوی المالکی الحسینی	میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)
۷۷۳ھ	علامہ ابن کثیر	تذکرہ میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۹۱۱ھ	امام جلال الدین سیوطی	حسن المقصد فی عمل المولد (عربی)
۱۲۰۵ھ	علامہ ابن حجر بیہقی	نعمت الکبریٰ (عربی)
۸۹۸ھ	علامہ عبدالرحمن جامی	شواہد النبوت (فارسی)
۹۰۷ھ	علامہ ملا واعظ کاشفی	معارض النبوت (فارسی)
۵۹۷ھ	علامہ ابن جوزی	مولد العروس
۹۰۰ھ	امام عبدالرحمن بن عبدالسلام	نزہۃ المجالس (عربی)
۱۰۵۲ھ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ما شئت بالسنة فی ایام السنة (عربی)
۳۳۰ھ	محدث ابو نعیم احمد	دلائل النبوت (عربی)

سن وفات	مصنف	نام کتاب
۵۸۵۴	امام احمد قسطلانی	المواہب الدنیہ (عربی)
	علامہ شہاب الدین خفاجی	نسیم الریاض شرح شفاء
۵۱۲۶۰	علامہ یوسف مہبانی	النوار محمدیہ (عربی)
	علامہ محمد علوی مکی مالکی	ذخائر محمدیہ (عربی)
۵۱۳۰۴	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	الذکر الحسین
	مولانا محمد ابراہیم دہلوی	آثار الاول بحوالہ احسن الواعظ
	☆☆☆☆☆☆	
۵۱۳۰۶	عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب	مخالفین کی کتب
۵۱۳۰۵	نواب صدیق حسن خان	مختصر سیرت رسول (عربی)
	عبدالستار وہابی	الشمامہ العنبریہ
	اشرف علی تھانوی	اکرام محمدی
	قاضی سلیمان منصور پوری	نشر الطیب
	مولوی صفی الرحمن مبارکپوری	تاریخ رحمۃ اللعالمین
	مولوی محمد نواز چیمہ	الرحیق المنحوم
	مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی	خطبات چیمہ
	مولوی ذوالفقار دیوبندی	سیرت مصطفیٰ
	مولوی حسین احمد دیوبندی	عطر الوردہ شرح البردہ
	مولوی احتشام الحسن کاندھلوی	الشہاب الثاقب
	مولوی اسماعیل دہلوی	تجلیات مدینہ
		یکروزہ

## حجاز مقدس میں میلاد رسول عربی ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

نبی مکرم رسول عربی ﷺ کی تشریف آوری کا قرآنی بیان

اللہ سبحان اللہ و تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیْنَ لَمَّا اَتٰیْكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ  
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَكَلْتَنْصُرُوْهُ قَالَ ؕ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ  
عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

ترجمہ : اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور  
حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق  
فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے  
اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک  
دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (خود) تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

پیارے رسول عربی ﷺ کی تشریف آوری کا ہوا مومنوں پر احسان۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

ترجمہ : بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک

رسول بھیجا۔ (پ ۴، سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

حضرت رسول عربی اور حضرت خلیل اللہ (ﷺ) کی دعا :

رَبَّنَا وَأَبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ  
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (البقرہ: ۱۲۹)

ترجمہ : اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری  
آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب  
صاف ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

نبی کریم رسول عربی ﷺ کی تشریف آوری اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام :  
وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا  
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (سورۃ  
القصف آیت: ۶)

ترجمہ : جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا۔ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا  
رسول ہوں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسول کی  
بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (ﷺ)

۵ دل موسیٰ میں ارماں رہ گئے جس کی زیارت کے

لب عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی بشارت کے

میلا در رسول عربی ﷺ کے تذکرے احادیث میں

دعائے خلیل و نوید عیسیٰ کی تصدیق :

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول عربی ﷺ سے روایت کرتے

ہیں۔ قال انى عند الله مكتوب خاتم النبیین وان ادم منجدل فى طينة  
وساخبركم باول امرى دعوة ابراهيم وبشارة عيسى رؤيا امى را تحين  
وضعتى وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۳)  
فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام  
اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بیان کرتا ہوں میں دعائے  
ابراہیم علیہ السلام ہوں اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو  
انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا ان کے سامنے نور ظاہر ہوا جس سے ان  
کیلئے شام کے محلات چمک گئے۔

ہ ہوئے پہلے آمنہ سے ہویدا

دعائے خلیل اور نوید مسیحا علیہ السلام

حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ ہر ایک آپ کی تشریف آوری کا بیان کرتا رہا :  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم  
السلام تمام انبیاء کرام اور ان کی قومیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبریاں سناتے رہے  
اور وسیلہ رسول عربی سے فتح و نصرت طلب کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ کریم نے  
آپ کو بہترین زمانہ بہترین قوم، امت بہترین اصحاب اور بہترین شہر عرب مکہ مکرمہ  
میں پیدا فرمایا۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص)  
گویا کہ ہر دور میں ہر قوم کی یہ آواز تھی۔

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے



فرشتے ، خدام ، رسول حشم ، تمام امم غلام کرم  
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے  
(امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

تخلیق میں پہلے نور اُن کا  
آخر میں ہوا ظہور اُن کا  
تکوین جہاں ہے اُن کے لئے  
ختم ان پہ نبوت ہوتی ہے  
ہر دور میں سب نے کیا اعلان جن کا  
اب آتے ہیں وہ سردار رُسل  
اب اُن کی ولادت ہوتی ہے

یوم میلاد و لفظ میلاد کی اصلیت و اہمیت حدیث سے :

جب نبی کریم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیر شریف کے روزہ رکھنے کے  
بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا۔ فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی۔ یعنی اس دن میری  
ولادت ہوئی اسی دن وحی کا نزول شروع ہوا۔ (مشکوٰۃ)

ایک مرتبہ حضرت قباس نے حضرت عثمان غنی سے بیان کیا کہ ”اکبر منی  
وانا اقدم منه فی المیلاد“ یعنی اگرچہ میری پیدائش پہلے ہوئی ہے لیکن رسول عربی  
صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہت بڑے ہیں۔ (جامع ترمذی باب ما جاء فی المیلاد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذکر میلاد فرماتی ہیں۔ تذاکر رسول اللہ و ابو بکر میلاد ہما  
عندی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق کی خدمت میں حاضر تھی، دونوں حضرات  
بابرکات میلاد شریف کا تذکرہ کر رہے تھے۔ (المعجم الکبیر ص، مجمع الزوائد)

اللہ کی سب سے زیادہ بڑی نعمت رسول خدا ہیں

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل فخر جلسہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے

ایک دن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع عظیم تھا کہ اس میں ذکر و شکر جاری تھا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ محفل میں تشریف لائے اور فرمایا۔ ما اجلسکم ہنا۔ اے صحابہ آج یہ جلسہ (محفل) کس لئے منعقد کئے بیٹھے ہو؟ اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور (شکر) کرنے جمع ہوئے ہیں۔ علیٰ ہدانا لدینہ ومن علینا بک۔ (یعنی اللہ کریم نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہمیں اپنے دین کی ہدایت عطا فرمائی، آج ہم میلاد النبی ﷺ پر اظہار و شکر و ذکر خدا عزوجل و ذکر مصطفیٰ کرنے کیلئے محفل سجائی ہے) یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کے باعث فرشتوں پر فخر و خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ يَبْأَسِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ۔ (مسند احمد ص ۹۲ ج ۱)

بے مثل میلاد حبیب الرحمن ﷺ بزبان حضرت حسان رضی اللہ عنہ

وَاحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْقَطْ عَيْنِي

میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا

وَاجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے بیٹا جننا ہی نہیں

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

آپ (ﷺ) ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے ہیں

كَانَكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا جیسا آپ نے چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو بنایا۔ (دیوان حسان بن ثابت عربی ص ۱۳)  
اہل مدینہ اصحاب رسول عربی نے آپ کی تشریف آوری کا شکر ادا کرتے رہنا  
قیامت تک لازم قرار دیا۔ اہل مدینہ نے آپ کی تشریف آوری پر آپ کی بارگاہ میں  
نعتیہ کلام پیش کیا تھا۔ پڑھیے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	مَادِي لِيْلِهِ دَاعِي
أَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا	جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمَطَّاعِ
أَنْتَ شَرَقْتَ الْمَدِيْنَةَ	مَرْحَبًا يَا خَيْرَ آدَاعِ

ترجمہ : ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا وداع کی گھاٹیوں سے (آپ کی تشریف  
آوری کا) شکر ادا کرتے رہنا واجب ہے جب تک مانگنے والے اللہ سے مانگتے  
رہیں گے یعنی اے تشریف لانے والے عظیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے اندر تشریف  
لائے۔ آپ وہ دین لائے ہیں جو اطاعت کے قابل ہے۔

آپ نے (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ کو اپنے قدموں سے مشرف فرما دیا  
تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ بہترین دعوت دینے والے ہیں۔  
فضل و رحمت ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا :

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ

ترجمہ : تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان

کی سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (کنز الایمان)  
 تفسیر : معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نزول قرآن کی اور ربیع الاول کے  
 مہینے میں حضور کی ولادت و تشریف آوری کے شکر یہ میں خوشی منانا تمام دنیا کی نعمتوں  
 سے بہتر ہے۔

نعمت خداوندی کا خوب چرچا کرو :

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ -

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

﴿﴾ محسن کے احسانات کا بہ نیت شکر گزاری چرچا کرنا شرعاً محمود (اچھا) ہے۔  
 (تفسیر عثمانی دیوبندی)

علماء کرام اور اولیاء عظام کے راستہ پر چلو :

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اے اللہ! ہم کو سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ (سورۃ  
 الفاتحہ)

اللہ کا فرمان ہے۔ اُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے عثمانی دیوبندی  
 صاحب لکھتے ہیں جب بڑے اس (کسی عمل و حکم) کی تحقیق تسلیم کر لیں تو ان کے  
 موافق نقل کریں اور اس پر عمل کریں۔ (حاشیہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی، سورۃ النساء آیت: ۸۳)  
 علماء و فقہاء مرجع خلائق ہیں :

سعودی مطبوعہ تفسیر میں لکھا ہے اس سے مراد حکام و علماء و فقہاء کرام رحمۃ اللہ

علیہم ہیں کہ یہ بھی دینی امور میں حکام کی طرح یقیناً مرجع عوام ہیں۔ حاشیہ قرآن زیر آیت نمبر ۵۹ سورۃ النساء (طبع فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

علماء و فقہاء کی اطاعت واجب ہے:

مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں لکھتے ہیں حکم مانو عالم، فقیہیہ مرشد کامل، مجتہد کا یاد دنیاوی حکومت والے جیسے اسلامی سلطان اسلامی حکام لیکن دینی حکام کی اطاعت دنیاوی حکام پر بھی واجب ہوگی مگر ان دونوں کی اطاعت میں شرط یہ ہے کہ نص کے خلاف نہ حکم دیں۔ (تفسیر نور العرفان زیر آیت نمبر ۵۹: سورۃ النساء)

حاصل کلام :

مذکورہ بالا تفسیرات سے معلوم ہوا کہ محدثین مجتہدین فقہائے دین اولیاء اسلام والا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے کہ ہمیں ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے۔ اسی کے پیش نظر امت مسلمہ (اکابرین سلف و صالحین کی تحقیقات و فتاویٰ جات کے ساتھ ساتھ مؤرخین و سیاحین کی تحریرات) بشمول حرم کعبہ و حرم نبوی کے ائمہ کرام و خطباء و مدرسین کے بیانات بسلسلہ ثبوت محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے جا رہے ہیں بالخصوص مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں صدیوں سے جاری میلاد رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے تحقیقی دلائل و تاریخی حقائق کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔ (وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ)

آئیے حجاز مقدس عرب شریف مکہ مکرمہ مدینہ منورہ میں منعقد ہونے والی محافل میلاد رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز نورانی وجدانی تاریخی بیان و تذکرے پڑھئے۔

(۱) تیسری صدی میں تذکرے میلاد کے : صاحب تفسیر قرطبی فرماتے

ہیں کہ میں اور محدث بن اسماعیل بخاری ہم دونوں اپنے شیخ مکرم امام موسیٰ البرقی نوری کے ساتھ ۱۲ ربیع الاول شریف کو مکہ مکرمہ میں جائے ولادت سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جایا کرتے تھے، وہاں جھوم جھوم کر وعظ کرتے اس کی برکت سے کئی بار محفل پاک میں ہی صاحب میلاد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ (ذکر خیر الانام

ص ۲۳ مکتبہ سراج منیر طاہر سنزاردو بازار لاہور)

﴿﴾ امام موسیٰ برقی صاحب خزینۃ القرآن جو ایران سے جلوس لیکر مکان ولادت پر حاضر ہوتے تھے۔

## (۲) دارالمیلاد مکہ مکرمہ میں محفل میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم و یوم عید منانا

قال السخاوی : واما اهل مكة معدن الخير والبركة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الناس از، محل مولده وهو سوق الليل رجاء بلوغ كل منهم بذلك المقصد ويذيد اهتمامهم به على يوم العيد حتى قال ان يتخلف عنه احد من صالح وطالح ومقل وسعيد سيما الشريف صاحب الحجاز بدون توار وان حجاز قلت الان سيما الشريف لا بيان في ذلك المكان ولا في ذلك الذما فقال وجد دقايها وعلمها البرهاني الشافعي اطعام غالب الواردين وكثير من القاطنين المشاهدين فاخر الاطعمه والمحلوى ويمد للجمهور في منزله صبيحتها سماتا جامعاً جاء للكشف البلوى وتبعه ولده الجمال في ذلك۔ (المورد الروي في مولد النبي ص ۳۰، از محدث

کبیر ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۳ مطبوعہ مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور)

امت کے معروف و مسلمہ محدث علامہ امام سخاوی:

فرماتے ہیں: اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ تمام مکی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر حاضری دیتے ہیں تحقیق یہی ہے کہ جائے ولادت سوق اللیل میں یہی جگہ مبارک ہے۔ یوم عید کو اہل مکہ شریف اجتماعی طور پر خصوصی اہتمام کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ اس کی برکت سے حاجات بھر آتی ہیں۔

والی حجاز و قاضی برہانی :

شریف والی حجاز بڑی دھوم دھام و عقیدت و احترام سے مولد مبارک پر حاضر ہوتا ہے اب وہاں قاضی برہانی شافعی صاحب انتظام کرتے ہیں، محفل میلاد کے تمام حاضرین کو کھانا پیش کرنے کے بعد شرینی بھی تقسیم کرتے ہیں۔ (جراہم اللہ تعالیٰ فی الدارین)

محفل میلاد حل مشکلات ہے :

اہل مکہ مکرمہ ولادت باسعادت (۱۲ ربیع الاول) کو صبح ہی کو دعوت عام کا انتظام و اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ دعوت میلاد کی برکت سے مشکلات دور ہوتی ہیں اور قاضی شافعی صاحب کے صاحبزادہ صاحب بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔ (المورد الروی۔ ملخصاً ترجمہ مکمل ہوا)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

فوائد: معلوم ہوا ۱۲ ربیع الاول کو جشن میلاد کا اجتماع کرنا حاضرین کی دعوت کرنا، شرینی تقسیم کرنا، اور محفل میلاد کو حل مشکلات و باعث برکات سمجھنا اہل اسلام و بالخصوص اہل مکہ کا عقیدہ ہے جو ایک عظیم محدث کی مستند تحریر پر تنویر سے ثابت ہوا ہے۔

ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی تمام اہل اسلام کا خوشیاں منانا بالخصوص اہل حرمین الشریفین کا میلاد کا اجتماع کرنا

(۳) شیخ الاسلام و المسلمین محدث عظیم علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ  
الحمد لله رب العالمين قد بسط الكلام في ترغيب مولد النبي صلى الله عليه وسلم فلان ال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي صلى الله عليه وسلم ويفرحون بقدم هلال شهر ربيع الاول ويغتسلون ويلبسون بالثياب الفاخرة - (بيان المياد النبوي للمحدث ابن جوزي ص ۷۰)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔ اس کے بعد یہ تحقیقی و یقینی بات ہے کہ محفل میلاد انبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و جواز پر (متعدد علماء دین نے) بہت کچھ تحقیق سے لکھا ہے اور یہ عمل (میلاد شریف) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ، مصر، یمن، شام تمام عرب کے شہروں میں بلکہ مشرق سے لیکر مغرب تک ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں محافل میلاد کا سلسلہ جاری ہے۔ عام اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے ہیں۔ غسل کر کے سترے کپڑے زیب تن کر کے محفل میلاد شریف میں سماعت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔



لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

فائدہ : معلوم ہو اربع الاول کا چاند دیکھ کر (ماہ نور ماہ میلاد میں) خوشیاں مناتے ہوئے نعتیں و عظمت میلاد کے ترانے پڑھنا اہل اسلام کا قدیم طریقہ ہے۔ جو آج تک جاری ہے۔ کیا خوب کہا ہے۔

عید نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا

لب پہ خوشیوں کا ترانہ آگیا

شاد ہونٹوں پر ہے نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھ بخشش کا بہانہ آگیا

ہر ستارے میں بڑی ہے روشنی

ہر کلی کو مسکراتا آگیا

نعرہ صل علی کی دھوم ہے

وجد میں سارا زمانہ آگیا

پرچم دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلند

کفر کو گردن جھکانا آگیا

نیز یہ محفل میلاد ایک گروہ کی ایجاد نہیں (جیسا کہ وہابیہ کا اہل سنت پر الزام ہے) بلکہ یہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے علماء و مشائخ کا پسندیدہ عمل خیر ہے۔

معلوم ہوا کہ اس مقدس موضوع پر اہل قلم نے آج ہی قلم نہیں اٹھایا بلکہ

آٹھ سو سال قبل ہی بہت کچھ منظر عام پر آچکا تھا۔ لہذا ان روشن حقائق کے ہوتے

ہوئے اس کا انکار کرنا جہالت پر مبنی ہے۔ جو بقول علامہ ابن جوزی کہ یہ مجھ سے

بھی قبل کا عمل جاری ہے اور اس پر مجھ سے قبل کتب تحریر کی گئی ہیں۔ خیال رہے  
 محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۵۹۷ھ میں ہوا۔ آج ۱۴۳۳ھ ہے۔  
 معلوم ہوا محافل میلاد منانا اور اس پر کتب فضائل کا لکھا جانا تقریباً ۸۳۴ سال قبل  
 سے چلا آرہا ہے۔

مَا شَاءَ اللَّهُ لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

عالمی حقیقت..... انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا تاریخی فیصلہ :

لکھا ہے کہ عملاً پوری دنیائے اسلام میں اس روز میلاد کی خوشی اور مسرت کا  
 سماں ہوتا..... آج تمام اسلامی دنیا میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفقہ طور پر منایا  
 جاتا ہے۔ (مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور حکومت پاکستان صفحہ ۲۶-۸۲۴ جلد ۲۱)

مَا شَاءَ اللَّهُ لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یوم ولادت : ۱۲ ربیع الاول کو تعطیل کرنا (چھٹی کرنا) مدراس و جامعات میں یہ  
 ساتویں صدی میں جاری تھا جیسا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ (حسن المقصد)

معلوم ہوا..... کہ اسلام و پاکستان مکہ و مدینہ، مصر و یمن و شام کے تمام شہروں میں  
 محفل میلاد کا سلسلہ جاری ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی حکومتی سطح پر عید  
 میلاد کی سرکاری تعطیل ہوتی ہے۔ ۱۴۳۲ھ ہجری ۲۰۱۲ء میں پاکستان کے سابق وزیر  
 اعظم محمد یوسف رضا گیلانی نے دو چھٹیوں کا اعلان کیا تھا۔ بلکہ تحریک آزادی اولین  
 مجاہدین و قائدین اہل سنت و جماعت بریلوی تقسیم ہند سے قبل محفل میلاد و جلوس میں  
 شامل ہوتے تھے اور بعد میں بھی یہ سلسلہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ جو آج (۱۴۳۳ھ)  
 تک جاری و ساری ہے۔ (۱۱-۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ۴-۵ فروری ۲۰۱۲ء کو عام

تعطیل کا اعلان ہوا)

مَا شَاءَ اللَّهُ لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا مقبول زمانہ کلام .....

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا ﷺ کی دھوم  
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے  
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا  
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے  
مکہ مکرمہ میں ہفت روزہ محفل میلاد النبی ﷺ اور

### بارہ ربیع الاول کا سالانہ اجتماع

اہل مکہ شریف ہر سال جائے ولادت پہ حاضری دیتے ہیں بلکہ ہر سوموار کو  
وہاں محفل میلاد کا انعقاد ہوتا ہے۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ہر سال بارہ ربیع الاول کو بسلسلہ میلاد اجتماع  
ہوتا ہے جس میں علاقہ بھر کے علماء و فقہاء شامل ہوتے ہیں۔

مشعل بردار جلوس، علماء کرام کے خطابات و دستار بندی :

حرم مکہ کے چاروں مسالک کے قاضی (چیف جسٹس) صاحبان و گورنروں  
کا مشعل بردار جلوس ہوتا اور حاضرین کی کثیر تعداد کی وجہ سے مکان ولادت پر اجتماع  
گاہ کم محسوس ہوتی ہے اور پھر علماء کرام کے خطابات ہوتے ہیں آخر میں دعا ہوتی ہے  
اور واپسی پر حرم شریف میں حاضری کے وقت مکہ مکرمہ کی انتظامیہ اہل محفل کی دستار

بندی کرتی ہے۔ سبحان اللہ (الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام صفحہ ۵۶-۳۵۵-۱۹۶)

مطبوعہ مکتبہ عطیہ مکہ، از امام قطب الدین حنفی متوفی ۹۸۸ھ مدرس و امام حرم مکہ مکرمہ)

۵ وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں

﴿ فضیلت الشیخ مدرس حرم کعبۃ اللہ کی محفل میلاد کے استحسان پر ایک دلیل بحوالہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما :

ان المولد امر یستحسنہ العلماء المسلمون فی جمیع البلاد وجرى

به العمل فی کل صقع فهو مطلوب شرعا للقاعدة الماخوذة من حدیث

ابن مسعود الموقوف ماراه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وما راه

المسلمون قبیحا فهو عند الله قبیح۔ (اخرجه احمد)

(حول الاحتفال ص ۱۳ عربی، از فضیلت الشیخ دور حاضر کی عظیم علمی شخصیت سید محمد بن علوی مکی)

بیشک محفل میلاد کے انعقاد کو علماء کرام و اہل اسلام نے تمام اسلامی ممالک میں مستحسن

قرار دیا ہے اور علماء کرام کا یہ عمل (محفل میلاد کرنا) جواز کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے موقوف حدیث مروی ہے کہ جس عمل کو کامل مسلمان

اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے، جس کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے

ہاں بھی بُرا ہے۔ (روایت کیا اس کو امام احمد نے) آج کل یہ اہل اسلام کا سب سے

بڑا اجتماع قرار دیا گیا ہے۔ (محمد سرور عفی عنہ)

جائے ولادت پر فائوس بردار اجتماع اور اہل مکہ کا ہمیشہ کا عمل ہے:

اہل مکہ مکرمہ کا یہ ہمیشہ کا عمل ہے کہ مشائخ و اکابر علماء اور معزز شخصیات ہاتھوں

میں فانوس (شمعیں) اور چراغ لیکر مولد پاک (مکان ولادت) کی زیارت کو حاضر ہوتے ہیں۔ (فی رحاب بیت الحرام)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ  
یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعین :

شیخ محمد بن علوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں آپ کا ذکر میلاد ہر لمحہ ہر گھڑی کرنا ضروری ہے بلکہ آپ سے ہر آن تعلق رکھنا واجب ہے۔ ہاں ولادت کا بیان میلاد کے ماہ ربیع الاول کو خصوصی اہتمام سے کرنا جائز ہے کیونکہ یہ لوگوں کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب کرنا ہے، اور ان کے فیاض و شعور کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ تعلق نبوی کو مضبوط تر کرنا ہے۔ (حول الاحتفال بالمولد النبوی ص ۴)

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اُجالا کر دے

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کیا حرمین اور دیگر ممالک کے لاکھوں علماء اسلام گمراہ ہیں؟ منکرین اس کا جواب دیں۔

مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی کی نصیحت :

علامہ کیرانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجلس میلاد غیر شرعی حرکات سے خالی ہو اور روایات

صحیحہ سے ذکر میلاد ہو بعد میں شیرینی تقسیم ہو۔ ایسی محافل میلاد میں جانا صحیح ہے جس

تمام اہل اسلام کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی مقدس محفل میلاد میں ضرور حاضر ہوں۔

آنجل کے منکر میلاد کا کہانی کے مقلد ہیں۔ ان منکرین پر تعجب ہے جو ایک

فاکھانی کے مقلد بنتے ہوئے جلیل القدر محدثین و صالحین کو گمراہ کہتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) یعنی جو محفل میلاد کا انعقاد جائز رکھتے ہیں۔ پھر تو حریم الشریفین اور مصر، شام، یمن کے لاکھوں علماء اسلام گمراہی میں ہوئے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (تقریظ در منظم صفحہ ۱۳۶۔ از عبدالحق محدث الہ آبادی) (انوار ساطعہ علامہ عبداسماع انصاری)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

شیخ محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ کے قلم سے اہل مکہ کی محفل میلاد:

قارئین کرام گذشتہ صفحات میں شیخ قطب الدین کا بیان اہل مکہ کی محفل میلاد شریف کی رپورٹ میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسی سے ملتا جلتا بیان شیخ محمد بن جار اللہ نے بھی لکھا ہے..... آخر میں لکھا ہے کہ محفل میلاد کے انعقاد کے اختتام پر لوگ مقام ابراہیم پر اجتماعی دعا کرتے ہیں جس میں امیر مکہ مکرمہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ (الجامع اللطیف فی فضل مکہ و اہلہا بناء البيت الشریف)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اہل مکہ کا ہمیشہ میلاد منانا..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان

لاثنی عشر وهو المشهور وعليه اهل مكة في زيارتهم موضع مولده قال الطيبي في قوله اتفقوا على انه ولد يوم الاثنين ثاني عشر ربيع الاول انتهى بارهوي ربيع الاول كوزيارت :

بارهوي ربيع الاول تاريخ ولادت مشہور ہے اور اہل مکہ مکرمہ کا بھی اسی پر عمل و یقین

ہے وہ اسی تاریخ کو مقام ولادت رسول کریم کی اب تک زیارت کرتے ہیں۔  
 جناب طیبی کا (تحقیقی) بیان ہے کہ تمام مسلمانوں کا اسی تاریخ پر اتفاق ہے  
 کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ میں (شیخ  
 عبدالحق محدث دہلوی) کہتا ہوں کہ طیبی کی اس تحقیق پر ہمیں بھی اتفاق ہے۔ (ماثبت  
 بالسنة فی ایام السنة عربی اردو ص ۲۸۸)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

امام ابوالحسین ومیلادنا مہ حرمین..... نیز مکان جائے ولادت کو بوسہ  
 امام ابوالحسین محمد بن احمد بن جبیر اپنے مشہور تاریخی سفرنامہ میں لکھتے ہیں۔  
 کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف کے دن مکان ولادت کا دروازہ کھول دیا جاتا  
 ہے اور حاضرین بڑے اہتمام و ادب و احترام کے ساتھ جائے ولادت کی زیارت  
 کرتے ہیں۔ میں نے داخل ہو کر اپنے رخسار اس مقدس مٹی پر رکھ دیئے جسے  
 میرے آقائے مکہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہوا۔ (رحلۃ ابن  
 جبیر صفحہ ۹۱ و صفحہ ۱۲۶ بیروت از امام ابوالحسین محمد بن احمد المعروف ابن جبیر متوفی.....)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

فائدہ : معلوم ہوا تقریباً آٹھ صدیاں قبل سے یہ سلسلہ جاری ہے۔

ابن بطوطہ کے سفرنامہ ۷۲۸ء میں میلادنا مہ :

یوم میلاد کو قاضی مکہ مکرمہ شرفاء فقرا و خدام حرم کعبۃ اللہ کو کھانا پیش کرتے  
 ہیں، (اظہار خوشی کرتے ہیں) مزید فرماتے ہیں کہ مکہ شریف کے قاضی صاحب نجم  
 الدین محمد طبری بہت بڑے علامہ، عابد صالح و سخی انسان ہیں۔ (رحلۃ ابن بطوطہ)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

محفل میلاد پر اجماع ہو چکا ہے :

علماء عرب اور مصر، شام، روم، اندلس سب نے محفل میلاد کو اچھا قرار دیا

ہے۔ سلف سے اب تک اس پر اجماع ہو گیا ہے۔ جو چیز اجماع سے ثابت ہو وہ حق

ہوتی ہے۔ حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ (لا تجتمع امتی علی

ضلالة) میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ (الدرر السدیہ صفحہ ۱۵۔ الحدیث الصحیح

شیخ احمد بن زینی مکی از مکہ مکرمہ)

فتاویٰ علماء مدینہ منورہ (تیس علماء کی تصدیقات)

اعلم ان ما يضع من الوه ثم في المولد الشريف وقراته بحضرة المسلمين

وانفاق المال والقيام عند ذكر ولادة الرسول الامين ورش ماء

الورود واليقاد بالبحور وتزين المكان وقرارة شني من القرآن والصلوة على

النبي صلى الله عليه وسلم۔

جشن میلاد کا اہتمام! جان لو میلاد شریف میں جو بھی اعمال کئے جاتے ہیں یعنی

کھانا کھلانا وغیرہ کا اہتمام کرنا، جگہ کا سجانا، قیام کرنا، تلاوت قرآن کرنا صلوة و سلام

پڑھنا یہ بلاشبہ جائز و مستحسن و مستحب و باعث اجر و ثواب اعمال ہیں۔

مبکر میلاد کو سزا دیں :

اس کا انکار سوائے (غلط فتویٰ جڑنے اور) باتیں گھڑنے والے کے کوئی نہ کریگا۔

! سجادت کرنا! معلوم ہوا اہل سنت کا جھنڈے جھنڈیاں لگانا روشنی کرتے ہوئے رنگارنگ کی مرچیں لگانا صحیح

ہے، حضرات علماء مدینہ منورہ کا اسی پر جواز کا فتویٰ ہے۔ (الحمد للہ تعالیٰ) آمد رسول ﷺ پر جھنڈے لگانا یہ منشاء



بلکہ حاکم وقت کو چاہئے کہ اس (ذکر خیر سے روکنے والے فتنہ پرور) کو تعزیری سزا دے۔ (واللہ اعلم ورسول اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم) خیال رہے کہ مذکورہ فتویٰ پر تیس مفتیان مدینہ کے تصدیقی دستخطوں کی نقول موجود ہیں۔ (انوار ساطعہ از عبد السمیع صاحب، الارشاد الی مباحث المیلاد ص ۴۱)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ذکر میلاد و قیام پر مسالک اربعہ کا فتویٰ

قد اجمعت الامة المحمدية من اهل السنة وجماعة على استحسان القيام  
اجماع امت: (تفصیلی فتویٰ کا خلاصہ ترجمہ) یعنی امت محمدیہ اہل سنت و  
جماعت کا قیام میلاد کے استحسان پر اجماع ہے کیونکہ اس میں تعظیم و خوشی کا اظہار ہے۔

اسماء گرامی مفتیان مسالک اربعہ

امام مفتی شافعی عثمان حسن مقیم مسجد حرام مکہ مکرمہ

امام مفتی حنفی عبداللہ بن محمد مکہ مکرمہ

امام مفتی مالکیہ حسین بن ابراہیم مکہ مکرمہ

مفتی شافعیہ عمر بن ابوبکر مکہ مکرمہ

مفتی حنابلہ محمد بن یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہم) مکہ مکرمہ

محدث و مفسر قرآن مسجد حرام مکہ مکرمہ عبداللہ سراج (انوار ساطعہ ص ۵۰۷ تا ۵۰۵)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

خداوندی کے مطابق ہے خود خالق کائنات نے میلاد رسول کے موقع پر علم لگوائے تھے۔ (المولد النبوی محدث ابن جوزی ص ۵۱، الشمامہ ص ۹)

معزز قارئین کرام! حجاز مقدس (موجودہ سعودیہ) بالخصوص مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے علماء دین مفتیان شرع متین و چاروں مذاہب کے مفتیان و ائمہ حرم کے فتاویٰ جات و بیانات سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد کا انعقاد نہ صرف جائز ہے بلکہ باعث خیر و برکت اور اتباع علمائے حرمین طیبین ہے۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

علماء مکہ و مدینہ و چاروں مسالک کے امام

علماء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے فتاویٰ جات و حوالہ جات گذشتہ صفحات میں جو آپ پڑھ چکے ہیں نیز مذکورہ سطور میں جو اسماء گرامی ذکر کئے گئے ہیں، ان بیانات کی تحقیق بھی ہدیہ قارئین ہے۔

مولانا احمد سعید فقیہ و محدث دہلوی نے اپنے رسالہ میں (جو محبوب علی جعفری کا جواب ہے) علماء عرب شریف کے مفتیان مذاہب اربعہ کے فتاویٰ نقل فرمائے ہیں۔ علاوہ اس کے ”غایۃ الحرام“ مطبوعہ کلاں کوٹھی میں بھی درج ہیں۔ (انوار ساطعہ ص ۵۰۵)

ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے

حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض لوگ میلاد شریف کی محافل کے انعقاد میں اختلاف کرتے ہیں۔ (اس سلسلہ میں فیصلہ کن بات یہی ہے) کہ ہمارے واسطے اتباع حرمین الشریفین کافی ہے۔ (شائم امدادیہ ص ۵۰ مدنی کتب خانہ ملتان)

مزید تسلی کیلئے اصل کی طرف رجوع کریں۔ (شائم امدادیہ، فیصلہ مفت مسئلہ ص ۷۳)

﴿لمحہ فکریہ﴾ آجکل جو منکر عمرہ یا کام کے سلسلہ میں سعودیہ جاتے ہیں اور واپس آکر ہمیں ان کی اتباع کا رونا روتے ہیں۔ جی دیکھو وہاں یہ کام نہیں ہوتے ہم کیوں کریں وغیرہ وغیرہ ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

### مکہ شریف میں محفل میلاد اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ

فرماتے ہیں ایک روز میں مکہ معظمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائے ولادت (مکان شریف) پر حاضر تھا۔ حاضرین صلوٰۃ و سلام پیش کر رہے تھے، اور ذکر میلاد شروع تھا اور انوار ظاہر ہوتے دیکھے وہ نور فرشتوں کا تھا معلوم ہوا ایسی محافل میلاد پر مؤکل (فرشتے) مقرر ہوتے ہیں، اور انوار ملائکہ اور انوار رحمت ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ (فیوض الحرمین ص ۳۰۔ از حضرت شاہ ولی اللہ)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۴ وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں

آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلا تے ہیں

حرمین میں میلاد ہمیشہ سے ہو رہا ہے مفتی کا کوروی کا بیان

اہل حرم ہمیشہ مکان ولادت پر اور اہل مدینہ یہ متبرک محفل میلاد مسجد نبوی شریف

میں منعقد کرتے ہیں۔ اور دیگر ممالک اسلامیہ کے اہل اسلام ۱۲۔ ربیع الاول کو محفل

میلاد کے پروگرام کرتے ہیں۔ (تواریخ حبیب اللہ از مفتی عنایت احمد کوروی)

تمام اہل اسلام کو چاہئے کہ مجلس میلاد کا انعقاد کیا کریں ان محافل میں حاضر ہوا کریں۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

مسجد نبوی میں صاحب میلاد کے حضور کی محفل میلاد

صاحب در منظم فرماتے ہیں ہمارے شیخ طریقت پیر و مرشد عمدة المفسرین مولانا شاہ عبدالغنی قدس سرہ (در محفل مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم در مدینہ بتاریخ دو اوردھم ماہ ربیع الاول روز یک شنبہ ۱۲۸۷ھ در مسجد نبوی شدہ بود) فرماتے ہیں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو ہم اپنے پیر و مرشد عمدة المفسرین علامہ عبدالغنی کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شریک ہوئے جس میں متعدد علمائے کرام روضہ پاک کی طرف چہرے کر کے حاضر تھے۔ میلاد شریف کے عظیم الشان موضوع پر خطابات ہوئے۔ مسجد نبوی کی محفل میلاد کی کیفیات و برکات بیان نہیں ہو سکتی۔

(ملخصاً) الدر منظم فی بیان حکم مولانا النبی الاعظم۔ ص ۱۱۳ از شیخ العلماء عبدالحق محدث الہ آبادی خیال رہے کہ یہ تحقیقی کتاب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے حکم پر لکھی گئی تھی۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مسجد نبوی کے امام و خطیب کا میلاد نامہ :

(امام جعفر بن برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ) علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میلاد کے عنوان پر بہترین علمی کتاب تحریر فرمائی جس کا نام تہد الجواہر فی مولد النبی الازہر المعروف مولود برزنجی ہے۔ یہ تصنیف تالیف عالم اسلام خصوصاً عربوں

میں مقبول عام ہے۔ جو آج سے تقریباً ۲۳ سال قبل سرزمین مدینہ منورہ پر لکھی گئی۔ علامہ نبہانی نے فرمایا یہ مولود کی کتاب معروف اور بے مثال ہے۔ خیال رہے علامہ شیخ جعفر بن حسن مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیس سال سے زیادہ عرصہ مدینہ منورہ میں مفتی اور مسجد نبوی کے خطیب رہے۔ اور ۱۱۷۰ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ کتاب کے شروع میں فرماتے ہیں۔ (وانشر من قصہ المولد النبوی برودا حساباً عبقریة) یعنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر کی خوبصورت عبقری چادریں بچھاتا (کتاب لکھتا) ہوں۔ (عقد الجواہر ص ۱۲) آخر میں لکھا ہے (واغفر لنا سبہ ہذہ البرود المجرۃ المولودیة)

شہر مدینہ میں ۱۷۵ سالہ محفل میلاد و حالات قطب مدینہ ضیاء الدین فضیلۃ الشیخ سیدی و مرشدی قبلہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی گوجرانوالہ فرماتے ہیں قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی سیالکوٹ میں پیدا ہوئے مگر عشق مدینہ و صاحب مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت مدنی کہلائے۔ (حاضری مدینہ سے قبل دوران تعلیم) بریلی شریف حاضر ہوئے اور سند و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ پھر کئی سال آستانہ عالیہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پہ حاضری دی پھر مدینہ منورہ حاضر ہوئے سلطان عبدالمجید مرحوم شریف حجاز اور خاندان سعود کا دور دیکھا۔ آپ عرصہ دراز تک مسجد نبوی میں درس حدیث کے ساتھ ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل قائم کرتے رہے۔ مدینہ طیبہ میں محافل میلاد شریف کا انعقاد آپ کا عظیم ورثہ ہے جو آپ کی حیات مبارک میں شروع ہوا جو تا دم واپسی تک جاری رہا۔ اور

الحمد للہ اب تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ العزیز ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

(ضیائے مدینہ ص ۲۴۸)

یومیہ میلاد :

آپ قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً پچھتر سال مدینہ منورہ میں حاضر رہے ہر روز (یومیہ میلاد) محفل میلاد کا اہتمام کرتے تھے اور ۷۵ سال حاضری کے بعد ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ بروز جمعہ المبارک کو عین اذان جمعہ کے وقت انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں قدیم سیدہ زاہدہ خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرف روضہ پاک کے (سائے تلے) سامنے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آرام فرما ہو گئے۔

### محفل میلاد مدینہ بحوالہ شیخ الاسلام مفتی حرم

مفتی حرم نے اپنی کتاب میں میلاد شریف کی بے شمار برکتیں تحریر فرمائیں۔ اس سلسلہ میں چند علماء کرام و مشائخ عظام کے اقوال نقل کئے ہیں۔ راقم یہاں صرف ان کے اسماء گرامی لکھنے پر اکتفا کرتا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصری تابعی، حضرت جنید بغدادی، حضرت معروف کرخی، حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت امام محمد بن ادریس شافعی، حضرت سری سقطی، حضرت محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہم۔ (نعمت کبریٰ علی العالم صفحہ نمبر ۸-۹) کتاب شیخ الاسلام والمسلمین امام ابن حجر مکی مفتی اعظم حجاز نے مسجد الحرام مکہ مکرمہ میں لکھی۔

علامہ ابن حجر مکہ مکرمہ میں مفتی حجاز امام مسجد حرام تھے۔ (حوالہ تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۲) خیال رہے کہ ۳۴ سال مفتی و امام حرم رہنے کے بعد ۹۷۳ھ میں انتقال فرمایا اور جنت المعلىٰ مکہ مکرمہ میں دفن ہوئے۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

برصغیر میں ۱۹۳۵ء کا عظیم اجتماع

تمام بنی نوع انسان کو یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عید اتحاد کی اپیل اور امین مسجد حرم  
مکہ مکرمہ اور علامہ اقبال کی دستخطی تحریر

۲۲ مئی ۱۹۳۵ء کو اکابر اسلام نے نوع انسان کو دعوت اتحاد دیتے ہوئے تمام کائنات  
میں ۱۲ ربیع الاول ۱۹۵۴ء کو یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی اپیل کی۔ اس اپیل پر علامہ  
اقبال کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابرین کے دستخط تھے۔ مولانا امام عبدالظاہر امام و  
خطیب مسجد حرم مکہ معظمہ، امام عبدالرزاق امام مسجد حرم مکہ معظمہ مولانا عبید اللہ سندھی  
وہابی، علامہ سلیمان ندوی دیوبندی، امیر سعید الجزائر، رئیس جمعیت الخلفاء شام ان  
کے علاوہ اس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مصر، قاہرہ، شام، جنیوا، علی گڑھ، لاہور، مدراس  
، لندن، افغانستان، کابل، ہرات، بیت المقدس، ایران، پشاور وغیرہ سے کثیر تعداد  
میں علماء اور دانشوروں کا اجتماع ہوا اس میلاد پر وگرام کی تقریروں اپیلوں کا خلاصہ  
کچھ اس طرح ہے۔ کہ ہم نہایت ہی خلوص و احترام سے تمام بنی نوع انسان کو اس  
عید میلاد و اتحاد میں شریک ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ ج ۳، ص ۱۵،  
بحوالہ ماہنامہ نقوش لاہور ستمبر ۱۹۷۷ء کا اقبال نمبر ص ۴۹۳)

فائدہ : ان مندرجہ بالا اعلان سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ بارہ ربیع الاول ہی یوم عید  
میلاد و یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ آجکل کی اختراع نہیں ہے بلکہ  
سالہا سال سے یہ عمل جاری و ساری ہے۔ نیز اس مقدس محفل میلاد کی تائید و حمایت

حرم کعبہ کے دو اماموں اور ڈاکٹر محمد اقبال وغیرہ کے دستخطی تحریر سے ہوگئی۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مکہ مکرمہ میں دو روزہ میلاد کا نفرنس کی جھلکیاں

جلوس میلاد کا روح پرور منظر (رپورٹ ۱۹۱۷ء)

﴿﴾ گیارہ ربیع الاول کی مغرب تا بارہ ربیع الاول پروگرام ہوتا ہے۔

﴿﴾ اہل مکہ کو قاضی مکہ مکرمہ عید میلاد کی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

﴿﴾ حرم کعبہ سے لیکر مکان ولادت تک جلوس کا روح پرور منظر ہوتا ہے۔

﴿﴾ راستہ کے دونوں اطراف روشنی کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔

﴿﴾ اس دن تمام دفاتر و مدارس میں چھٹی ہوتی ہے۔

﴿﴾ اس میلاد (کانفرنس) پروگرام میں تلاوت و نعت ہوتی ہے۔

﴿﴾ متعدد حضرات نعتیہ قصائد پڑھتے ہیں۔

﴿﴾ اس عظیم الشان پروگرام میں شیخ فواد حاضر ہوتے ہیں اور خطاب کرتے ہیں۔

﴿﴾ قلعہ جیاد سے ترکی کی توپ خانہ میلاد کی خوشی میں ۲۱ توپوں کی سلامی پیش کرتا

ہے۔ اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوتا ہے۔

﴿﴾ اللہ کریم پھر وہ سرور بھرادن دکھائے۔ آمین ثم آمین بحرمت نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(ماہنامہ طریقت لاہور۔ جنوری ۱۹۱۷ء)

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ



ایک مسلمہ حقیقت : خیال رہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے اہل اسلام کا بارہ ربیع الاول کا جلوس و اجتماع، یہ دنیا کا سب سے بڑا اجتماع میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اجتماع ہے۔

## عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حکومت پاکستان

مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان بھی دیگر اسلامی ممالک کی طرح عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے والا ایک اسلامی ملک ہے۔ اس امر واقعہ سے اب کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ ”انسائیکلو پیڈیا آف اسلام“ کے حوالہ سے گذشتہ صفحہ پر گزرا ہے۔ نیز ہمارے ملک میں ۱۲ ربیع الاول کی سرکاری تعطیل ہوتی ہے۔ ہر سال ریڈیو، ٹیلی ویژن و قومی اخبارات اور رسائل میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و جلوس میلاد شریف کے خصوصی مضامین پیش کرتے ہیں اور حکومت پاکستان کی طرف سے توپوں کی سلامی پیش کی جاتی ہے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء میں وفاقی حکومت کی طرف سے ۳۱ توپوں، صوبائی حکومتوں کی طرف سے ۲۱-۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ (اخبار جنگ۔ ۱۸۱۷-۱۹۔ جون ۲۰۰۰ء)

﴿﴾ امسال ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ میں وزیراعظم سید یوسف رضا نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دن تعطیل عام کا اعلان کیا۔ (اخبار پریس نوٹ) نوٹ : آنکھوں دیکھے مناظر رقم کر رہا ہوں۔

ابوسعید محمد سرور عنی عنہ ۱۴۳۳ھ



## پیدائشِ مولا کی دھوم

بجواب نجدی پمفلٹ

”اسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### پیش لفظ

(مولانا محمد عبدالشکور گوندلوی فاضل جامعہ فاروقیہ رضویہ فاروق گنج گوجرانوالہ)

قارئین کرام! اس مکالمہ میں لفظ عید اور جلوس میلاد و جلسہائے و محافل میلاد کرنے کا جواز اور اس کا مستحسن ہونا اور ۱۲ تاریخ ولادت پر اتفاق و تاریخ ولادت پر اختلاف، بدعت کا معنی و مفہوم و بدعات و ہابیہ کا بیان، عید میلاد کے دن نماز عید کیوں نہیں وغیرہ اہم مضامین و سوالات کے مدلل تحقیقی و تاریخی حقائق کی روشنی میں جوابات لکھ کر قیمتی ذخیرہ پیش کر دیا ہے۔ نیز مخالفین کے مستند و مشہور علماء سے دلائل مہیا کر دیئے ہیں۔ انشاء اللہ ان حوالہ جات و دلائل کا جواب نہیں ہو سکتا۔ ادھر ادھر کی باتیں گھڑ کر جواب لکھنا جیسا کہ مخالفین کی عادت مشہور ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ باقی فاضل مصنف نے احقاقِ حق و ابطالِ باطل اور دھوکہ بازوں کے دھوکہ سے (جو اس فعل خیر کو بدعت سیئہ شرک (۱) وغیرہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں) غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کیلئے خوفِ طوالت کے پیش نظر مختصر و جامع کتابچہ مکالمہ کی صورت میں تحریر کر دیا ہے۔ اس سے قبل دوسو

(۱) فتویٰ شرک کی حقیقت ص ۲۶۵ - ۲۶۶ پر صراحتاً لکھیں۔

صفحات کی مدلل کتاب ”امام الانبیاء کی نماز“ المدد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے جواز پر بڑی تحقیقی کتاب و دیگر اشتہارات منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کتابچہ کے پہلے چار ایڈیشن شائع ہوئے اب پانچواں ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باعث تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے شرف قبولیت بخشے اور فاضل موصوف حضرت مولانا علامہ ابوسعید محمد سرور صاحب قادری گوندلوی کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ناشرین و معاونین کو اس کا بہتر صلہ نصیب فرمائے اور ان کیلئے ذریعہ نجات بنائے اور منکرین کیلئے ذریعہ ہدایت بنائے۔

آمین ثم آمین

دعا گو

ابوحسان حافظ عبدالشکور رضوی قادری گوندلوی



## پیدائش مولا کی دُھوم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (پ ۳۰) اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ (سورة الاحزاب آیت ۹) یاد کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کیلئے نعمت عظمیٰ ہیں۔ مذکورہ آیات میں نعمت کے ذکر کرنے کو فرمایا گیا ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ خوب چرچا کرو۔ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ آپ اللہ کی نعمت ہیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات سے اعلیٰ اور نعمت عظمیٰ ہیں۔ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر کو ولادت مناتے تھے، اور اللہ کے حضور اظہار شکر کرتے تھے۔ یعنی آپ ہر پیر کے دن روزہ رکھتے تھے، جب اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ذَلِكَ الْيَوْمُ وُلِدْتُ فِيهِ۔ یعنی اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم شریف) الحمد للہ..... اس سے یوم میلاد منانا ثابت ہوا۔

## آٹھ سو پندرہ سال قبل کی تقریر دلپذیر

(از حضرت علامہ جمال الدین محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

فی ترغیب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلان ال اهل  
الحرمین الشریفین والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من  
المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم ویفرحون بقدوم هلال شهر ربیع الاول — والامان فی  
البلاد والا مصار والسکون والقرار فی البيوت والدار ببرکة  
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم -

ترجمہ : میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور  
یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن تمام بلاد عرب اور  
مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں، اور ماہ ربیع الاول کا  
چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے ہیں..... متعدد میلاد کی برکات لکھنے کے بعد  
فرمایا: ایمان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل  
میلاد کی برکت سے رہتا ہے..... (یہ آپ نے اپنے دور کی بات لکھی ہے)  
(بیان المیلاد النبوی صفحہ ۵۷)

## پانچ سو سال قبل کا عظیم خطاب

(از علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ)

آپ فرماتے ہیں: ”کوئی گھریا مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف نہ منایا جاتا ہو مگر یہ فرشتے اس گھریا مسجد یا محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اہل خانہ پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ کریم اپنی رحمت و رضوان ان کے شامل حال کر دیتا ہے۔“ (نعمۃ الکبریٰ بحوالہ الوسائل فی شرح الشمائل سیوطی، محدث ابن حجر کی مفتی حرم شریف)

عید میلاد پر محدثین کا بیان :

امام احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۳۳ھ، علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی، علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ نے یہ دعائیہ بیان نقل فرمایا ہے۔  
فَرَحِمُ اللّٰهُ اِمْرًاۗءَ اتَّخَذَ لِيَاۗلِيْ شَهْرَ مَوْلِدِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا۔ (زرقانی شرح مواہب، ماہیت بالنسہ)

اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی کے ماہ میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح منائے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)  
مفسرین کا اعلان :

﴿﴾ امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ نے فرمایا: ”جو میلاد شریف کی محفل کرے

وہ شخص نہ محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔“ (نعمت الکبریٰ)

﴿﴾ امام سیوطی نے فرمایا : ”کہ نامور عالم اور فقہیہ اس روز میلاد کو عید کا دن کہتے

اور مدرسہ کے طلباء کو چھٹی کر دیتے تھے۔“ (حسن المقصد فی عمل المولد)

آپ یہ بات ۶۹۵ھ کی لکھتے ہیں۔

﴿﴾ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (مفسر قرآن) فرماتے ہیں : ”اہل اسلام ہر جگہ

ہمیشہ میلاد کا اہتمام کرتے ہیں۔“ (تفسیر روح البیان)

ۛ صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا

خدا اہل سنت کو آباد رکھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہوتا رہے گا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عام فہم و مدلل مکالمہ

(میلادِ نبوی و سنتی مکالمہ (کی طرز) پر جواب لکھا گیا ہے)

سُنّی : جناب! آج ڈیوٹی پر نہیں گئے۔

وہابی : آج تو (عید میلادِ نبوی کی) پورے ملک میں چھٹی ہے۔

سُنّی : ماشاء اللہ.... واقعی یہ ماہِ نور ربیع الاول کا مہینہ ہے.... اس کا چاند نظر آنے

کے ساتھ ہی عید میلادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکاری وغیر سرکاری غیر معمولی تیاری عروج پر

ہوتی ہے۔ آج ۱۲ ربیع الاول کو پورے طور پر ملک میں چھٹی ہے۔ سب اہل اسلام

خوش (۲) نظر آ رہے ہیں پھر تو آج تم بھی عید میلادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں و جلسوں میں

شامل ہوں گے۔

وہابی : جناب! کیسی بات کر رہے ہو (حیران ہو کر)؟

سُنّی : کیوں جناب کیا ہوا؟ جناب نے عید میلاد کے دن کی محفل میں شامل

نہیں ہوتا۔

۱۔ وہابی کی وجہ تسمیہ صفحہ ۱۶۷/۱۶۸ ملاحظہ فرمائیں۔ ۲۔ دیوبندیوں وہابیوں کے مشہور ہفت روزہ ”خدام

الدین“ لاہور ص ۲۰ ج ۱ شمارہ ۳۸ پر لکھا ہے... چاند نظر آتے ہیں جشن عید میلادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاریاں

عروج پر ہوتی ہیں۔ مساجد میں محافل ہوتی ہیں اور سیرت طیبہ کے جلسوں کا پروگرام ہوتا ہے۔

ع..... مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد



**وہابی :** عیدیں تو صرف اسلام میں دو ہی ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور دن کو عید کہنا جائز (و ثابت) نہیں ہے۔

**سُنّی :** جناب! یوم عید الفطر و عید الاضحیٰ کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ باقی جو تم نے صرف کہہ کر اس کے علاوہ کسی دن کو عید کا دن کہنے کا انکار کیا ہے؟ یہ غلط ہے۔

**ہر ماہ میں چار عیدیں :**

**وہابی :** کیا ان دو دنوں کے علاوہ بھی کسی دن کو لفظ عید سے تعبیر کر سکتے ہیں؟ یعنی

عید کا دن کہنا جائز ہے۔ اسلام میں تیسری عید (کا دن کہاں سے آیا) کہاں سے آئی؟

**سُنّی :** جی ہاں! قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ پڑھیے

قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔ ”تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا“ (پ ۷ سورۃ

المائدہ آیت: ۱۱۴) غور فرمائیے! قرآن پاک نے نزول کھانا کے دن کو عید کا دن

قرار دیا ہے اور اس اعتقاد کو برقرار رکھا ہے۔ یہ تو صرف جسمانی غذا (نعمت) کا ذکر

فرمایا گیا ہے لیکن جو سب سے بڑی نعمت بلکہ جان ہر نعمت قاسم نعمت آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ان کے یوم میلاد کو عید کا دن ہونے میں کیا شک ہے حدیث شریف میں ہے۔

مُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللَّهِ..... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔ (صحیح بخاری ص ۵۶۶ ج ۲)

﴿ جو خوش نصیب اس نعمت عظمیٰ کی ہمہ وقت زیارت کرتے تھے۔ بقول شاعر۔

صحابہ وہ صحابہ جن ہر صبح عید ہوتی تھی

خدا کا قرب حاصل، نبی کی دید ہوتی تھی

اس نعمت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کی مشکلات حل ہوتی ہیں۔

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال

ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

احادیث : ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا۔ ”إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ اجْعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ۔ یعنی بے شک اللہ

کریم نے مسلمانوں کیلئے اس (جمعۃ المبارک کے) دن کو عید کا دن بنایا ہے۔“ (ابن

ماجہ، مشکوٰۃ بحوالہ موطا امام مالک ص ۱۲۳)

﴿﴾ اسی طرح نزول آیت: ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ

بِعَمَلِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (پ ۶، سورۃ المائدہ) آج میں نے

تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے

اسلام کو دین پسند کیا“ کے دن اور جمعہ کے دن نازل ہونے کی وجہ سے اس دن کو

عیدین کہہ کر حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے یوم جمعۃ المبارک کو عید کا دن قرار دیا

ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

﴿﴾ جمعہ عید ہے..... (تفسیر عثمانی)

﴿﴾ اسی بات کو مولوی محمد صادق وہابی سیالکوٹی نے اپنی کتاب..... ”جمال

مصطفیٰ“ کے ص ۱۱۴ پر تحریر کر کے لکھا ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے دو عیدیں ثابت کر

دیں (یعنی یوم جمعہ و یوم عرفہ کو عید فرمایا) (ابن کثیر ص ۱۳ ج ۲)

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مومن کی پانچ عیدیں ہیں.... من جملہ ایک جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ (درۃ الناصحین، حصہ دوم ص ۵۲۸)

**فائدہ :** مندرجہ بالا حدیثوں سے ہر ماہ میں چار عید کے دن ثابت ہو گئے ہیں یعنی ہر اسلامی مہینے میں چار عید کے دن آتے ہیں۔ اسلام میں تیسری عید (تیسرا عید کا دن) کہاں سے آئی کا جواب اظہر من الشمس ہے۔ یہ جواب بڑا زبردست ہے..... غور کرو۔

ع..... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

مخالفین کے گھر کی شہادت

پانچ اور تیس عیدیں

قارئین کرام..... جیسا کہ بندہ نے اس سے قبل بھی دو حوالے مخالفین کے نقل کر دیئے ہیں۔ مزید تسلی کیلئے ملاحظہ ہوں۔

﴿﴾ جماعت اہل حدیث (نام نہاد) کے مستند علامہ حافظ روپڑی کے ترجمان

”تنظیم اہل حدیث“ لاہور ۱۹۶۳ء اور دیوبندیوں کے ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی

(جو ان کے شیخ المشائخ مولوی خان محمد کی سرپرستی میں نکلتا ہے) نے بھی لکھا ہے کہ

”مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔ (۱) جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ بروایت حضرت

انس رضی اللہ عنہ۔ ﴿﴾ حضرت علی سے بھی نقل کیا ہے کہ ہماری عید اس دن ہے جس

دن کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔“ (ہفت روزہ مذکورہ ۱۸ اپریل ۱۹۹۱ء جلد ۹، غنیۃ الطالبین حصہ دوم)

﴿﴾ وہابیوں کے ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے لکھا ہے۔

۴ زہے ماہ رمضان و ایام او

کہ چوں صبح عید است ہر شام او

اس حوالے میں تو وہابیہ نے ماہ رمضان کی ہر شام کو صبح عید قرار دے دیا ہے۔ کیوں

جناب تمہارے مولویوں نے تو کمال کر دیا کہ دو عیدوں کی بجائے تیس عیدیں بیان

کر ڈالیں۔ کیا اب سوال باقی ہے کہ "اسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی؟" عید

بقرہ اور عید الفطر کے علاوہ کسی دن کو عید کہنا جائز نہیں؟ امید ہے کہ تسلی ہوگئی ہوگی۔ یہ

مذکورہ خط کشیدہ سوال غلط ہے۔ مزید پڑھیے..... ایک وہابی لکھتا ہے۔

۴ مخلص آج یار دے میلاد والی عید اے

شادیاں تے لگی ہوئی دنیا دی دید اے

(توحیدی نعتیں ص ۱۱۔ مرتبہ و فرمائش کرنے والے وہابی)

﴿﴾ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ۱۹۵۷ء میں تو عین عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کر لیا

ہے۔ ایک نظم شائع کی گئی جس کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

خوشی ہے عید میلاد النبی کی

یہ اہل شوق کی خوش انتظامی

﴿﴾ ملاں احسان الہی ظہیر نے کہا: "مولد نبوی کی تعظیم اور اسے عید منانے کا بعض

۱۔ ہمارے ملک میں دیگر اسلامی تقریبات کی طرح یہ بھی ایک اسلامی تقریب ہی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شمار ہوتی

ہے۔ جس کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے اور اس دن چھٹی بھی مناتے ہیں اور علاوہ ازیں اس سال بھی ٹیلی ویژن پر بار

لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہو سکتا ہے۔“ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور)  
 دیکھا منکر نے کس طرح اقرار کیا ہے، یہ جو مولا کریم نے منکر کے منہ سے بعض  
 لوگوں کے ثواب ملنے کا اقرار کروایا ہے وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اہل سنت و  
 جماعت ہیں۔ عید میلاد النبی ہم منانے والے ہیں۔ الحمد للہ اس خیر و برکت کے بھی  
 ہم ہی مستحق ہیں۔ شیخ محمد بن علوی فرماتے ہیں: عید میلاد یہ بڑی عید ہے۔ (حاشیہ  
 مورود الروی)

## محدثین کا بیان اور عید میلاد

امام قسطلانی، علامہ عبدالباقی، زرقانی، عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے  
 مندرجہ ذیل دعائیہ بیان نقل فرمایا ہے۔

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر ماہ میلاد  
 کی راتوں کو عید کی طرح منائے۔“ لکھا ہے.....

لَيْلِي شَهْرٍ مُّوَلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا۔ (زرقانی شرح مواہب، ما ثبت بالنسب)

دقیقہ ۱۱۵) باریہ فقرہ دہرایا گیا تھا۔ ”عید آزادی پاکستان“ ☆ اسی طرح سعودی نجدی وہابی حکومت خود بھی اپنی حکومتی  
 سطح پر سالگرہ مناتی ہے اور ادھر سعودی حکومت اور نجدی ریاست کا سرکاری دن عید الوطنی منانے میں وہابی فرقہ  
 پاکستان میں مصروف تھا۔ ملخصاً (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ بحوالہ جنگ لاہور ۲۸ ستمبر،  
 روزنامہ پاکستان لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۹۱ء)

۲ محفل عید میلاد کو وہابیوں نے تسلیم کر لیا۔ دیکھئے حوالہ ص ۱۳۴

☆ دیوبندی مکتب فکر کے رسالہ ”خدام الدین“ نے لکھا ہے کہ ع... عید آزاداں شکوہ ملک ودیں (ص ۲۰ جلد ۲۱  
 شمارہ ۳) ☆ دیوبندیوں کی تنظیم ”سپاہ صحابہ“ کے مرکزی صدر نے اعلان کیا آج کا دن عید کا دن ہے۔ خیال رہے یوم  
 شہادت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سرکاری چھٹی کے موقع پر کہا تھا۔ (رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۱۴۱۳ھ)

عید میلاد پہ قربان ہوں ہماری عیدیں  
 کہ اسی عید کا صدقہ ہیں یہ ساری عیدیں  
 معلوم ہوا..... عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دنوں کے علاوہ اور دن کو لغوی معنی سے عید  
 (خوشی کا دن) کہنا جائز ہے۔ منکر کو اس پر منع کی دلیل کتاب و سنت سے پیش کرنی  
 چاہئے۔ کہ عیدین کے دنوں کے علاوہ اور دن کو عید کہنا لکھنا منع ہے۔

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا

### عید کا دن و نماز عید

وہابی : اچھا آپ بتائیے یہ جو تیسری عید کا دن تم بیان کرتے ہوئے اس دن عید  
 گاہ جا کر عید بھی ادا کرتے ہو نیز عید کے دن روزہ بھی منع ہے کیا تم تسلیم کرتے ہو؟  
 سننی : عید میلاد کی ہم نماز عید نہیں پڑھتے مگر توفیق الہی سے نوافل ادا کرتے،  
 خیرات و ذکر مصطفیٰ کی محفلیں کر کے مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

شاد ہونٹوں پہ ہے نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھ بخشش کا بہانہ آگیا

وہابی : باقی دو عیدوں کی نماز ہے اس کو تم عید کا دن کہتے ہو پھر نماز عید کیوں نہیں  
 ہے؟

سننی : اُن عیدوں کی نماز مع تکبیرات کا حکم شریعت میں (حدیث) موجود ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۱۶ ☆ مولوی اجمل لاہوری دیوبندی کا شائع کردہ رسالہ "فت روزہ" ترجمان اسلام" ماہ ربیع الاول  
 ۱۴۰۲ھ جلد ۲۸ میں لکھا ہے۔

یہ ہے یوم ولادت اس رسول پاک کا یارو بڑھایا مرتبہ جس نے فلک سے خاک کا یارو (صلی اللہ علیہ وسلم)

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۱۸)

## عید کا دن، نمازِ عید اور روزہ

نمازِ عید اور روزہ نہ رکھے گا حکمِ عیدِ الفطر اور عیدِ الاضحیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ان کے ساتھ ہو سکتا ہے کہ عید کا دن بھی ہو اور روزہ بھی جائز ہو اور نمازِ عید بھی نہ پڑھی جائے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک، مشکوٰۃ، تفسیر خازن۔ ابن کثیر و مخالفین کے حوالے سے جمعۃ المبارک کا دن اور گناہ سے بچنے کا دن حدیث سے عید کا دن ثابت ہو گیا، اس پر تم کبھی اعتراض نہیں کرتے حالانکہ اس دن نہ نمازِ عید تکبیرات کے ساتھ ہوتی ہے نہ بعدِ خطبہ عید اور روزہ بھی منع نہیں ہے۔ اگر بقول تمہارے جس دن کیلئے عرف میں عید کا لفظ استعمال کیا جائے اس دن نمازِ عید ہونی چاہئے کہ ماہِ رمضان کے تمام جمعۃ المبارک کے دن عید پڑھیں اور روزے ہڑپ کر لیا کریں۔ کیا اس دن نمازِ عید پڑھنا منع ہے کیوں نہیں پڑھتے؟ ہم اہل سنت و جماعت صرف یومِ میلاد کو خوشی کا دن سمجھتے ہوئے عید کا دن کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب کا جو سوال ہم پر ہے۔ ہمارا بھی وہی سوال تم پر ہے۔

عیدِ نبوی ﷺ کا زمانہ آگیا  
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آگیا

۱۔ لفظ عید عود سے بنا ہے بمعنی لوٹنا، بار بار آنا (خوشی کا) عیدیں بھی ہر سال آتیں ہیں۔ خوشی کے دن ہر مسلمان کیلئے ہیں۔ صرف عید کی نماز پڑھنے والے کیلئے ہی عید نہیں بلکہ جن پر عید کی نماز پڑھنی کسی خاص امر سے واجب نہیں ہوتی۔ ان کیلئے بھی عید (خوشی) کا دن ہے۔ اب ہر خوشی و عظمت و نزول برکت و نعمت والے دن کو عید کا دن کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ ص ۸۵۶ پر تفصیل بیان کر دی ہے۔ مزید وضاحت حدیث کی روشنی میں دیکھئے۔

حبیبِ حق ہیں خدا کی نعمتِ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

یہ فرمانِ مولا پر عمل ہے جو بزمِ مولدِ سجاد ہے ہیں

(مفتی احمد یار خاں نعیمی)

وہابی : کیا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہیں ثبوت ہے؟ یہ جو تم خوشی کرتے ہو۔

سننی : بفضلہ تعالیٰ ضرور ہے۔ یہ سن کر ہر مسلمان مسرور ہے جو نہ مانے وہ مقہور

ہے۔ سنئے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ہے، ولادت نبی کی خوشی کرنا (منانا) ذکر میلاد

رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کرنا باعث برکت ہے جو میلاد شریف کا بیان (جلسہ و

محفل) سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔ یہی بات تمہارے مجدد وہابیہ نواب صدیق

حسن خاں نے اپنی کتاب ”الشمامۃ العنبریہ“ کے ص ۱۴ پر لکھی ہے۔

”جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا

حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔“ (بلفظہ)

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اسی طرح جلیل القدر علماء کے علاوہ میلاد پاک کا ثبوت قرآن و حدیث

میں بار بار آیا ہے۔ ع ..... دیدہ گور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مزید تفصیل کیلئے کتب ملاحظہ فرمائیں۔ ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علماء اہل سنت و کتب

۱۔ جامع الآثار فی مولد النبی المختار از حافظ ناصر الدین دمشقی، جواہر البحار میں ذکر میلاد از علامہ یوسف بہانی

، میلاد النبی از علامہ ابن جوزی، المورد الروی از علامہ ملا علی قاری، ماہیت بالسنة ومدارج النبوت ج ۲ از شیخ

عبدالحق محدث دہلوی، الدر المنظم از محدث الہ آبادی، زرقانی شرح مواہب الدنیہ، نعمت کبریٰ از ابن حجر مکی

تذکرہ میلاد رسول (ترجمہ اردو) امام ابن کثیر، میلاد مصطفیٰ امام محمد بن علی ماکی، حسن المقصد فی عمل المولد از امام



محدثین و محققین کے چند دلائل گزرے، باقی آئندہ صفحات پر آرہے ہیں۔

﴿﴾ حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”جامع ترمذی“ میں باب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باندھا ہے۔

”اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو اس کی توفیق خیر عطا فرمائے کہ ہم ہر روز

ذکر میلاد شریف (جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد) کریں۔“

(الشمامۃ العنبر یہ فی مولد خیر البریہ ص ۱۰۵)

وہابی : پھر آپ ہی فرمائیے۔ یہ اختلاف و چیلنج کیسے؟ نیز ذرا تفصیلی ذکر میلاد کا ثبوت پیش کریں اور بتائیے مروجہ طریقہ سے (ہیت کذائیہ) کے ساتھ میلاد شریف کے جلسے و جلوس محفل وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

سننی : جناب یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ خوف طوالت کے پیش نظر صرف چند

حوالہ جات حاضر ہیں۔ باقی اختلافات و چیلنج بعد کی (وہابیہ دیانہ کی) باتیں

ہیں۔ آپ یقین سے مان لیں کہ اس کار خیر میں کوئی شک نہیں کیونکہ عید میلاد شریف

منانا شرک ہے نہ بدعت ہے۔ یہ تو..... وَذَكَرَهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ (پ ۱۱۳ القرآن) ان

کو اللہ کے دن یاد دلاؤ (یعنی ان کا ذکر کرتے رہیں)

(بعقبہ صد ۱۱۹) جلال الدین سیوطی، میلاد النبی علامہ سید احمد سعید کاظمی۔ جاء الحق حصہ اول از مفتی احمد یار خاں

، جشن میلاد النبی ناجائز کیوں از مولانا علامہ الحاج پیر ابو داؤد محمد صادق مدظلہ العالی گوجرانوالہ وغیرہ قارئین اس

موضوع پر عربی اردو منظوم منشور مختصر و تفصیلاً بہت سی کتب و رسائل موجود ہیں جن کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ

موضوع انتہائی وسیع اور کتابیں بے شمار ہیں۔ ۱۲۔ محمد سرور گوندلوی

ع..... سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تفسیر خازن، ابن جریر و مدارک وغیرہ میں حضرات صحابہ کرام و دیگر مفسرین فرماتے ہیں۔ ان دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ کریم نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے۔ اب اس وضاحت کے بعد یہ بات سمجھنے میں کوئی شک نہیں ہے کہ پیارے آقا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے دن کو یاد کرنا کتنا اعلیٰ عمل ہے۔ کیونکہ تاجدار مدینہ سرکار دو جہاں فخر مرسلان صلی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے..... ”مُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللَّهِ“

اللہ کی نعمت و رحمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ کی رحمت و نعمت (ملنے پر) خوشی کرنا حکم قرآن پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا  
اور اس کی رحمت (کے ملنے پر)  
چاہئے کہ خوشی کریں۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔ ”اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔“ (القرآن پ ۴)

پھر فرمایا:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ - اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو۔

پھر ناشکری و ناقدری کرنے والے بے دینوں کے رد میں فرمایا۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

كُفْرًا - اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔

ۛ اہل ایمان کی روح کی غذا ہے  
محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے

☆☆☆☆☆

ۛ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم  
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

### ذکرِ میلاد..... محدثین اور محققین کی نظر میں

﴿﴿﴾ میلاد شریف تمام اہل حرمین (مکہ و مدینہ والے) کرتے ہیں، ہمارے لئے  
اتباع اہل مکہ و مدینہ کافی ہے۔ (شائم امدادیہ)

﴿﴿﴾ امام محدث ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ جو آج سے آٹھ سو سولہ (۸۱۶) سال قبل  
ہوئے ہیں، فرماتے ہیں: تمام اہل مکہ و مدینہ، مصر، یمن، شام تمام بلاد (عرب کے  
تمام شہر) حتیٰ کہ مشرق و مغرب کے تمام اہل اسلام میلاد النبی ﷺ کی محفل ربیع  
الاول میں مناتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ (بیان میلاد النبوی)

﴿﴿﴾ اسی طرح محدث ملا علی قاری: آپ نے بھی متعدد بلاد عرب کا ذکر فرمایا ہے۔  
(المورود الروی فی مولد نبوی)

﴿﴿﴾ میلاد شریف (مروجہ) کے بارے میں حاجی امد اللہ مہاجر مکی (متوفی ۱۳۱۰ھ)

۱۔ (۱) علامہ ذہبی فرماتے ہیں علوم القرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ فن حدیث میں بہت بڑے حافظ  
تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ) اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ آپ بڑے اولیاء کبار میں سے تھے اور عظیم محدث ہیں۔  
غیر مقلدین و ہابیہ کو بھی آپ علمی و تحقیقی شخصیت کا اعتراف ہے، لکھتے ہیں آپ چھٹی صدی کے عظیم و جلیل محدث

فرماتے ہیں: مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میلاد میں لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

﴿ امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۲۳ھ)، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ، علامہ زرقانی، امام عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، محدث زرقانی، امام ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ، محدث کبیر ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، علامہ ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ شاہ عبدالرحیم متوفی ۱۲۳۱ھ، امام ابن کثیر متوفی ۷۷۷ھ، مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی متوفی بارہویں صدی ہجری، امام داؤد، علامہ نبہانی، حافظ ناصر الدین دمشقی متوفی ۸۲۲ھ، حافظ عبدالرحیم بن حسین مصری متوفی ۸۰۸ھ، علامہ محمد بن

وخطیب تھے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان مسلمان ہوئے۔ (ماہنامہ الاسلام دہلی) (۲) اشرف علی تھانوی نے آپ کو مجدد و محقق لکھا ہے۔ (الافاضات الیومیہ) غیر مقلدین و ہابیوں نے آپ کو آسمان ملت پر دین و ہدیٰ کے درخشندہ ستارے اور امت کو فسق و فجور سے بچانے والے لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ سے لاکھوں بندگان خدا نے راہ مستقیم حاصل کی۔ (الاعتصام ص ۳-۱۹۵۶ء) (۳) آپ کو اہل حدیثوں نے خاتم الحدیث لکھا ہے، اور آسمان علم کے مہر و ماہ کا لقب دیا ہے۔ (الاعتصام وغیرہ) (۴) وہابی عالم لکھتا ہے۔ کہ آپ صاحب علم و فضل و خدمت علم حدیث کرنے والے اور صاحب کمالات، ظاہری و باطنی تھے۔ (تاریخ اہل حدیث)

(۵) علامہ محدث قسطلانی کی کتاب مواہب الدنیہ کی روایات غیر مقلدین نے اپنی کتب میں بطور استدلال و مستند سمجھ کر درج کی ہیں۔ دنیا اسلام میں آپ کا شمار محدثین و محققین کبار میں ہوتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ آپ کی تصنیف و المواہب الدنیہ ہے جو اپنے باب میں لامتناہی ہے (بوستان محدثین) (۶) آپ کو وہابیوں کے رسالہ الاعتصام نے لکھا ہے کہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ بھی تھے آپ خاتمہ الحفظ، علوم حدیثیہ و تاریخ میں بڑے کمال تھے۔ (تاریخ اہل حدیث)

(باقی ص ۱۲)

علوی مالکی مکی، حافظ محمد عبدالرحمن المعروف حافظ سخاوی متوفی ۹۱۲ھ، حافظ وجہ الدین ایشانی متوفی ۹۴۴ھ، علامہ محدث حلب متوفی ۱۰۲۴ھ رحمۃ اللہ علیہم تمام محدثین و محققین علماء اسلام محفل میلاد کے قائل و مشتاق نظر آتے ہیں۔ اب انصاف کریں حق کس طرف ہے؟ صداقت کس طرف ہے۔ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۔ (القرآن) ﴿﴾ جسے کامل مسلمان اچھا سمجھیں وہ کام اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (الحديث) مزید جناب اپنے بڑوں کی بھی خبر لیجئے کم از کم ان پر ہی یقین کر لیجئے۔ ﴿﴾ جناب کے مجدد صدیق حسن نے لکھا ہے۔ ذکر میلاد شریف ہر روز کریں۔ (الشمامۃ العنبریہ) کتاب بذی صفر ۱۱۵ تا ۱۱۸ پڑھیے۔

ع ..... شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے ان کی بات

وہابی : جناب جب اللہ نے اور اس کے رسول پاک نے جلسہ میلاد کرنے یوم میلاد

- (۷) وہابیوں اور دیوبندیوں کے علماء آپ کو عظیم و جلیل محدثین میں شمار کرتے ہیں۔ (محمد سرور گوندلوی)
- (۸) علامہ ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۴ھ) اہل حدیثوں وہابیوں نے آپ کو مکہ شریف میں مفتی حجاز مرحوم لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (تاریخ اہل حدیث حاشیہ)
- (۹) محدث ملا علی قاری آپ محتاج تعارف نہیں ہیں، احادیث کی جرح و تعدیل میں آپ کے کارنامے سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سرفراز احمد دیوبندی لکھتا ہے آپ یگانہ روزگار فہمیہ و محدث تھے۔ (تبریز النواظر)
- (۱۰) غیر مقلدین کے جید عالم میر سیالکوٹی نے آپ کو عالم، عامل، صاحب کرامت ولی اور نامور بزرگ لکھا ہے۔ (تاریخ اہل حدیث) (۱۱) حافظ عماد الدین ابن کثیر آپ محتاج تعارف نہیں ہیں۔ مشہور تفسیر ابن کثیر آپ ہی کی تصنیف ہے۔ غیر مقلدین کے مسلمہ مفسر و محدث ہیں۔ (۱۲) مشہور تفسیر روح البیان آپ کی خدمت قرآن و خدمت اسلام محبت رسول پاک ہونے کا ثبوت ہے۔ (۱۳) باقی آخر الذکر علماء اسلام بھی بلاشبہ جلیل القدر محدثین و محققین میں سے ہیں۔ (رحمۃ اللہ علیہم)
- محمد سرور عفی عنہ

منانے کا حکم نہ دیا تو یہ اللہ اور رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ یہ تقدم منع ہے اور یہ کام بدعت ہے۔ ناجائز ہے۔ کل بدعت ضلالة و کل ضلالة فی النار (الحدیث) سننی : عنادی اور ضدی شخص کا علاج نہیں باقی ہم عید میلاد النبی یعنی ولادت نبی کی خوشی کرنا، ذکر میلاد شریف کرنا، اس کا ثبوت کتاب و سنت و علماء اسلام سے پیش کر چکے ہیں۔ اگر قرآنی حکم سے کسی کام کے کرنے میں آگے بڑھنے کا یہی مطلب ہے جو آپ نے سمجھا ہے یعنی ہیئت کذائیہ کے ساتھ ذکر میلاد کرنے کا حکم نہیں ہے؟ یہ تقدم منع ہے۔ تو کیا کسی کام کو حرام شرک و بدعت قرار دینے میں تقدم منع نہیں ہے؟ جب ان افعال کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک و حرام نہیں قرار دیا جبکہ ایسے ذیشان کام کرنے کا حکم قرآن و حدیث میں موجود ہے بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعین یوم کے ساتھ یوم میلاد کو منایا ہے۔ (دیکھئے مشکوٰۃ بحوالہ مسلم شریف) ہفت روزہ ”اہل حدیث“ لاہور ۱۹۸۱ء۔

دوسری گزارش ہے کہ اس کی اصل تو ثابت و ذکر خیر ہونا یقینی بات ہے۔ باقی اگر تعین ایام و نام ہیئت کذائیہ کے بدلنے سے تقدم لازم ہے اور وہ کام بدعت سیہ ہو کر گمراہی کی طرف لے جاتا ہے پھر مندرجہ ذیل تفصیل پڑھ کر فیصلہ کر لیجئے۔

## ”بدعاتِ وہابیہ“

تو پھر جناب کے گروہ وہابیہ دیابنہ کے مخصوص پروگرام کے تحت ان کے سالانہ جلسے، جلوس، میلاد، ربوہ، سالانہ میلاد النبی کانفرنس، مشن میلاد النبی، سیرت النبی کانفرنس، سید البشر کانفرنس، ناموس رسالت و عظمت صحابہ کے سالانہ جلسے، اہل

حدیث کانفرنس، شہدائے اہل حدیث کانفرنس، شیخ جمیل الرحمن و علامہ احسان الہی ظہیر کانفرنس، ۱۲ ربیع الاول کو سالانہ سیرت النبی کانفرنس، یوم صدیق و عمر (رضی اللہ عنہما) میلاد ابن یزدانی، یوم میلاد و قائد اعظم و قیام پاکستان، ختم قرآن و ختم بخاری کے جلسے، اتحاد و تحفظ حرمین کے نام نہاد جلوس، جلوس کی شکل میں یزدانی کی قبر پر جانا، فاتحہ خوانی کرنا، صد سالہ جشن دیوبند منانا، تعین یوم کرنا، ایام منانے کے حکومت سے مطالبے کرنا، مروجہ طریقہ سے قرآن خوانی کرنا اور تقریروں کی تاریخیں مقرر کرنا، مقررین کو پیسے دینا، تمہارے علماء کا صرف تقریر کے بعد پیسے وصول کرنا، جلسوں میں جھنڈیاں، جھنڈے، بینرز اور اشتہارات لگانا، چراغاں کرنا، جلسوں میں فوٹو بازی کرنا، علماء کیلئے اسٹیج سجانا، جلوس کی شکل میں علماء کا استقبال کرنا، موجودہ نصاب پڑھانا، تقسیم انعامات کے جلسے، قرآن مجید کے اعراب، ترتیب، کتب حدیث، جشن نزول قرآن کے رمضان شریف میں جلسے کرنا، محرابیں اور مساجد کے گنبد بنانا، اماموں اور حافظوں کی تنخواہیں مقرر کرنا، مسجد و مدارس میں تعلیم کے نصاب کی درجہ بندی کرنا وغیرہ وغیرہ..... کس دلیل شرعی سے جائز ہے، کونسی قرآن کی آیت اور حدیث رسول پاک سے یہ سب کچھ جائز ہے اور ثواب و سنت ہے۔

آہ..... اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد روا ہے

ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے

۱۔ عید آزادی پر تم برابر شریک ہوتے ہو۔ ۲۔ نواب صدیق حسن نے کتاب الدوالدوا میں متعدد ختم لکھیں ہیں۔ ۳۔ مذکورہ بالا مندرجات بدعات و ہابیہ دیانہ کے حوالہ جات محفوظ ہیں۔ (محمد سرور)

دیوبندیوں کی نام نہاد تنظیم ”سپاہ صحابہ“ کا یکم محرم کو یوم فاروق اعظم اور ۲۲ جمادی الاخریٰ کو یوم صدیق اکبر منانے اور یوم وصال پر زور و شور سے جلوس نکالنے کا علی الاعلان اہتمام کرنا، بذریعہ اشتہارات و اپنے ماہنامہ رسائل میں اعلان کرنا اور میلاد النبی کے جلوس کو جائز اور شمولیت کو تسلیم کرنا یہ سب کچھ جائز اور کارِ ثواب ہے تو پھر اصولی و بنیادی طور پر میلاد شریف وغیرہ اہل سنت و جماعت کے معمولات کو بدعت و ناجائز قرار دینے کا کیا جواز ہے؟ اور ان میں وجہ فرق کیا ہے؟

بندہ نے جو کچھ بدعات و ہابیہ کی سرخی سے لیکر خط کشیدہ صفحہ کی سطر تک لکھا ہے جس اصول و ہابیہ سے یہ سب کچھ جائز ہے تو پھر برادران اسلام اہل سنت و جماعت (بریلوی) حضرات کے امور خیر بدعت سنیہ کیوں؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد  
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وہابی : اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم وہابی دیوبندی حضرات بھی بدعات میں مبتلا ہیں، کیونکہ میلاد شریف کے جلسے جلوس و وہابیہ کے مذکورہ کاموں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی ایک بات ذہن میں آئی ہے، کیا جو سارے مسلمان اس کو غلط کہتے ہیں، کیا وہ غلطی پر ہیں۔ اس سلسلہ میں ذرا وضاحت کریں۔

سننی : جناب کچھ تو مان ہی گئے۔ باقی اب یہ تمہارا پہلا کام و ذمہ یہ ہے کہ ان

۱۔ مزید بدعات و ہابیہ کی تفصیلات اور باطل نظریات و خرافات پڑھنے کیلئے مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے بدعات اہل حدیث اشعبار، تحقیق اہل حدیث، دیوبندی حقائق اول دوم، دورنگی توحید مصنفہ حضرت العلام مجاہد ملت الحاج علامہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ گوجرانوالہ حاصل کریں۔



بدعات کے خلاف نعرہ لگاؤ مذکورہ صفحات والے کام بند کراؤ۔ دوم یہ تیرے ذہن میں جو یہ بات آئی ہے یہ سب ذہنی اختراع ہے کہ سارے مسلمان غلط کہتے ہیں۔

یاد رکھو!..... صرف گروہ وہابیہ ہی اسے غلط کہتا ہے۔ باقی ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کتاب و سنت کی روشنی میں واضح کر دیا ہے نیز یہ بتا دیا ہے کہ تمام علماء امت و اہل حرمین و بلاد عرب میں میلاد معروف ہے۔ علماء و محققین و محدثین و مفسرین نے اپنی اپنی کتب میں تفصیل لکھی ہے۔ ہمیں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے سعادت دارین حاصل کرنی چاہئے کیونکہ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے۔

مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ لَهُ

جس کو کامل مسلمان اچھا سمجھیں وہ کام اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

(تفسیر کبیر، مرقات، کتاب الروح، ریاض النظرہ، مستدرک حاکم، مؤطا امام محمد)

ہے متاع دنیا و دین ہے شہ لولاک کی محفل

بڑی ایماں افزا ہے شہ لولاک کی محفل

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

وہابی : یہ لوگ گذشتہ صفحہ (کی بدعات وہابیہ) والے سب کام کرنے کے باوجود کیوں نہیں مانتے؟

سُنی : جناب! ہی تو مخالفین کی حمایت کر رہے ہیں اور حزب الشیطان میں شامل

لہ نسائی شریف

ہو رہے ہیں۔ یہی تو بات میں سمجھا رہا ہوں کہ منکرین کا انکار نہ دیکھیں انہی کے متعلق تو یہ کہا گیا ہے کہ ۷

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں  
مگر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد آئے تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے

## ۱۲۔ ولادت پر اتفاق..... متعدد حوالہ جات

وہابی: خدا کی قدرت کہ آج تک اتفاق نہیں ہو سکا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی صحیح تاریخ کیا ہے جبکہ وفات کی تاریخ پر اتفاق ہے (سب متفق ہیں)

سُنی: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم کے صدقہ پاک سے علماء اسلام نے تاریخ ولادت پر اتفاق نقل فرمایا ہے۔ پڑھیے..... صحیح روایت ۱۲ ربیع الاول کی منقول ہے جیسے حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ نے سند صحیح کے ساتھ مصنف میں روایت فرمایا۔ کہ حضرت جابر بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت عام فیل میں سوموار کے دن بارہویں ربیع الاول کو ہوئی۔ (بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ج ۳، البدایہ والنہایہ ج ۲، بیان میلاد النبی ابن جوزی، تلخیص مستدرک) بعد کے کسی بھی مؤرخ کا کوئی قول یا ظن اس کے بالمقابل لائق التفات نہیں ہو سکتا کیونکہ یہی بارہ کی روایت صحیح ہے۔

﴿محدث ابن جوزی فرماتے ہیں: یہی اصح ہے کہ بارہ کو ولادت ہوئی۔﴾

﴿﴾ فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ نے ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔

﴿﴾ اسی طرح ملاں مودودی جماعت اسلامی کے آقائے بھی حضرت ابن عباس و

حضرت جابر سے بارہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

﴿﴾ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب سیرت ابن اسحاق میں کی ہے اور

جمہور اہل علم میں بھی یہی بارہ تاریخ ہی مشہور ہے۔

﴿﴾ مؤرخ طبری جلد ۲، ابن خلدون نے بھی ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔ (جلد ۲)

﴿﴾ سیرت ابن ہشام میں بھی ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔

﴿﴾ علامہ ابن اسحاق نے مغازی میں بارہ تاریخ لکھی ہے۔

﴿﴾ النعمۃ الکبریٰ علی العالم ابن حجر مکی، سیرت حلبیہ ج ۱، دلائل النبوة، بیہقی ج ۱،

معارض النبوت جلد ۱، شواہد النبوت علامہ جامی، المورود الروی ملا علی قاری، مواہب

الدنیہ علامہ قسطلانی، مدارج النبوت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

﴿﴾ ڈاکٹر محمد یمانی نے اپنی کتاب میں ۱۲ تاریخ ولادت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (کتاب

اپنی اولاد کو محبت رسول کا درس دو) مذکورہ کتاب کو سعودی عرب کی وزارت علام کی

طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ علامہ عبدالقدوس ہاشمی جو علم تقویم کے ماہر تھے

انہوں نے بھی صحیح تاریخ ۱۲ ہی لکھی ہے۔ (تقویم تاریخ)

﴿﴾ ڈاکٹر محمد اقبال مفکر پاکستان نے فرمایا تھا کہ مبلغ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ تاریخ کو پیدا

ہوئے۔

## ۱۲ تاریخ ولادت..... مخالفین کی نظر میں

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ بارہ تاریخ پر اہل مکہ کا عمل ہے۔

﴿﴾ طبیبی نے فرمایا: بروز پیر ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ بالاتفاق جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے۔ (الشمامۃ العنبریہ)

﴿﴾ مولوی مودودی کا فتویٰ گذر گیا۔

﴿﴾ مولوی سلمان ندوی نے ۱۲ ہی ولادت لکھی ہے۔ (سیرت رحمت عالم ص ۹۳)

﴿﴾ مفتی احتشام الحق تھانوی نے بھی ۱۲ ہی لکھی ہے ﴿﴾ مفتی محمد شفیع دیوبندی نے بھی ۱۲ تاریخ ولادت لکھی ہے۔ (سیرت خاتم الانبیاء)

﴿﴾ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔ (نشر الطیب)

﴿﴾ مولوی محمد ابراہیم میرسیالکوٹی وہابی نے ۱۲ ہی لکھی ہے۔ (تاریخ نبوی، سید الکوئین)

﴿﴾ قاری محمد طیب دیوبندی (خطبات، ہفت روزہ خدام الدین مارچ ۱۹۷۷ء)

﴿﴾ شیعوں کے ملاں نے لکھا ہے کہ ۱۲ کو پیدا ہوئے۔ (کلینی اصول کافی جلا العیون)

﴿﴾ مولوی عنایت اللہ نے بھی بارہویں ربیع الاول ہی لکھی ہے، نیز یہ بھی لکھا ہے

۱۔ اب پاکستان و دیگر اسلامی ممالک میں ۱۲ کو بھی ولادت منایا جاتا ہے۔

۲۔ سیرت خاتم الانبیاء (مؤلف علیہ السلام) میں اس کے علاوہ تو تاریخ کو غیر معتبر کہا ہے۔

کہ یہی عمل اہل مکہ و مدینہ کا بھی ہے۔ (تواریخ حبیب الہ)  
 ﴿﴾ مولوی اسماعیل سلفی نے ۱۲ تاریخ لکھی ہے۔ (فتاویٰ سلفیہ)  
 ﴿﴾ درود شریف کی برکات (ص ۳۱) پر مولوی ارسلان دیوبندی بارہ تاریخ تحریر  
 کی ہے۔

بارہویں ماہ ربیع الاول رات سوموار نورانی  
 فضل کنوں تشریف لیا یا پاک حبیب حقانی

(اکرام محمدی ص ۲۷۰ مولوی عبدالستار وہابی)

## تاریخ ولادت پر ایک سوال

معلوم ہوا..... حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ۱۲ کو ولادت باسعادت  
 ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تابعین، مفسرین محدثین، علماء امت مورخین نے بھی ۱۲ کو ہی  
 یوم ولادت قرار دیا ہے۔ سلف و صالحین سے بھی یہ ثابت ہے۔ قدیم دور سے ۱۲ کو  
 میلاد شریف کا ذکر کرنا پایا جاتا ہے۔ کیوں جناب! ۱۲ ولادت پر اتفاق کا ثبوت نظر  
 آیا؟ مگر..... دیدہ گور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

اب جناب! نے ثابت کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس آیت میں جان بوجہ کر اپنے  
 بندوں کو ایک دن پر متفق نہ ہونے دیا، کا ذکر فرمایا ہے۔ (جو سلفی پمفلٹ میں لکھا گیا  
 ہے) یہ تم ہرگز نہیں ثابت کر سکتے۔ کچھ خوف خدا کرو۔ (هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ)  
 باقی تاریخ وفات پر بھی مورخین کا سخت اختلاف ہے۔ تسلی کیلئے پڑھئے۔ سیرت

النبی از مولوی شبلی۔ مختصر سیرت الرسول۔ قصص القرآن حفیظ الرحمن وغیرہ وغیرہ  
مذکورہ کتب تمہارے علماء کی تصانیف ہیں دیگر وفا الوفا، الروض الالنف ج ۲، البدایہ  
والنہایہ۔ وغیرہ ملاحظہ کریں۔

وہابی : جناب یہ تاریخ کا ایک موضوع ہے۔ اس میں جھگڑا کرنے کا کیا فائدہ  
ہے؟

سُنی : میں تو یہی بار بار کہتا ہوں کہ حقائق کو مانو جھگڑالوں نہ بنو۔ منکر و ضدی کا کوئی  
علاج نہیں ہے۔ سوائے حق قبول کرنے کے۔ مگر

ہیں سعادۃ بروز باز و نیست

تانه بخشند خدائے بخشندہ

عدم جواز کا معیار

وہابی : ایک بات ضرور ہے کہ جدید تحقیق میں صحیح تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول  
ہے تفصیل کتب میں موجود ہے؟

سُنی : شکر ہے جدید (بدعتی) تحقیق مان گئے ہو۔ اب فیصلہ خود کر لو کہ امت محمدیہ  
میں ہو یا خارج اسلام ہو کیونکہ جناب سلفی نے تسلیم کر لیا ہے۔ (مکالمہ کا ص ۱۲ ملاحظہ  
کریں۔)

کہ اللہ نے امت محمدیہ کو ایک دن پر متفق نہیں کیا نیز لکھا ہے تاریخ پر بحث  
(تحقیق) فضول ہے اس کا تعلق ایمانیات سے نہیں ہے۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ ایک

دن پر متفق نہیں کیا، لہذا جناب تم نے جو ۹ تاریخ صحیح بیان کی ہے۔ یہ تحقیق بھی فضول کی گئی ہے۔ اور جس طرح بقول تمہارے اللہ نے ایک دن پر متفق نہیں کیا تو پھر اب تم بتاؤ صحیح تاریخ ولادت ۹ ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے قرآن کی کوئی آیت پیش کرتے ہو؟ اگر ہے تو پھر تم بد قسمت ہو یا پھر امت محمدیہ سے باہر کیونکہ تم اختلاف میں امت کی خوش قسمتی سمجھ بیٹھے ہو۔ بقول تمہارے نیز یہ بھی بتائیے کہ کیا جس کی تاریخ میں اختلاف ہو وہ کام ناجائز ہوتا ہے؟ کیا عدم جواز کا یہ معیار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر سکتے ہو؟ اگر ہمت ہے تو ایک ہی حدیث پیش کر دو۔

### محفل عید میلاد کو وہابیوں نے تسلیم کر لیا

ہفت روزہ "الاعتصام" ۱۴۰۳ھ ۷ ربیع الاول کے شمارے میں لکھا ہے کہ ★ پس مولود کی مجلسوں (جلسوں) کا اصل مقصد یہ ہونا تھا کہ ان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح حالات زندگی سنائے جاتے۔ لوگوں کو اتباع کی دعوت دی جاتی..... اگر ایسا ہوتا تو ظاہر ہے کہ ان مجالس (جلسوں) سے بڑھ کر مسلمانوں کیلئے سعادت کو نین کا ذریعہ اور کیا تھا؟

﴿﴾ بہر حال مولود کی مجلس اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک دینی عمل ہے۔

خیال رہے : اس کے ہم (اہل سنت و جماعت) قائل ہیں فیشنی اور خلاف شرع حرکات جو بعض شہروں یا نوجوان کرتے ہیں۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

﴿﴾ ربیع الثانی کے شمارے میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا اصل کام یہ ہے کہ وہ صرف ایک

دن میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا کر فارغ ہو جانے کی بجائے اپنی پوری زندگی کو آپ کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے کی فکر کریں۔

ہم (اہل سنت و جماعت بریلوی) کو اس سے اتفاق ہے آپ بھی ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشتہار شائع کر کے صحیح حالات زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کریں۔

## مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہابی : اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک گروہ نبی کی وفات کا قائل نہیں ہوگا۔  
 سننی : اگر گروہ سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں تو پھر جھوٹ اور بہتانِ عظیم ہے۔  
 ہم اہل سنت و جماعت حضرات صحابہ کرام والا مذہب رکھتے ہیں۔ ہم حضرت محمد مصطفیٰ تاجدار جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بعد از وفات کے قائل ہیں۔ اس پر زبردست دلائل موجود ہیں۔

(۱) فرمایا امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے: ”اللہ نے نبیوں کے جسم کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اسے رزق دیا جاتا ہے“۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ، نشر الطیب)

(۲) دوسری روایت میں فرمایا: جو بندہ (میرا امتی) درود پڑھتا ہے خواہ وہ کوئی کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور کی وفات کے بعد، فرمایا بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ (اللہ کا نبی زندہ ہے) (جلا الافہام عربی ص ۴۰، ۶۳۔ ابن قیم جوزی امام الوہابیہ۔ اردو



ترجمہ جو پیش کیا گیا ہے وہ قاضی سلیمان منصور پوری کا کیا ہوا ہے (احادیث کتب صحاح کی کی ابن ماجہ وغیرہ میں بھی موجود ہیں۔

(۳) مجدد وہابیہ علامہ صدیق الحسن خاں نے اپنی کتاب الشمامۃ العنبر یہ کے ص ۵۲ پر لکھا ہے۔ ”آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اس کے اذان و اقامت کے ساتھ۔ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ - بلفظہ“

نیز لکھا ہے کہ آپ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ امت کیلئے استغفار کرتے ہیں۔

حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں، وہ نمازیں پڑھتے ہیں اپنی قبور میں۔ یہ احادیث شفاء السقام، جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شرح الصدور علامہ محدث جلال الدین سیوطی کے علاوہ متعدد کتب محدثین میں نقل کی گئی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر چند حوالے حاضر کر دیئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

مسئلہ حیات النبی پر قرآن و حدیث کے متعدد حوالے موجود ہیں۔ اہل ایمان کیلئے

۱۔ حافظ منذری فرماتے ہیں کہ اسنادہ جید یعنی اس کی سند جید اور کھری عمدہ ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس

کے راوی ثقہ ہیں۔ (ترجمان السنہ ج ۳۔ المعذب ج ۲)

۲۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس حدیث کی امام بیہقی نے تصحیح کی ہے۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں سند کے سب راوی ثقہ

ہیں۔ علامہ عزیزی، ملا علی قاری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ غیر مقلدین کے پیشوا قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ

حدیث صحیح ہے۔ (تحفۃ الزا کرین) (فتح الباری ج ۲، مجمع الزوائد، السراج المنیر ج ۲، مرقات ج ۲)

مذکورہ چند حوالے ہی کافی ہیں مگر اس کے باوجود وہابیہ دیا بنہ کے ملاں اسمعیل قتل نے لکھا ہے۔ ”نبی بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہے۔“ (تفویہ الایمان) اور اس کے ہم مسلک بھائی ڈاکٹر عثمانی شیطانی نے لکھا ہے کہ ”نبی کا جسم تو مدینہ کی قبر میں ہے ہی نہیں“۔ (معاذ اللہ)

خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے

خصوصاً وہابیہ کی اس وبا سے

وہابی : معلوم ہوا..... تم وفات کے قائل ہو (اگرچہ اب حیات النبی کے) پھر وفات کیوں نہیں مناتے ولادت کی خوشی کرتے ہو بار بار وفات کا غم کیوں نہیں کرتے۔ کیا یہ تمہارے عقیدہ پر ضرب کاری ہے؟

سُنی : جناب نعمت کی خوشی کرنا شرعاً ہمیشہ اور بار بار کرنا محبوب ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم و حدیث شریف میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ کچھ قدرے پڑھے صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۲۔ پر لیکن وفات کا غم (سوگ) تین دن کے بعد کرنا (منانا) قطعاً جائز نہیں مگر افسوس تم پر اور تمہارے علماء نجدیہ پر کہ اس قانون شرعی کے ہوتے ہوئے بھی جگہ جگہ اعتراض کرتے پھرتے ہیں، جبکہ یہ (قانون) حدیث کی کتب میں موجود ہے۔ اس لئے تین دن کے بعد سوگ جائز نہیں۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نعمت خدا کی خوشی قیامت تک ہوتی رہے گی۔

﴿ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ : فرماتے ہیں قواعد شرعیہ کے مطابق ماہ ربیع الاول

میں اظہار خوشی کرنا مستحب ہے نہ کہ آپ کی وفات پر اظہار غم کرنا۔ (الحاوی للفتاویٰ)  
 باقی تم بتاؤ تم اپنی تحقیق کے مطابق ۱۲ اوقات کو (ربیع الاول کو) جلسے کرتے ہو اور اپنے  
 بڑوں کی دن مناتے ہو۔ کیا اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے، کیا صحابہ کرام  
 سے ایسا کرنا ثابت ہے۔ نیز ص ۱۲۵ والی بدعات کا کیا جواز ہے؟ تاملو الناس  
 بالبر و تنسون انفسهم۔ کیا یہ اللہ و رسول پر تقدم نہیں ہے کچھ فکر کرو کیونکہ اگر

ع..... ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

وہابی : یہ تو واقعی تقریر صحیح ہے۔ آپ کی بات تحقیقی ہے۔ نیز جو تم نے ص ۱۲۵ پر  
 بدعات فضولیات وہابیہ کا مفصل بیان لکھا ہے۔ صحیح ہے یہ تو ہم زیادتی کرتے ہیں۔  
 جبکہ یہ کام صحابہ کرام نے نہیں کئے۔ ان کا ذکر قرآن پاک میں نہیں آیا پھر ہمیں نہیں  
 کرنے چاہئیں۔

سُنّی : اللہ تعالیٰ تجھ کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وہابی : بعض میلادی کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ محبت سے ہوتا ہے۔ اگر یہ محبت کی  
 علامت ہے تو ہمیں زیادہ محبت ہے یا صحابہ کو زیادہ محبت تھی۔ ان سے میلاد کے جلسے  
 ثابت نہیں ہیں۔

سُنّی : پھر وہی ضد اور جاہلانہ سوال کر دیا۔ جناب اس کا ثبوت تو خود نبی پاک  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ملتا ہے۔ ذکر میلاد النبی کا کون انکار کر سکتا ہے۔ علماء امت  
 نے اس موضوع پر بہت لکھا ہے جیسا کہ گذرا ص ۱۱۶ پر (ملاحظہ کریں)

باقی تم جو کہہ رہے ہو (بدعات و فضولیات) کیا تم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم و عمل صحابہ سے دکھا سکتے ہو؟ کیا تم کو صحابہ سے زیادہ محبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ کیا صحابہ کرام کو اپنے مسلمان بھائیوں (شہداء) سے محبت نہ تھی؟

۹۔ دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سر اسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

عید میلادِ کرمس کی نقالی ہے اور تشبہ بقوم فهو منهم کا جواب

وہابی : عیسائی اپنے نبی کی کرمس کرتے ہیں تم ان کی ریس (نقل) کرتے ہو؟

جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔ (الحدیث)

سُنی : جناب آپ کا خیال غلط ہے۔ اہل سنت و جماعت کرمس کی نقالی نہیں کرتے

بلکہ اسلامی ماحول میں عظمتِ مصطفیٰ، آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کرتے ہیں خوشی کا اظہار

کرتے ہیں۔ جیسا کہ ص ۱۲۲-۱۲۳ پر مدلل گزرا۔ ایک بار ضرور پڑھیے۔ انشاء اللہ

مفید ثابت ہوگا۔ باقی رہی بات تشبیہ والی یہ تمہاری سوچ غلط ہے، جب ہم اس میں

اسلام و پیغمبر اسلام کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو مخالفت ہو جاتی ہے۔

دیکھو عاشورہ کا روزہ اب بھی جائز ہے۔ حالانکہ یہود مدینہ یہ روزہ رکھتے

تھے۔ مسلمانوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا ہے یعنی مشابہت کے خوف سے نیکی بند نہ کی

جائے گی۔

خیال رہے : کفار و غیرہ سے ہر تشبیہ برا نہیں بلکہ بُری باتوں میں یا ان چیزوں میں

تشبیہ حرام ہے جسے اسلام نے ان کا قومی یا مذہبی نشان قرار دیا ہو۔ (اور ہم بھی اس طرح کریں) نیز تشبیہ اور اشتراک میں بڑا فرق ہے۔ دیکھو، اہجر می تک ہمارے آقا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن ایک ہی روزہ رکھا اس روزے کو حرام نہ کہا۔ دوم تھوڑے فرق سے تشبہ اٹھ جاتا ہے بظاہر اشتراک اگرچہ رہے تشبہ کے بہانے عبادت بند نہ کرو اب تم ہزار ایسے مذہبی کام کر رہے ہو غیر مسلم بھی مذہبی سمجھ کر کرتے ہیں۔ کیا تم اپنی عبادت بند کر دو گے؟ نجدی مولوی اس کو غیر مسلموں کے تہواروں سے تشبہ دیکر گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ غیر مسلموں کی لمبی لمبی ناف رسیدہ داڑھیوں سے متاثر ہو کر تم نے بھی رکھ لی ہیں؟ وہ بھی سالانہ دن عید مناتے ہیں مسلمانوں نے بھی شروع کر دیئے۔

وہابی : اچھا اگر یہ کرسمس کی نقالی نہیں ہے تو پھر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ان بزرگوں سے بھی کم ہے۔ جن کے تم یوم میلاد یا اعراس مناتے ہو و دیگر انبیاء کرام کے ایام پیدائش کہاں گئے؟

سُنّی : جناب! ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی اللہ روح اللہ مانتے ہیں کیا تم نہیں مانتے۔ ہم ان کی شان بزرگوں سے کم نہیں بلکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر سے بھی زیادہ مانتے ہیں۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

ہ خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اگر تم بھی مانتے ہو تو پھر حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے نام پر سیرت عیسیٰ کانفرنس سالانہ کیوں نہیں کرتے؟ یوم صدیق و عظمت صحابہ و اہل بیت شہدائے اہل حدیث کے جلسے کرتے ہو کیا حضرت عیسیٰ کی شان ان سے کم ہے، بتاؤ حضرت عیسیٰ و آدم کے اجلاس کہاں گئے۔ شہدائے اہل حدیث کانفرنس کرتے ہو، شہدائے صحابہ کے اجلاس کہاں گئے۔

۴ افسوس کہ تم کو حقیقت کا کچھ بھی اثر نہیں

الزام مجھ کو دیتے ہو اپنی خبر نہیں

وہابی : ایک بات ضرور ہے اگر یہ ایام و میلاد کے جلسے و اعراس اولیاء جائز ہوتے تو نبی پاک صحابہ کرام کو ترغیب ضرور دیتے حالانکہ ایسا نہیں ہے؟

سُنّی : قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت ہے۔ مزید اس کا جواب ص ۱۲۱۱۲

پر پڑھیے کیونکہ ..... حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

خوشبو نہ آسکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

وہابی : خوشی کرنا اور خوشی منانا اور ہے؟ (فرق ہے)

سُنّی : جناب! یہ فرق قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ خوشی کرنا جائز ہے، خوشی

منا حرام ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ

ع ..... جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تم ہر سال جشن نزول قرآن و دیگر ایام وغیرہ کرتے ہو کیا یہ منانا بدعت نہیں ہیں۔

وہابی : یہ تمہاری سب باتیں ماحول کی پیداوار ہیں انگریز نے سکھائی ہیں کہ جلسے،

جلوس جتنے مرضی کرنا۔ اسلام کی شوکت جلوس نکالنے سے نہیں ہے؟ یہ غیر مسلموں کی نقالی ہے۔ اسلام کی شوکت و فلاح احکامات پر عمل کرنے سے ہے۔

سُنّی : جناب.... یہ تو ٹھیک ہے کہ احکامات پر عمل کرنا فلاح دارین ہے مگر جس عمل خیر (میلااد) کو تم بدعت کہہ رہے ہو اگر صاحب میلااد حضرت محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان وہ ہیں جہان کی جان ہے تو جہان ہے

باقی ان کو مذکورہ محفل میلااد وغیرہ امور خیر کو تم بدعتیں اور انگریز کی نقالی کہہ کر روکنے کی ناکام کوشش کر رہے ہو۔ یہ سوچ ہی غلط ہے، اگر اہل سنت و جماعت کے جلسے جلوس و محافل انگریزوں کی تعلیم و نقالی ہے۔ تو جناب کے اکابرین و قائدین و ملان حضرات سب ہی بدعتی ہیں اور انگریز کی نقالی ہیں نیز انگریز منکر رسول ہے یہ گستاخ رسول پاک ﷺ ہیں۔ مگر ہم تو ہر اسٹیج پر اعلان کرتے ہیں۔

رسول اللہ پہ صدقے جان ہماری یہ فانی زندگی قربان ہماری (ﷺ)

وہابی : میلاادی حضرات و عید میلااد النبی کو منانے کی دلیل ابو لہب کا واقعہ (کہ

ابولہب آپ کی پیدائش پر لونڈی کو آزاد کیا ہے) پیش کرتے ہیں جس کا مطلب ہوا

عید میلااد النبی سنت ابوہبی ہے۔ معاذ اللہ (پمفلٹ ص ۱۱)

سُننی : جناب.... نے تخفیف عذاب ابولہب کا واقعہ جو صحیح بخاری شریف میں اور عینی شرح بخاری میں ہے۔ یہ منظر دیکھنے والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ سب ہضم کر لیا نیز جو اس واقعہ سے شروع میں شارحین نے جو کچھ لکھا ہے وہ شیر مادر سمجھ کر پی لیا اور غلط نتیجہ نکال کر پیش کر دیا۔ یہ سب گندی ذہنیت کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولہب کی سنت سمجھ کر یا اس واقعہ کو بنیاد بنا کر میلاد کا جلسہ نہیں کرتا۔ بلکہ تائیداً پیش کیا جاتا ہے وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ جلیل القدر علماء و محدثین اسلام کے حوالہ سے اگر بیان کرنا غلط ہے۔ سنت ابولہب ہے اسلام کے خلاف ہے تو پھر محدث قسطلانی، جلال الدین سیوطی، ابن جوزی، محدث ملا علی قاری محدث زرقانی، حافظ شمس الدین، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی، امام ابن حجر، ابن جزری، امام قرطبی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہم، مختصر سیرت الرسول از عبد اللہ بن محمد عبد الوہاب پر کیا فتویٰ ہے؟ اگر ہم پر فتویٰ لگاتے ہو تو مذکورہ بالا محدثین و محققین رحمۃ اللہ علیہم کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں کیونکہ مذکورہ جلیل القدر علماء امت نے اس واقعہ کو (محفل میلاد کے موضوع پر لکھتے ہوئے) خندہ پیشانی سے اپنی کتب میں نقل فرمایا ہے۔ اس سے اظہار مسرت کرنا دلیل بنایا ہے۔ باقی احباب اہل سنت و جماعت تو ذکر آمد رسول خدا کرنا سنت خدا و سنت صحابہ و عمل اولیاء و عظام سمجھتے ہوئے کرتے ہیں۔

۱۔ مذکورہ محدثین کا مقام ص ۱۲۲ تا ۱۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ جسے شوق ہوا اپنے بڑے کی عربی کتاب کا حصہ دوم ص ۱۳ پڑھ لیں۔



حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم  
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

وہابی : یہ بھی عام دنوں کی طرح ایک دن ہے۔ اسلام میں اس کی خاص اہمیت  
نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ اس کو عام دنوں کی طرح گزارتے تھے۔

سُنی : کچھ دن ابھی کتب احادیث کا مطالعہ کرو اور کتب شروح حدیث و کتب  
محدثین پڑھنے کے بعد جن کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ میلاد شریف کے دن کی اہمیت کا پتہ  
خود بخود چل جائے گا۔ لعلکم تعقلون۔

### وہابیوں کی بدعت کی خانہ ساز تعریف

وہابی : جن ایام یا بدعات کو آپ اہل حدیث کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ وہ  
ہیں تو غلط مگر بدعت نہیں کیونکہ ہر نیا کام بدعت نہیں ہوتا وہ (کل بدعة ضلالہ)  
گمراہی نہیں ہیں۔ ﴿﴾ دین کے اندر کسی نئے کام کا اضافہ بدعت ضلالہ ہے۔

﴿﴾ بدعت وہ ہے جو نیک نیتی سے کام کیا جائے مگر قرون ثلاثہ میں اس کا وجود نہ ہو

﴿﴾ عمل غلط ہو سنت کے مطابق نہ ہو بدعت اور رسم میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دنیاوی

ضروریات اور رسومات بدعت کے زمرے سے باہر ہیں۔ یہ فضولیات کی قبیل سے

ہیں..... بدعت وہ جس کا تصور دینی ہو اور ثواب کی امید ہو۔ نیکی کا کام سمجھ کر کرنا اور

نہ کرنے پر گناہ کا خیال ہونہ کرنے والے کیلئے ایمان کا مسئلہ بنا دیا جائے۔ یہی

تصورات تم میلادیوں کے ہیں لہذا یہ بدعت ضلالہ ہے۔ (خلاصہ پمفلٹ سلفی وہابی)

سُننی : جناب..... بدعت کے معنی ہی نیا کام ہے۔ قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہے۔ باقی ہر نیا کام بدعت سنیہ نہیں ہے۔ ہم دین کے اندر کوئی نیا فرض واجب نہیں ثابت کر رہے بلکہ قرآن و حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں۔ صرف ہیئت کذائے میں کچھ فرق ہے۔ اس امر مستحسن کی اصل ثابت ہے۔ دین کے اندر (یعنی منصوص دین میں) اضافہ بدعت سنیہ، منع ہے۔

احداث فی الدین فی العقیدہ، منع ہے۔ احداث للدين جائز ہے۔ دین کیلئے اچھا کام جاری کرنا حدیث سے ثابت ہے اس کا بہت اجر ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ) جسے کامل مسلمان اچھا جانے وہ کام بھی اچھا ہوتا ہے۔ (کتاب الروح)

باقی قرون ثلاثہ کے کام نہ تو سنت ہیں اور نہ ہی اس کے بعد بدعت سنیہ ہیں۔ اگر یہی بنیاد بدعت ہونے نہ ہونے کی ہے۔ جو تم نے بیان کی ہے تو یہ سارے امور جن کو آپ دن رات ثواب جان کر کرتے ہیں یہ کیوں بدعت نہیں۔ حالانکہ یہ سب نوا ایجاد اور قرون ثلاثہ کے بعد کے ہیں اور کئی کام قرون ثلاثہ کے اندر مسلمانوں سے خلاف شریعت ہوتے رہے ہیں۔ کیا وہ سب سنت ٹھہرے گئے؟ (فرقے پیدا ہو گئے تھے)

ہم اہل سنت و جماعت جلسہ میلاد وغیرہ کو باعث برکت سمجھتے ہیں۔ اگر کسی مجبوری کی بنا پر کوئی اس میں شامل نہ ہو۔ اسے نہ گستاخ کہتے ہیں نہ ایمان کا مسئلہ بناتے ہیں۔ ہاں جو امور خیر کو بُرا کہہ کر انکار کریں اور رو کے اور ذکر میلاد پر خوش نہ ہو وہ

مسلمان نہیں ہے۔ (دیکھئے حوالہ مجدد اہل حدیث کا صفحہ ۱۲۴ پر)

سوال : جناب تم جو کر رہے ہو جن کا ذکر ص ۱۲۵ پر ہے۔ ایک بار پڑھ لیں، کیا گناہ اور غلط سمجھ کر جان بوجھ کر کرتے ہو؟ یا فضولیات میں لگے ہو۔ کیا اسراف و رسمیں کرنا جائز ہیں؟ اگر اچھا اور ثواب کی امید پر کرتے ہو تو یہ بدعات ہیں۔ لہذا تم یہ کام کر کے گمراہ ٹھہرے۔ لہذا تم اپنے وضع کردہ اصول کے مطابق مسلمان بھی نہیں رہتے۔ اگر دینی تصور اور ثواب و نیکی (کا جز یہ کار فرما) سمجھ کر کرتے ہو تو یہ فضولیات کی قبیل سے (اسراف) ہے۔ یہ رسومات ہیں جو بدعات سے زیادہ خطرناک ہیں اور ایسا کرنا گمراہی ہے، فضول خرچی و شیطانی کام ہیں۔ کیا ایسا کرنے کا تم کو اسلام حکم دیتا ہے؟

۵ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے

دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھئے

نماز مغرب کے تین فرض کی بجائے چار

وہابی : نیک نیتی کے ساتھ عمل کا نیک ہونا بھی ضروری ہے مثلاً ایک آدمی خلوص کے جذبے سے سرشار ہو کر مغرب کی نماز تین فرض پڑھنے کی بجائے چار فرض پڑھ لیتا ہے، ہم کہیں گے تو نے نماز برباد کر دی۔ اس کا کوئی ثواب نہیں۔ ثواب تو اسی عمل کا ہے جو سنت نبوی کے مطابق ہو۔

خیال رہے : ایسا اخلاص و جذبہ توجہالت کا (جو میلادیوں نے سمجھ لیا ہے) پیدا کرتا ہے۔

سُننی : یہ ایک دھوکہ ہے جو تم نے نماز مغرب کے فرضوں کے اضافہ کے پردہ میں امت کو دیکر لاکھوں خیر و برکت کے کاموں (اعمال) سے روکنے کی کوشش کر رہے ہو، حالانکہ تم لوگ (ص ۱۲۵) والے تمام امور ثواب سمجھ کر رہے ہو۔

ع ..... شرم تم کو مگر نہیں آتی؟

کیا اس غلط قیاس کے مطابق اگر کوئی جذبہ محبت سے سرشار ہو کر نماز فجر کی قرأت میں ایک سو سے زیادہ آیات پڑھ لے۔ ایک سورت کے ساتھ دوسری سورت مکمل پڑھ لیں۔ اسی طرح ظہر و عصر میں جن سورۃ کے پڑھنے کا ذکر آیا ہے اس کے ساتھ کوئی سورت اور پڑھ لے۔ اسی طرح عشاء و جمعہ کی نماز میں وہ وتروں کی رکعتوں میں ایک ایک سورت پڑھنے کی بجائے دو پڑھ لے کیا تم کہو گے کہ یہ صحیح مرفوع مشہور متواتر حدیث سے سب کچھ ثابت کرو۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار پڑھ کر جذبہ محبت سے سرشار ہو کر دس بار اور پڑھ لیتا ہے اور ۳۳ بار تسبیح تکبیر اور تمجید کے بعد مزید سو بار حمد و تکبیر پڑھ لیتا ہے یا درود شریف وغیرہ پڑھ لیتا ہے۔ کیا یہ سب کچھ برباد ہو جائے گا؟ کیا یہ جذبہ جہالت کا پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح تحیۃ الوضو کے نفل پڑھنے کے ساتھ چار رکعت نفل عبادت سمجھ کر پڑھتا ہے۔ تمہارے وضع کردہ اصول کے مطابق یہ سب جہالت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کے تلبیہ میں جذبہ محبت سے سرشار ہو کر تعظیم الہی کے پیش نظر اپنی طرف سے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا تھا۔ صحابہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ (جامع ترمذی)

۱۔ حضرات صحابہ کرام جذبہ محبت میں وہ کر گزرتے تھے اگر جناب جیسا کوئی مفتی ہوتا تو نہ جانے کیا فتویٰ لگا دیتا۔

تم اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ کا مفہوم غلط بیان کر کے نجدی اصول بنا کر امت کو لاکھوں امور خیر سے روک رہے ہو۔ فَاَفْعَلُوا الْخَيْرَ۔ کیوں نہیں پڑھتے۔

﴿﴾ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں سے روکے ان میں نام خدا لینے

سے۔ (القرآن پا) ﴿﴾ فرمایا جہان میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا۔ (الحدیث)

مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ  
بَعْدِهِ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْءٌ وَّ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً  
كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وِوِزْرُهَا مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ  
مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس کو اسکے اپنے عمل کرنے کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی اور جو اسلام میں کسی بُرے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ بھی ہوتی ہے اور سنیہ بھی۔ اس کا انکار کرنا حدیث کا انکار ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے اس سے بہت قانون ظاہر

۱۔ مولوی محمد اسماعیل نے اسی طرح ترجمہ کیا ہے۔ جو آدمی اسلام میں اچھا طریقہ شروع کرے۔

۲۔ بدعت حسنہ و بدعت سنیہ کی تقسیم امام نووی کے شارح مسلم سے اور دیگر محدثین سے ثابت ہے۔ ۱۲۔

ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں ہے جس کو مومن اچھا سمجھیں وہ کام اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ (کتاب الروح، ابن قیم)

معلوم ہوا..... امت کے جید علماء و محققین محدثین مفسرین اولیاء کاملین نے جن کے حوالے سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا، خوشی کرنا، اہتمام کرنے اور جواز پیش کرنے کے سلسلہ میں گزرے ان پر ہمیں عمل کرنا چاہئے۔ لَا تَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ۔

میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔ (مقاصد حسنہ ص ۲۵۴، ترمذی، مستدرک)

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (قرآن، پ ۲۸) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔

وہابی: پیدائش نبی کی خوشی کرنا (عید میلاد النبی کے جلسے جلوس کرنا) بدعت ہے۔ تم ثواب کی امید کرتے ہو قیامت کے دن تو ایسے لوگوں کو حوض کوثر سے پانی بھی نصیب نہ ہوگا۔ حالانکہ وہ نمازی بھی ہوں گے، وضو کی جگہیں چمکتی ہوگی۔ (عام وہابی کہتے پھرتے ہیں)

سُنّی :- گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعن پا کاں کند

تمہارے ہی متعلق کہا گیا ہے۔

۱۔ کون حوض سے پانی پئے گا، کس کا منہ کالا ہوگا۔ کون روشن چہرے والے ہوں گے، ناجی جماعت کونسی ہے۔

یہ تفصیل جاننے کیلئے ص ۱۶۱ ملاحظہ فرمائیں۔

تجھ پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی  
منکرو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

لیکن.....

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم  
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے !

میرے مولا کے میلاد کی دھوم ہے  
ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے

سبحان اللہ!

وہ حبیب پیارا تو کرے عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

اللہ کے فضل و کرم سے حقیقت یہی ہے کہ

آؤ مشتاقان محفل، محفل میلاد میں

رحمتیں بے حد ہیں نازل محفل میلاد میں

یہ قیمتی ذخیرہ

خیال رہے! مجبان رسول و مشتاقان محفل میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل سنت و جماعت کا

یہ عمل خیر بدعت سیئہ ہے یا حسنہ اس کی اصلیت کیا ہے، یہ کتنا بابرکت عمل ہے؟

یہ تو بندہ نے بفضلہ تعالیٰ معتبر و مستند کتب سے تحقیقی و الزامی اور تاریخی حقائق اکابرین امت، محدثین و محققین کے حوالہ جات کا ایک قیمتی ذخیرہ پیش کر دیا ہے بلکہ جناب کے گھر سے بھی دلائل مہیا کر دیئے ہیں۔

انشاء اللہ العزیز..... اس ذخیرہ کا جواب نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ جوابی مکالمہ (کتابچہ) مختصر ہے۔ مگر جامع و لا جواب ہے۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ع..... گر قبول افتدز ہے عز و شرف

اگر اب بھی تسلی و تشفی نہ ہو اور ذکر میلاد کی محفل میں نہ آئے تو ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ نقل کردہ گذشتہ صفحات والے اپنے مسلک کے خانہ ساز پروگرام منعقد کریں ورنہ وجہ فرق بیان کریں۔ نیز محدثین، علماء امت و مخالفین کے اکابرین کے جو حوالہ جات احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں، ان پر کیا فتویٰ ہے؟ باقی بندہ کی اپیل ہے کہ بہر حال..... آؤ سب مل کر بیٹھیں پیار کی باتیں کریں

دو جہاں کے سرور و سردار کی باتیں کریں (صلی اللہ علیہ وسلم)

کیونکہ..... حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بنعمة ربك فحدث

یہ فرمان مولیٰ پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

وہابی: اب حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ جناب نے بڑے اچھے انداز میں دلائل و حقائق کی روشنی میں سمجھایا ہے۔ آپ کی نوازش ہے کہ مجھے صحیح فکر دی۔ میں نے آپ کا قیمتی وقت لیا ہے۔

سُننی: جناب میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو ہدایت عطا فرمائے۔



ۛ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں  
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

اور حق یہ ہے.....

ۛ عید میلاد پہ قرباں ہوں ہماری عیدیں  
کہ اسی عید کا صدقہ ہیں یہ ساری عیدیں

طالبِ دُعا: احقر محمد سرور قادری گوندلوی گوندلانوالہ گوجرانوالہ

صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

..... ﴿ تمت بالخیر ﴾ .....

## حسن کائنات کا مرکز..... مکان ولادت

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ (سورۃ بلد) مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم (اس شہر میں تشریف فرما ہو)۔ سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (سورۃ مریم آیت ۱۶) اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کی ولادت گاہ و دن بارگاہ الہی میں خاص اہمیت و رحمت و سلامتی کے دن کی حیثیت رکھتا ہے، اس دن و مقام کا شرف بیان کرنا سنت الہیہ ہے۔ پھر یوم ولادت مصطفیٰ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و کمال کا کیا عالم ہو گا۔ جس ہستی پر اللہ جل جلالہ ہر وقت درود و سلام بھیجتا ہے۔ راہ چلتے شجر و حجر بھی سلام کرتے ہیں۔ کعبۃ اللہ مکان عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جھک کر سلام کرتا ہے۔ یہ وہی ولادت گاہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس خطہ زمین پر آپ کا نزول اور آپ کا پہلا قدم پڑا۔ یہ وہی مقام ہے جس نے سب سے پہلے باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی، جس ہوا کا پہلا سانس آپ کے اندر جذب ہوا تھا۔ اسی مکان آمنہ میں اس کو گزرنے کی سعادت نصیب ہوتی تھی۔

❁ ولادت کے وقت تمام ستارے اسی کی طرف اتر کر چراغاں کر رہے تھے۔ مشرق و مغرب تک پوری دنیا جو بقعہ نور بن گئی۔ اسی ولادت گاہ سے اٹھنے والی روشنی تھی۔ آسمان کے دروازے اسی مکان کیلئے کھولے گئے تھے۔ مکان جنت کو اسی مکان کی دہلیز کیلئے سجایا گیا تھا۔ حوران بہشت اسی بیت عبداللہ کی طرف آرہی تھیں۔ حضرت خلیل اللہ و حضرت آدم صنی اللہ و دیگر انبیاء کرام یہیں سیدہ آمنہ کو مبارک باد دینے

تشریف لاتے رہے۔ جنتی مشروبات اسی مکان پر حاضر کئے گئے تھے، کائنات ارضی و سماوی مکہ المکرمہ کے اسی مقدس مکان کی طرف جھک گئے تھے، فلک و ملک سلام عقیدت پیش کر رہے تھے۔ اونچے اونچے محلے، محلہ بنی ہاشم کے سامنے سر جھکائے ہوئے تھے۔ کوہ ثور و حرا ابوقبیس کے دامن کے سامنے کمر جھکا کر نیاز عقیدت پیش کر رہے تھے۔

✽ جنت کے گلزار مکہ کے بازار حرم کعبہ کے شمال مشرق، قشاشیہ محلہ کی سوق اللیل نامی گلی (کائنات کے حسن عظیم کلی کے) پر انوار نظاروں پر قربان ہو رہے تھے۔ صفاء و مروہ مکان عبداللہ کی طرف سعی کر رہے تھے۔ مقام ابراہیم خلیل اللہ شکر کے سجدے کر رہا تھا، بناء خلیل اللہ و اسماعیل علیہما السلام بھی ظہور دعا پر وجد کر رہی تھی۔ ماہ و سال اپنے سفر حیات کا حاصل دیکھ کر سفر کی پُر خار راہوں پہ چلنے کا مقصد پا چکے تھے، بہاریں جھوم رہی تھیں، گلشن ہستی عشق و مستی میں ڈوبا ہوا تھا۔ راتیں پُر نور ہو رہی تھیں، کونین انوار ربانی سے جگمگا اٹھے۔ اُم القراء مکہ مکرمہ بر مکان عبداللہ ذبح اللہ ﷺ اور سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہما کی گود مسعود میں ربیع الاول ۱۲ تاریخ صبح صادق کے وقت صادق الامین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر مبارک سجدہ میں رکھ دیا۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند  
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود  
یادگاری اُمت پہ لاکھوں سلام

## فخر سعادت مکان ولادت

✽ امام درودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت کی جگہ مسجد حرام کے بعد سب سے افضل ہے۔ اہل مکہ عیدین سے بڑھ کر وہاں محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔ (جوہر البحار ج ۳)

✽ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ میں ولادت کے روز حاضر تھا۔ مکان ولادت میں لوگ حاضر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھ رہے تھے، ملائکہ انوار رحمت نزول ہوتے دیکھا، بیان نہیں کر سکتا۔ (فیوض الحرمین ص ۳)

✽ ۱۲ ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع ہوتا ہے، تمام علاقوں کے علماء، گورنر چاروں مذاہب کے قاضی جمع ہوتے ہیں۔ وہ مکان ولادت کی زیارت کو حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے جگہ نہیں ملتی۔ یہ دعا کی مقبولیت کا مقام ہے۔ انتظامیہ کی سلطان وقت دستار بندی کرتا ہے۔ (الاعلام باعلام بیت اللہ و الحرام ص ۱۹۶، امام قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ)

✽ امام سخاوی فرماتے ہیں۔ اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر حاضر ہوتے ہیں۔ حاضرین میں لنگر تقسیم ہوتا ہے، اہل مدینہ بھی محافل کرتے ہیں۔ (المورد الروی فی مولد نبوی ص ۳۰ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری)

✽ ہمیشہ اہل حرمین مکہ المکرمہ و مدینہ منورہ والے محافل میلاد کا انعقاد کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ (المولد النبوی ص ۷۵ محدث امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

✽ ہمارے ہاں میلاد و اذکار کی محافل ہوتی ہیں، جائز ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۲۹۔

امام حجرکی)

✽ ہر سال مکہ مکرمہ میں ۱۲ ربیع الاول کی رات کو مکان ولادت کی زیارت کو حاضر ہوتے ہیں۔ بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے پھر واپس آ کر مقام ابراہیم پر خصوصی دعا ہوتی ہے۔ (الجامع اللطیف از امام محمد بن جار اللہ)

✽ مدینہ منورہ میں محفل مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں بر مکان ولادت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ (تاریخ حبیب الہ۔ مفتی عنایت اللہ کوروی)

✽ ولادت کے دن مکہ شریف میں لوگ خوش نظر آتے ہیں۔ شریف مکہ اور کمانڈر حجاز مع سٹاف جائے ولادت پر جا کر محفل کرتے ہیں۔ بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ ۲۱ توپوں کی سلامی ہوتی ہے، تقاریر ہوتی ہیں، روشنی کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے، مکہ رشک جنت بنا ہوتا ہے۔ سیرت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی جاتی ہے۔ بہت سکون و وجد ہوتا ہے۔ سامعین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے ہیں۔ (اخبار القبلة مکہ مکرمہ، ماہنامہ طریقت لاہور مارچ ۱۹۱۷ء)

✽ شب ولادت میں خوشی کرنا، مولد شریف پڑھتے وقت قیام کرنا کھانا کھلانا یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہیں۔ (الدرر السدیہ فی رد الوہابیہ ص ۲۰۔ شیخ الاسلام سید احمد بن ذینی مفتی بیت الحرام)

✽ یہ محبوب ادا نہیں: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محافل کے انعقاد کو علماء اور مسلمانوں نے تمام ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے اور ہر گوشہ عالم میں یہ محافل برپا

ہوتیں، چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ”ما راہ المومنون حسنا فهو عند الله حسن۔“ اہل ایمان جس چیز کو اچھا سمجھیں وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے۔ آپ کے میلاد پاک کی محفل کا انعقاد گویا آپ کے ذکر کو زندہ کرنا ہے اور یہ ہمارے نزدیک اسلام میں مشروع و محبوب ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حج کے اکثر اعمال بلاشبہ پیش آنے والے اہم واقعات کے یادگاریں اور تعریف کئے گئے مقامات کی پسندیدہ محبوب ادائیں ہیں۔ (لہذا جائے ولادت پر ذکر ولادت کی محافل بھی ایسی پسندیدہ محفل ذکر اور مقدس مقام کی یادگار و محبوب اداؤں میں سے ہے) (حول الاحتفال بالمولد النبی الشریف ص ۱۳-۱۸ تالیف شیخ علامہ محمد بن علوی المالکی استاد مسجد الحرام مکہ مکرمہ)



آہ! یہ کعبۃ اللہ کو آباد کرنے والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان ہے

ایک صلح کلی قسم کا مصنف لکھتا ہے۔

”میں مولد نبی اور بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا یہ سوچتا رہا کہ انسان کیا ہے؟ حضور کی مکی زندگی یاد آگئی ان مکہ والوں (کفار) نے حضور سے کیا سلوک کیا تھا کہ ان کے مکانوں سے وہی سلوک، عشق یہاں کچھ اداس ہو جاتا ہے کہ اہل مکہ (سعودی نجدیوں) نے محل اُجاڑ دیئے ہیں اور محل اُٹھائے۔ یقین جانئے شورش کاشمیری مرحوم نے جو کچھ کہا سچ ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ شب جائے کہ من بودم ص ۶۴۔ شورش کاشمیری)

راقم الحروف کو بفضلہ تعالیٰ بفیضان نظر پیر و مرشد بیت اللہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حرم کعبہ سے متصل شاہ فہد کا محل جس کی عمارت مسجد حرام سے بھی بلند فلک بوس ہے۔ ہر طرف قمقمے قمقمے ہی نظر آتے ہیں، رنگین و خوبصورت اتنا کہ دیواریں بھی شیشہ ہی معلوم ہوتی ہیں مگر ساتھ جب صفاء شریف کی طرف سے باہر نکلیں تو جبل ابوقبیس کے دامن میں (برلب سڑک منیٰ کو جانے والی سڑک کے بالمقابل) ایک طرف سڑک دوسری طرف بس اسٹینڈ کے ساتھ چھوٹا سا ٹکٹ گھر۔ آہ..... درمیان میں دریتیم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے ولادت یعنی والدین کریمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہائشی مکان مقدس پریشان حال نظر آتا ہے۔ چاروں طرف مٹی کے انبار کوڑا کرکٹ کے ڈھیر، دروازہ سطح زمین سے دو فٹ نیچے ہے۔ سامنے کنکریاں صفائی رنگائی کے بغیر ہی پُر جمال نظر آتا ہے۔ مکان ولادت پر

کوئی نشان یا کتبہ نظر نہیں آتا، یہ ان شاہوں کی سنگ دلی کے نشانات ہیں۔ چاروں طرف گاڑیوں کے ہارن ودھواں کا زور و شور، سورج کی تپش حاضر ہونے والے زائرین کیلئے عشق و محبت کے امتحان کا سامان خوب بنتے ہیں، حاضری کے وقت میرا دل دھک دھک کرنے لگا، بس ساکت و صامت کھڑا سوچنے لگا کہ سعودی شہزادوں نے اپنی نفس پرستی کیلئے بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی رہائش کی مقدس یاد و آخری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی مقدس جگہ نہ صفائی ہے نہ روشنائی۔ مگر پھر بھی پُر جمال ہے۔ دل خون کے آنسو رونے لگا۔ آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں جاری تھیں۔ کتابوں میں پڑھی ہوئی یادوں کا حسین منظر سامنے تھا۔ میرے ساتھ مل کر دست بستہ کھڑے عین جائے ولادت کے سامنے (جو کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے سامنے تھی) صلوٰۃ و سلام و سلام اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کے چند اشعار عرض کئے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اگست ۲۰۰۶ء کی حاضری میں مکان ولادت کے اندر جانے کی سعادت حاصل ہوئی تو آندرون کمرہ چند کتابیں الماریوں میں بھی ہوئی ہیں، اندر کھڑے ایک کھڑے عمر رسید بزرگ نے بتایا کہ یہ درمیان والی (قالین والی خالی جگہ) یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت ہے۔ اسی جگہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا تخت سجا ہوتا تھا۔ یہی سجدہ محبوب کا مصلیٰ ہے۔

سہ پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود

یادگاری امت پہ لاکھوں سلام



قارئین کرام: افسوس کہ ان کفار مکہ نے خدا کے آخر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ستایا۔ ان نجدیوں نے روح رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مکہ و مدینہ میں ستایا ہے جس آقا نے اللہ کے گھر کو بتوں سے پاک کیا تھا۔ وہی حرم خدا، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت کو اس حالت میں دیکھ کر گویا سو گوار ہو کر کہہ رہا ہے۔ اے نفس پرستوں ان کفار نے مجھ کو آباد کرنے والے سے منہ موڑا۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر و کوڑا پھینکا۔ آج تم نے ان کے عالیشان گھروں سے یہ ناروا سلوک کیا۔ (معاذ اللہ)

( صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم )



## ”قیامت کے دن روشن چہرے“

مذہب اہل سنت و جماعت کتاب و سنت کی روشنی میں

✽ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ **يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ وُجُوهُ وُجُوهُ وُجُوهُ**۔ (پ ۴۔ آل

عمران: ۱۰۶)

ترجمہ : یعنی جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ۔

✽ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مخبر صادق، عالم

ماکان وما یکون حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت مقدسہ کی تعبیر میں فرمایا ہے۔

✽ اہلسنت و جماعت کے چہرے (قیامت کے دن) روشن ہوں گے۔ اہل بدعت

کے چہرے کالے ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر مظہری)

✽ امام اسماعیل ابن کثیر یعنی مذکورہ آیت کے ذیل میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی

طرح رقمطراز ہیں۔ (ابن کثیر ج ۱)

✽ اسی طرح مرقات شرح مشکوٰۃ میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ بالا

آیت کی یہی تفسیر فرمائی ہے یعنی اہل سنت و جماعت کے چہرے قیامت کے دن

روشن ہوں گے۔

## فرقہ ناجیہ ..... حدیث کی روشنی میں

✽ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ناجی گروہ (جنتی گروہ) اہل سنت و الجماعت ہوگا۔

(المسلل والنخل از امام محمد بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ، تمہید عبدالشکور سالمی)

✽ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) نے بھی مذکورہ حدیث اپنی کتاب ”احیاء العلوم“ ج ۳ میں نقل فرمائی ہے۔

✽ اسی طرح قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے فرمایا۔ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (تفسیر مظہری)

✽ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۵۵ھ) نے فرمایا۔ اے بیٹا: مذہب اہل سنت و جماعت پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (وصایا امام اعظم)

✽ علامہ احمد بن محمد مغنیساوی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۰۹۰ھ) نے شرح فقہ اکبر عربی کے ص ۲ پر ارشاد فرمایا۔ وَلِزُومِ طَرِيقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔ یعنی فرمایا اہل سنت و جماعت کے طریقہ کو لازم رکھنا۔

✽ حضرت محمد بن سیرین تابعی (متوفی ۱۱۰ھ) کے وقت ہی اہل سنت و جماعت مشہور تھے۔ (تاریخ الہدیت بحوالہ مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۰۹)

✽ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم (۵۶۱ھ) نے فرمایا: نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

✽ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (۲۵۶ھ) نے فرمایا: مقتدائے سنیاں ہیں یعنی امام ابوحنیفہ امام اہل سنت ہیں۔ (کشف المحجوب)

✽ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔ ”وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ“ (سورۃ نحل آیت ۹) آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے خاتمہ المفسرین علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... وہ راستہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ (تفسیر روح البیان)

## سواد اعظم کا بیان

✽ حضرت نبی اکرم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ۔

بڑی جماعت کی تابع داری کرو۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ)

✽ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں۔ سواد اعظم سے

مراد اہل سنت و جماعت ہیں۔ (میزان الکبریٰ ج ۱)

✽ مزید فرماتے ہیں۔ شریف سنی ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۱۹)

✽ اسی طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخرت

کی نجات کا دار و مدار صرف اس پر موقوف ہے کہ اہل سنت و جماعت کا پیروکار ہو۔

(اشعۃ اللمعات، مکتوبات امام ربانی)

### اہل سنت و جماعت میں ہی ولی اللہ ہیں

✽ حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: کشف صدر تب ہی نصیب ہوتا ہے،

جب وہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر ہوتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ

کے علاوہ کسی دوسرے عقیدہ میں کوئی ولی نہیں ہوا۔ (الابرز شریف، کتاب تنویر

القلوب)

✽ حضرت امام زہری فرماتے ہیں: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں

لوگ اہل سنت ہی تھے۔ (منتخب کنز الاعمال بر حاشیہ مسند احمد ج ۵)

✽ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان (جس طرح حدیث پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں اہل سنت و جماعت کا ناجی گروہ) ہونا گزرا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول مقبول ﷺ کے جاری کئے ہوئے طریقوں پر قائم ہیں۔ (احتجاج طبری ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف، ماخوذ فرقہ ناجیہ)

✽ حضرت علامہ محی الدین ابن عربی اپنی تفسیر القرآن ص ۴۳۳ پر ”الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى“ (پ ۲۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نبی پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔  
مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

✽ حضرت علامہ محدث محمد بن عبدالرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں: علامة اهل السنة الكثرة العلاءة على رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (القول البدیع)

✽ حضرت ملا جیون استاد شہنشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہما (متوفی ۱۱۸ھ) کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ بالتحقیق والصدق فمن كان على الطريق السنة والجماعة۔ یعنی تحقیق اور سچائی سے یہ معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کا طریقہ درست ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

✽ حضرت علامہ علاؤ الدین ہسکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ) فرماتے ہیں: اهل البدعة كل من قولا خالف فيه اعتقاد اهل السنة والجماعة۔ جو اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف بات کرے وہ بدعتی ہے۔ (در مختار)

✽ رحمت کے فرشتے اہل سنت کی قبروں پر مقرر ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۵۹)



## ائمۃ الوہابیہ کی گواہیاں

✽ مذہب اہل سنت و جماعت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب ہے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگ اہل سنت تھے۔ (تاریخ اہل حدیث از محمد ابراہیم میرسیا لکوٹی وہابی بحوالہ منہاج السنہ ابن تیمیہ)

✽ اسی طرح مولوی داؤد غزنوی نے لکھا ہے۔

جماعت سے مراد صحابہ کرام ہی ہیں۔ اسی فرقہ کیلئے اہل سنت و جماعت کا نام تجویز ہوا اور انہی کیلئے سواد اعظم کا لفظ حدیث میں آیا ہے۔

معلوم ہوا : فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے۔ تمام سلف صالح صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین و ائمہ دین و محدثین صحاح ستہ اسی طریقہ پر کار بند تھے۔ جو اہل سنت و جماعت کا ہے۔ (الاعتصام لاہور ۱۹۵۹ء)

ابن عبد الوہاب نجدی کا دھوکہ :

لکھتا ہے ہمارا مذہب اصول دین میں اہل سنت و جماعت ہے اور ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر (مقلد) ہیں۔ ہم مقلد کو بُرا نہیں جانتے۔ (تاریخ اہل حدیث بحوالہ اتحاف)

مولوی محمد اسماعیل قنیل کی آخری تمنا :

اپنی کتاب کے آخر میں لکھتا ہے..... ”اے مالک ہمارے ہم کو سنی پاک بنا قبیح

۱۔ یہ صریح جھوٹ و دھوکہ ہے کیونکہ شیخ نجدی کے تمام عقائد اہل سنت و جماعت کے خلاف اور کفریہ اعتقادات ہیں۔ تفصیل کیلئے پڑھئے۔ تاریخ نجد و حجاز، عقائد وہابیہ۔ از علامہ ضیاء اللہ قادری وغیرہ کتب

سنت کر۔“ (تفویہ الایمان ص ۹۴ مکتبہ سلفیہ لاہور)

سچ ہے.....

۵ حقیقت چھت نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے  
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

معلوم ہوا..... گذشتہ صفحات میں نقل کردہ تصریحات و حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ نبی غیب دان ﷺ کو اپنے بعد ہونے والی فرقہ بندی کا تفصیلی علم تھا۔ جس کے مطابق آپ نے بہتر فرقوں کی تفصیل فرمادی۔ یہ بھی آپ کی شفقت ہے کہ آپ نے بہتر گمراہ فرقوں سے ناجی گروہ کو ممتاز فرمایا اور خود ان کا نام اہل سنت و جماعت رکھا۔ دوسری حدیث میں ناجی گروہ کو سواد اعظم (مسلمانوں کی بڑی جماعت) سے تعبیر فرمایا۔ اس بات کی وضاحت فرمادی کہ اہل سنت و جماعت و سواد اعظم ہی (ما انا علیہ واصحابی) کا مصداق ہے یعنی جو لوگ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوں گے۔ یوم تبیض وجوہ۔ کی آیت قرآنی و تفسیر نبوی سے بھی ظاہر ہو گیا کہ بروز حشر اہل حق اہل سنت و جماعت کے چہرے روشن ہونگے اور ان کے مخالف اہل باطل و اہل بدعت کے منہ کالے ہوں گے۔ (والعیاذ باللہ) جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حق، اہل باطل، اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق و امتیاز فرمادیا ہے۔ تو پھر کسی اور کو کوئی نام نہاد ”نام“ رکھنے کا اور اس پر فخر کرنے کا کیا حق ہے؟

نیز تعجب کی بات ہے کہ اس کے بالکل برعکس مد مقابل بن کر متوازی طور پر مذہب اہل حدیث و جماعت اہل حدیث (وہابی) اور ہر جاہل و غیر ذمہ داری کے اہل حدیث

ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جس کا اہل سنت و جماعت کی تصریحات کی طرح قرآن و حدیث و تفسیر و اقوال صحابہ میں کوئی ثبوت نہیں۔

## ان سے بچو!

آج کل دیوبندی وہابی تھانوی اور نجدی وہابی جنہوں نے اپنا نام اہل حدیث انگریز سے منظور کروایا ہے۔ اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہلا کر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی سعی ناپاک میں مصروف ہیں۔ دیوبندی تو اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت لکھتے ہیں۔ مساجد کے نام رکھتے ہیں مگر کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ یہ سب دھوکہ ہے یہ سب وہابی نجدی ایک ہی گروہ ہے۔ کیونکہ ان کی کتب میں واضح اور صاف اعلان موجود ہیں۔ مولانا منظور احمد نعمانی نے کہا ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا زکریا نے جواباً فرمایا:

پہلا اعلان : میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ (سوانح محمد یوسف)

دوسرا اعلان : بھائی ہم یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ و نیاز سے کچھ مت لایا کرو۔ (اشرف السوانح ج ۱)

تیسرا اعلان : مولانا الیاس امام دیوبند اعلان کرتے ہیں۔ فرمایا: مولانا اشرف علی تھانوی نے بہت کام کیا ہے۔ ان کی تعلیم عام ہو جائے۔ یہ مولوی الیاس کی تمنا ہے کہ تعلیمات تھانوی عام ہو جائے۔ اب تھانوی صاحب کا اعلان سنو۔

کہتے ہیں..... اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر لوگ



خود ہی وہابی بن جائیں۔ (الافاضات الیومیہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا اعلان: محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱)

اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی، یہ صاف اعلانات ہیں۔ جس میں کسی قسم کا ہیر پھیر نہیں ہے۔ یہ دیوبندی وہابی نام نہاد اہل حدیث نجدی وہابی سب مخالف اہل سنت و جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مذہب حق اہل سنت و جماعت کا پیروکار بنائے۔ آمین ثم آمین

### مسلك اہل سنت و جماعت پر خاتمہ کی دعا

● حضرت خواجہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ دربار الہی میں عرض کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ امْتِنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ ہمیں مسلك اہل سنت و جماعت پر اپنی لقا کے شوق پر موت دے

یا ذالجلال والاكرام۔ (دلائل الخیرات)

● مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کی وصیت:

عارف باللہ مفسر قرآن حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے

ایک دن قبل اپنے مریدین کو فرمایا: میں اہل سنت و جماعت کے مذہب پر ہوں۔

دنیا و آخرت میں اسی بات پر گواہ ہو جاؤ بس یہی میری وصیت ہے۔ (یعنی تم بھی اسی

تفصیل کیلئے کتاب ”حق کے متلاشی حق کو پہچانیں“ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ سے حاصل کریں

مذہب پر رہنا) (روح البیان ص ۱۱۰ ج ۵)

❁ مفکر پاکستان کے نزدیک مسلک اہل سنت و جماعت :

ڈاکٹر علامہ اقبال مفکر پاکستان مرحوم نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو فرمایا: کہ  
اہل سنت و جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور اہل بیت پاک سے محبت کرنا اپنا شعار  
زندگی بنائے رکھنا۔ (نوائے وقت ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ)

❁ علماء اہل سنت و جماعت ہی ولی اللہ ہیں :

دعا ہے کہ اللہ کریم تمام احباب کو اہل سنت و جماعت کے طریقہ پر چلنے کی توفیق  
عطا فرمائے، اور علماء اہل سنت و جماعت کا اکرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ امام غزالی تفسیر احسن القصص میں فرماتے ہیں: سارے اہل سنت و جماعت کا  
اکرام کریں اور ہر ایک نسبت یہی خیال کریں کہ شاید یہی ولی ہو۔

(تفسیر مذکورہ ص ۵۶۔ ترجمہ اردو مفتی احمد یار خان)



اپنی کتاب پڑھ آج خود ہی اپنا حساب کرنے کو کافی ہے۔ القرآن

## جوازِ محفلِ میلادِ غیروں کی نظر میں

بنام..... دعوتِ اتحاد بسلسلہٴ محفلِ میلاد

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

✽ حضرت شاہ قطب الدین احمد ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

میرے والد بزرگوار (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد شریف کے دن کھانا پکوا یا کرتا تھا میلاد انبی صلی اللہ علیہم کی خوشی میں ایک سال تنگدستی کی وجہ سے میرے پاس سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ نہ تھا میں نے وہی محلہ میں لوگوں کو تقسیم کر دیئے تو کیا دیکھتا ہوں (میں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہم کے سامنے بھنے ہوئے چنے موجود ہیں اور آپ بہت خوش ہو رہے ہیں۔ (محفل میلاد قبول ہو گئی) (درالشمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہم روایت نمبر ۲۲ ص ۳۰ عربی اردو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ محرم)

خیال رہے: صاحب محفل میلاد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کا انتقال ۱۱۳۱ھ صفر میں ہوا

✽ حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہم

کو خواب میں دیکھا تو عرض کی یا نبی اللہ کیا ان مولودوں (محافل میلاد جو ہو رہی ہیں) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ لوگ میلاد کر کے خوش ہوتے ہیں بہت خرچ کرتے ہیں اور اس میں نیک کام زیادہ کرتے ہیں۔ فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کہ جو ہمارے ساتھ خوش ہوتا ہے ہم اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ پس محبت اپنے احباب کے ساتھ ہے۔ (اوکمال قال رسول اللہ ﷺ) (تذکرۃ الواعظین علامہ محمد جعفر حنفی القریشی رحمہ اللہ)

✽ میں مکہ معظمہ میں حضور اکرم ﷺ کے میلاد مبارک کے مکان کے اندر ۱۲ یوم میلاد کو حاضر تھا، حاضرین نبی کریم روف الرحیم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ صلوة و سلام پیش کر رہے تھے اور ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہونے والے ارہاصات (معجزات) کا بیان کر رہے تھے۔ ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے..... معلوم ہوا یہ انوار فرشتوں کی حاضری ہے جو ایسی محافل اور مشاہد پر موکل اور مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین ص ۲۹-۳۰، از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ)

✽ مزید فرماتے ہیں: بارہ ربیع الاول کو میں دستور قدیم کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت کی اور حضور ﷺ کیلئے تحفہ نیاز کے طور پر کچھ تقسیم کیا اور مومئے مبارک کی زیارت کی۔ (القول الجلی ص ۳۰)

✽ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی متوفی .... فرماتے ہیں :

۱۔ ولادت کے واقعات پڑھنے کیلئے راقم کی کتاب ”عجائب ولادت باسعادت“ حاصل کریں۔

ہمارے لوگ مولد شریف میں تنازعہ کرتے ہیں (جو کہ غلط ہے) علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب جواز موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد اور ہمارے واسطے اتباع علماء حرمین طیبین کافی ہے۔ (شائم امدادیہ ص ۵۰۔ ناشر مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ مکتبہ والے اہل دیوبند ہیں)

خیال رہے : آپ کا اصل نام امداد حسین ہے اور لقب امداد اللہ ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۵)

✽ حضرت حاجی صاحب کی تحریر میں لکھا دیکھا ہے کہ مجھ کو قیام (میلا د) میں لذت آتی ہے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۳۲۸ مولوی اشرف علی تھانوی)

فیصلہ ہفت مسئلہ : نیز فرمایا کہ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔  
(کلیات امدادیہ ص ۸۰۔ از قلم حاجی امداد اللہ مہاجر کی)



## جماعت اہل حدیث و ہابیہ کے اکابرین کے حوالہ جات

✽ جناب ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) کا نظریہ :

جو لوگ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرتے ہیں وہ یا تو نصاریٰ کی دیکھا دیکھی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہے اللہ کی قسم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس محبت اور جدوجہد کرنے پر یقیناً ثواب عطا فرمائے گا۔ (اقتضاء الصراط مستقیم ج ۲ ص ۶۱۹) مزید لکھا ہے کہ اس میں اجر عظیم ہے کہ یہ رسول پاک کی وجہ تعظیم ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۶۲۱ ج ۲)

✽ جب سمندری طوفان سے بچ گئے تو محفل میلاد منعقد کی:

مولوی اسماعیل دہلوی کے شیخ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سید احمد صاحب جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ جہاز سمندری طوفان کے خطرہ میں آ گیا۔ آخر جب جہاز خطرے کی جگہ سے نکل گیا تو اس کے شکر یہ میں جہاز ہی میں حلوہ تیار کر کے مجلس مولود شریف منعقد ہوئی اور بعد پڑھنے عربی قصائد (نعتیں) اور میلاد شریف بیان کرنے کے حلوہ تقسیم ہوا۔ (مخزن احمدی ص ۸۵، مکتبہ حبیبیہ لاہور مطبع مفید عام آگرہ طبع ۱۲۹۹ھ از مولوی محمد علی صاحب۔ انوار ساطعہ ص ۲۸۷)

✽ مولوی محمد داؤد غزنوی : نے یوم ولادت کو وسیع پیمانے پر منانے کی تجویز دی۔ ایک بیان میں اسے حیائے یوم ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیا گیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۹۸۲ء از قلم مولانا کوثر نیازی، ماخوذ)

۱۔ جیسا کہ صفحہ ۱۷۰ پیر شاہ عبدالرحیم کا واقعہ لکھا گیا ہے۔ مزید پڑھیے حضرت شیخ ابن نعمان نے بیان کیا۔

✽ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ملک میں یہ ایک حقیقی اسلامی تقریب ہے۔ جو ۱۲ ربیع الاول کو اس کے تمام اجلال و احترام میں سرکاری طور پر ملک میں تعطیل عام ہوتی ہے۔..... (منکرین) خواہ کوئی ہزار منہ بنائے دس ہزار بار ناراض ہو کر بگڑے جب تک اللہ کو منظور ہوا یہاں اس تقریب کی کارفرمائی ایک امر واقعہ ہی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

۱۶ مارچ ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ ”حکومت پاکستان اگر اپنے زیر اہتمام تقریب میلاد کو سادہ رکھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرے..... جو جلوس نکلے اسے ہر جگہ کے سرکاری حکام کنٹرول کریں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مفاسد اچھل سکیں۔“

✽ وہابیہ کے حکیم الامت حکیم عبدالرحمن خلیق امرتسری نے کہا ہے یہ تقریب عید میلاد کوئی نئی دریافت نہیں ہے، مورخین محدثین چند صدیاں سے بعض سلاطین و عمائدین سلطنت کے اہتمام سے اس کے منانے کا ذکر کیا ہے۔ اس تقریب کا تعلق چونکہ خواجہ کونین پیغمبر ثقلین خاتم النبیین امام المرسلین محبوب رب العالمین سید اولین و آخرین حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی ولادت باسعادت سے ہے اس لئے مسلمانوں کیلئے دلچسپی اور محبت قابل فہم ہے۔ (شمس الاسلام بھیرہ جنوری فروری ۱۹۸۱ء بحوالہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

✽ مولوی محمد اسماعیل جماعت اہلحدیث وہابیہ گوجرانوالہ کے نامور عالم دین ہیں، مولوی اسماعیل خطیب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ اور مولوی عبدالواحد دیوبندی خطیب شیرانوالہ باغ وغیرہ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ کو بعد نماز عشاء جلسہ میلاد میں

شریک ہو کر خطاب کیا جلسہ کی فضا نعرہ بانی تکبیر و رسالت سے گونج رہی تھی، یہ جلسہ شیرانوالہ باغ میں تھا جسے جھنڈیوں قلموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ (ہفت روزہ "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ)

❖ جمعیت اہل حدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام نے لکھا ہے کہ یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم دھام سے منایا گیا، راستوں کو سجایا گیا، جلوس نکالے گئے قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و توصیف ہو رہی تھی یہی سچے مسلمان کی پہچان ہے۔ (الاعتصام ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ)

❖ مولوی عبدالرحیم ایڈیٹر ہفت روزہ المنبر لائل پور نے لکھا ہے کہ ملک بھر کے طول و عرض میں جلسہ بانی و جلوس اور اجتماعات کے ذریعے پیغمبر پاک کا چودہ سوانتا لیسواں یوم ولادت بڑے شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ یہ اسلامی بیداری کے نشانات نمایاں ہیں۔ (المنبر لائل پور فیصل آباد ۲۱-۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ)

❖ علامہ وحید الزماں حیدر آبادی وہابی نے لکھا ہے کہ "محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعت حسنہ ہے۔ یعنی نئی چیز اچھی ہے"۔ معلوم ہوا محفل میلاد کا انعقاد کرنا بڑی و غلط بات نہیں بلکہ اچھی بات "محفل" ہے۔ (تیسری الباری شرح بخاری جلد ۲)

❖ ابتسان الہی ظہیر نے کہا کہ بعض لوگ ہمارے مسلک کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ شاید ہم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے حق میں نہیں یہ سراسر غلط اور بہتان ہے۔ (روزنامہ جنگ فورم رپورٹ ۱۲۹ اپریل ۲۰۰۵ء)

❖ مولوی مذکور کے باپ احسان الہی ظہیر نے کہا تھا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا



بعض لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہوگا کہ یہ تعظیم نبوی ہے۔ (ہفت روزہ ”اہل حدیث“

لاہور ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء)

✽ ایک توحیدی کانعرہ: یہ نعرہ توحیدی کتاب سے لیا ہے۔

مخلص آج یار دے میلاد والی عید اے

شادیاں تے لگی ہوئی دنیا دی دید اے

(توحیدی نعتیں ص ۱۱)

اسے کیا کہئے.....

سنی ہے خبر میلاد ابن یزدانی

تڑپا گئی پھر دل کو یاد ابن یزدانی

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک

آگئی تجھ سے یاد ابن یزدانی

(یزدانی کی موت اہل دل پر کیسی گزری ص ۳۸ طبع و مصنف عبدالستار کامونگی)

✽ جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ میں میلاد ابن یزدانی کی مٹھائی تقسیم کی

گئی۔ (اخبار جنگ لاہور ۲۴ جون ۱۹۸۷ء)

✽ گوند لاناوالہ میں اہل حدیث یوتھ فورس نے میلاد ابن یزدانی پر کئی من مٹھائی

تقسیم کی اور سیکرٹری نشر و اشاعت نے بچے کی پیدائش کو معجزہ قرار دیا۔ (معاذ اللہ)

(روزنامہ مشرق لاہور ۴۔ جولائی ۱۹۸۷ء)

جماعت اہل حدیث اہلیان گوند لاناوالہ سے سوال ہے کہ کیا نبی علیہ السلام

کے بعد کسی بچہ کی پیدائش کو (والدین یا بچہ کو) معجزہ کہنا شرعاً کیسا ہے۔ کیا جائز ہے؟  
واقعہ ثویبہ لونڈی کے آزاد کرنے کا..... فوائد و نتائج کی روشنی میں  
مخالفین کے ابن قیم جوزی نے لکھا ہے.....

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب میلاد (پیدائش ہوئی) تو ثویبہ نے اس کی  
خوشخبری ابولہب کو دی (جو اس کا مولا تھا یہ اس کی لونڈی تھی) کہا کہ آج عبد اللہ کے  
ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، ابولہب نے خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل  
ضائع نہیں کیا (کہ اس نے ولادت نبی پر خوشی کا اظہار کیا) موت کے بعد اس  
ابولہب کے انگوٹھے سے اسے ایک خاص قسم کا پانی پلایا جاتا۔

(تحفۃ المودود با حکام المولود ص ۴۶۔ از شمس الدین ابن قیم جوزی)

مذکورہ منقولہ بالا واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ج ۲ میں لکھا ہے۔

✽ مولوی عبدالحی لکھنوی نے اس روایت ثویبہ کو مکمل لکھا ہے اور بلا تردید لکھا  
ہے۔ نیز اس پر فوائد ملنے کا حوالہ دیا ہے۔ (فتاویٰ عبدالحی ص)

✽ وہابیہ دیابنہ کے متعمد مفتی عنایت اللہ کا کوروی واقعہ ثویبہ کو ابولہب کو فائدہ ملنے کا  
واقعہ بلا تردید مکمل لکھا ہے، ملاحظہ ہو..... تاریخ حبیب الہ ص

✽ شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب شیخ نجدی نے بھی لکھا ہے (مختصر سیرت رسول)

واقعہ ثویبہ پر اعتراض کا جواب :

تخفیف عذاب ابولہب کا واقعہ جو صحیح بخاری شریف میں اور عینی شرح بخاری

میں ہے۔ یہ منظر دیکھنے والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ نیز جو اس واقعہ سے شروع میں شارحین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا غلط نتیجہ نکال کر پیش کر دیا جاتا ہے کہ یہ تو پھر سنت ابوہبھی ہوئی۔ (معاذ اللہ) یہ سب گندی ذہنیت کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوہب کی سنت سمجھ کر یا اس واقعہ کو بنیاد بنا کر میلاد کا جلسہ نہیں کرتا بلکہ تائیداً پیش کیا جاتا ہے وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ جلیل القدر علماء و محدثین اسلام کے حوالہ سے اگر بیان کرنا غلط ہے۔ سنت ابوہبھی ہے اسلام کے خلاف ہے تو پھر ابن قیم جوزی، محدث قسطلانی، جلال الدین سیوطی، ابن جوزی، محدث ملا علی قاری، محدث زرقانی، حافظ شمس الدین، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی، امام ابن حجر، ابن جزری، امام قرطبی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ابن کثیر، مختصر سیرت الرسول از عبد اللہ بن محمد عبد الوہاب پر کیا فتویٰ ہے؟ اگر ہم پر فتویٰ لگاتے ہو تو مذکورہ بالا محدثین و محققین رحمۃ اللہ علیہم کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں کیونکہ مذکورہ جلیل القدر علماء امت نے اس واقعہ کو (محفل میلاد کے موضوع پر لکھتے ہوئے) خندہ پیشانی سے اپنی اپنی کتب میں نقل فرمایا ہے۔ اس سے اظہار مسرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔



## دیوبندی اکابرین کے حوالہ جات

تاہم ربیع الاول کو اس خاص حیثیت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ولادت باسعادت ہوئی ہے، سورۃ رمضان المبارک پر فضیلت ہے۔ (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۸ از مولوی اشرف علی تھانوی)

❖ جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور والدہ محترمہ کے شکم اطہر میں منتقل ہوا تھا۔ لہذا جمعہ تمام دنوں سے بلکہ یہ شب جمعہ ولیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جمعہ کے فضائل و احکام اشرف علی تھانوی، رحمت کائنات از محمد زاہد الحسنی دیوبندی ص ۲۷۶)

❖ محفل میلاد شریف کرنے ”ان میں اکثر کی نیت بُری نہیں اچھی ہوتی ہے وہ محبت ہی سے کرتے ہیں مگر غلطی والے میں ہے کہ محبت میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔“ (ص ۱۸)

وضاحت: قارئین کرام ہم ”محبت میں غلطی بھی ہو جاتی ہے“ کی وضاحت تھانوی کے قلم سے ہی پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے..... حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حج کو گئے اس کو فرمایا روضہ اقدس سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا بھی سلام عرض کرنا، مرید نے حاضر ہو کر عرض کر دیا تو روضہ اقدس سے ارشاد ہوا کہ اپنے بدعتی پیر سے ہمارا بھی سلام کہنا۔ بدعتی اس لئے فرمایا ان سے بعض باتیں بصورت بدعت صادر ہو جاتی تھیں اگرچہ واقعتاً وہ بدعت نہ تھیں۔ (میلاد النبی از تھانوی ص ۱۹)

پڑھ لیا قارئین..... یہاں تھانوی صاحب اپنی ایک تقریر کو سجانے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو بدعت لکھ رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں وہ بدعت نہ ہے (یعنی بظاہر

صورۃ بدعتی تھے)

یہ عقیدہ و فلسفہ تھانوی کی معنوی اولاد ہی حل کرے کہ خود ہی فرماتے ہیں محفل میلاد شریف کرنے والے اکثر کی نیت اچھی ہے پھر یہ تسلیم بھی ہے کہ نفس قیام و میلاد منع نہیں ہے۔ (میلاد النبی ص ۲۲) حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا قیام مولود شریف..... صحیح ہے کہ اگرچہ اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ اس پر تھانوی صاحب نے لکھا ہے البتہ اصرار کرنا کہ تارکین سے نفرت کرے یہ زیادتی ہے۔

(امداد المشتاق ص ۱۰۷ از اشرف علی تھانوی)

سب کچھ لکھ کر اعتراف و اقرار کرتے ہوئے پھر بھی محفل میلاد کرنے والوں کو کہنا غلطی میں ہے۔ کیا یہ ضد اور ہٹ دھرمی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

✽ عید میلاد النبی کے منانے کے واسطے مٹھائی لائی جاتی ہے مسجد کو سجایا جاتا ہے۔

(ص ۲۷)

قارئین حضرات! اہل اسلام کی اس محبت کا اعتراف کرنے کے بعد پھر اپنے اندر کی جلن اور بد عقیدگی کا پھر اظہار کر دیا کہ مسجد کو ایسا سجایا جیسا کہ کسی ہندو نے اپنے گھر

کو سجایا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) حوالہ مذکورہ ص ۲۷

✽ شاہ فضل الرحمن گنج آبادی ذکر میلاد شریف کے بارے میں فرمایا۔ آنحضرت کا

ذکر سبحان اللہ کیا کہنا..... مزید فرمایا قیام میلاد مجھ کو معلوم ہوتا ہے۔ یہ بزرگوں

کا عمل ہے جیسے حاجی صاحب ہیں۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۳۲۸ اشرف علی تھانوی)

✽ مولوی محمد اسحاق دہلوی صاحب محافل میلاد میں شریک ہوتے تھے خود تھانوی

دیوبندی نے لکھا ہے۔ (اس پر کوئی بدعت سیئہ غلطی شرک وغیرہ کا فتویٰ نہیں لگاتے) ملاحظہ کریں۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۱۰۳)

✽ بزرگ صالح لوگ محفل میلاد کرواتے ہیں۔ یہ تھانوی کے قلم نے لکھا ہے۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۳۶۲)

✽ حضور کا ذکر مبارک تو ایسی چیز ہے کہ ہر وقت ہر انسان کے رگ و پے میں جاری و ساری ہو بلکہ دوسرے تمام اذکار اسی ذکر رسول ﷺ کی طرف راجع ہو جایا کریں ہم نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے انسان ہر ذکر سے اسی کا ذکر نکال لیتا ہے۔ (میلاد النبی ﷺ ص ۱۵۔ اشرف علی تھانوی)

✽ اہل دیوبند کے مفتی فرماتے ہیں.... جب ابولہب جیسے کافر کیلئے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی تو جو امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور محبت سے خرچہ کرے وہ بھی اعلیٰ مراتب و ثواب حاصل کرے گا۔ (احسن الفتاویٰ جلد ۱۔ از مفتی رشید احمد لدھیانوی)

### دارالعلوم کے ماہنامہ میں میلاد نامہ

یہ آمد آمد اس محبوب کی ہے (ﷺ) کہ نور جاں ہے جس کا نام نامی  
وہی مہر مینر قاب قوسین وہی شمس الضحیٰ ماہ تمام  
خوشی ہے عید میلاد النبی ﷺ کی یہ اہل شوق کی خوش انتظامی

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند۔ نومبر ۱۹۵۷ء)

دارالعلوم دیوبند میں گذشتہ سال سے جلسہ میلاد شریف ہونے لگا ہے

اکابرین دیوبند سرپرستی کرنے لگے ہیں۔ (ملخصاً ماہنامہ تجلی دیوبند مئی ۱۹۵۶ء)

..... میلاد شریف کے خلاف شورش کرنے والوں کو..... شورش کا پیغام واہل ذوق

کو مبارک .....

جناب شورش کاشمیری نے لکھا ہے..... ”ہماری طرف سے اہل پاکستان

کو عید میلاد النبی کی تقریب مبارک ہو۔“ (رسالہ ”چٹان“ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۶۳ء)

فاصل دیوبند و حدالْحسینی کا بیان :

میلاد النبی کی تقریب کے حوالہ سے لکھا ہے..... ”آج ۱۲ ربیع الاول

ہے۔ یہ دن انسان کی سنہری تاریخ ہے..... شمع رسالت کے پروانے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد (میلاد) کو ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر ہی مناتے بلکہ وہ دعوت حق کی یاد

دہانی کیلئے اہمیت دیتے ہیں۔“ (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اکتوبر ۱۹۵۸ء)

موسس ”بانی“ دارالعلوم دیوبند تمام عمر میلاد کراتے رہے۔ حاجی سید عابد حسین

موسس دارالعلوم ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب میلاد خوانی (محفل میلاد شریف) کراتے

تھے جس میں کافی روپیہ صرف ہوتا تھا پوری زندگی یہی معمول رہا۔ (مخدوم صابری

کلیری بحوالہ سیرت النبی بعد از وصال النبی حصہ دوم واقعہ نمبر ۲۳۲ از محمد عبد المجید صدیقی

دیوبندی۔ (الدر المنظم عبدالحق آبادی ص ۱۵۵)

مولوی احمد علی لاہوری نے کہا: جلوس، جلسوں کا اہتمام کرنا فرض ہے۔

اس سال عید میلاد النبی مبارک اور یوم آزادی پاکستان دونوں تقریبات ۱۴

اگست کو ہیں پاکستان کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہر شہر، قصبہ میں جلسوں کا انتظام کریں۔ (رسالہ خدام الدین لاہور)

مزید لکھا ہے ..... تمام دنیا کے مسلمان ۱۲ ربیع الاول کو میلاد النبی کا اہتمام کرتے ہیں، ان میں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں تو جلسے خیر و برکت کا ذریعہ ہیں۔ (رسالہ خدام الدین لاہور ۱۹۵۸ء)

دارالعلوم دیوبند ناظم و مدرس کا عقیدہ :

مولوی قاسم نانوتوی کے داماد مولوی عبداللہ نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر علماء سلف و خلف کا یہی جواز میلاد شریف کا ہی مسلک رہا ہے۔ چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علامہ احمد علی، مفتی عنایت احمد، مولانا عبدالحق، ارشاد حسین رامپوری، ملا نواب مدرسہ دیوبند کے مدرس اعلیٰ مولوی محمد یعقوب صاحب خاص دیوبند میں محفل میں شامل ہوتے ہیں، مولوی محمد قاسم صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم دیوبند کئی بار محفل میلاد میں شریک ہوئے اور قیام میلاد بھی کیا اور مولانا قاسم فرمایا کرتے تھے کہ ذکر میلاد خیر و برکت کا موجب ہے۔

(تقریظ... الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۵۵ از عبدالحق الہ آبادی)

محفل میلاد النبی فی المسجد النبی :

رشید احمد گنگوہی کے استاد و مرشد کا عمل جو ایک محدث و مفسر تھے یعنی علامہ شاہ عبد الغنی صاحب مسجد نبوی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو منعقد ہونے والی محفل میلاد میں شامل ہوئے علماء منبر نبوی پر ذکر میلاد کرتے اور روضہ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر



ذکر کرتے بوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام بھی کرتے۔ (الدر المنظم ص ۱۱۳)

✽ مفتی عنایت احمد کا کوروی نے لکھا ہے کہ یہ محفل متبرک بارہویں ربیع الاول کو مسجد نبوی میں ہوتی ہے۔ (تواریخ حبیب الہ)

✽ مولوی رشید احمد دیوبندی کے شاگرد خاص سید حمزہ نے لکھا ہے..... کتاب الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم کا ہر مضمون لاجواب ہے اور پسندیدہ ہے۔ اس میں مجلس میلاد شریف کا اعلیٰ ثبوت ہے جو گلدستہ خوبی دین ہے۔ نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب انس و جاں صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریگا، آپ کا ذکر بھی کثرت سے کرے گا..  
... مجلس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ اس پر شاہد ہیں۔  
(تقریظ۔ مولوی سید حمزہ۔ الدر المنظم ص ۱۲۷ تا ۱۲۹ ملخصاً، مولوی عبدالحق الہ آبادی)

### ملاخان کا اعلان

✽ دیوبندیوں کے خان علامہ کا بیان یا کہ مشورہ ہے

۱۲ ربیع الاول یوم النبی منایا جائے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۲ جمادی الثانی یوم صدیق منایا جائے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۷ رجب کو یوم معراج النبی منایا جائے۔

۳۰ رمضان المبارک کو یوم علی شہید منایا جائے۔

۲۶ رمضان کو یوم قرآن منایا جائے۔

۱۸ ذی الحجہ کو یوم عثمان منایا جائے۔

یکم محرم کو یوم عمر شہید منایا جائے۔

۱۰ محرم کو یوم حسین شہید منایا جائے۔

ان ایام متعینہ میں ان کی سیرت و مناقب بیان کرنے کے بعد قرآن خوانی۔  
دورد۔ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا جائے تو فائدہ ہے۔ (رسالہ ماہنامہ تعلیم القرآن  
راولپنڈی جولائی اگست ۱۹۶۰ء از دیوبندیوں کے شیخ القرآن غلام اللہ خاں)

❖ مولانا رحمت اللہ مہاجر کی کا بیان :

خیال رہے ان کو اہل دیوبند نے شیخ الہند تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو (براہین

قاطعہ ص ۱۹)

❖ مذکورہ رحمت اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں : میرا اور میرے اساتذہ کرام کا عقیدہ

مجلس میلاد شریف کے باب میں قدیم سے یہی ہے کہ انعقاد مجلس میلاد جائز ہے

بشرط منکرات سے خالی ہو جیسے گانا باجا ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا یہ نہ ہو

..... باقی قیام کے وقت ذکر میلاد یہ چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین متکلمین اور

صوفیاء علماء محدثین نے جائز رکھا ہے۔ (خلاصہ انوار ساطعہ ص ۵۹۶)

قرون ثلاثہ میں میلاد :

مولوی رشید احمد گنگوہی مجدد دیوبند لکھتے ہیں۔ محفل میلاد خالی از منکرات زمانہ

خیر القرون (یعنی حضور کا زمانہ صحابہ و تابعین کا زمانہ) میں پایا جاتا ہے (فتاویٰ

رشیدیہ ص) نیز لکھا ہے کہ مجلس میلاد شریف اور عرس پہلے مباح و جائز تھا۔ (فتاویٰ

رشیدیہ ص)

مولوی قاسم نانوتوی سے :

کسی نے کہا مولانا عبدالسمیع محفل میلاد کرتے ہیں آپ نہیں کرتے؟  
فرمایا: مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ - معلوم ہوتا ہے ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے  
محبت زیادہ ہے۔ دعا کرو مجھے بھی زیادہ ہو جائے۔ (سفر نامہ لکھنؤ۔ سوانح قاسمی ج ۱)

✽ غلام غوث ہزاروی ملاں کے خصوصی ترجمان رسالہ میں لکھا گیا ہے..... عید  
میلاد النبی تمام تقاریب منائی گئیں، یہ پروگرام ٹاؤن ہال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوا۔  
افتتاحی تلاوت حافظ محمد اکرام الحق صاحب نے فرمائی۔ یہ پروگرام عظیم الشان  
طریقہ سے منعقد ہوا۔ (ترجمان اسلام اکتوبر ۱۹۵۸ء)

✽ مولوی اسحاق دہلوی: ایک عرب عالم کی محفل میلاد میں شریک ہوئے، پھر بمبئی  
میں عبدالرحمن نامی شخص کے ہاں محفل میلاد میں شرکت فرمائی۔ یہ محفل سادہ تھی۔  
(ملخصاً ارواح ثلاثہ ص ۱۰۳ حکایت نمبر ۹۶، بروایت دیگر انوار ساطعہ ص ۲۷۵)

✽ عطاء اللہ شاہ احراری بخاری: کے حوالہ سے تحریر ہے کہ احراری صاحب  
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید میں شمولیت کے لئے جلوس کی شکل میں چوک  
شہیدان ختم نبوت میں پہلے پرچم کشائی کریں گے۔ اس کے بعد تقریب میلاد النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کیلئے شہر کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ (ماخوذ)  
(روزنامہ آزاد لاہور ص ۱ - ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء)

✽ جماعت اسلامی کے جناب نعیم صدیقی نے لکھا ہے۔ ربیع الاول میں جلسے منعقد  
کرو، نبی کریم کی محبت میں جلوس نکالو، نعین پڑھو، تقریریں کرو، جائزہ حدود میں خوشی

منائی جاسکتی ہے۔ (ماہنامہ نعت لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

✽ جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی بیگم کا پیغام :

”یہ مہینہ بابرکت ہر سال آتا ہے ہم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے چاؤ اور

جذبے سے مناتے ہیں۔“ (نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۶۷ء)

✽ پروفیسر عبدالغفور نائب امیر جماعت اسلامی نے بیان کیا..... ربیع الاول کا ہر دن

عید اور ہر رات شب برات ہے ہر جگہ محفلیں ہوتی ہیں۔ عید میلاد النبی ہم بھی مناتے

ہیں اور ہمارے حکمران بھی۔ (روزنامہ قومی اخبار کراچی ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

✽ مولوی ضیاء القاسمی دیوبندیوں کے خطیب پاکستان نے مین بازار شیخوپورہ میں

عید میلاد النبی کے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ (روزنامہ کوہستان لاہور ۱۳ اگست

۱۹۶۵ء)

معلوم ہوا..... مولوی مذکور نے یہ عید میلاد النبی جائز و صحیح قرار دیتے ہوئے خطاب

فرمایا ورنہ.....؟

✽ ایک صالح بزرگ جو ہر روز قرآن کریم کا ایک ختم شریف مکمل کرتے تھے۔ وہ

مولود (میلاد شریف) کے بڑے متعقد تھے۔ (یعنی وہ محفل میلاد شریف منانے

کروانے کا پختہ عقیدہ رکھتے تھے) (ارواح ثلاثہ ص ۳۶۲، حکایت نمبر ۱۴۲۶ از اشرف علی

تھانوی)

اسی حکایت کے آخر میں اختلاف کا حق رکھنے کے باوجود تھانوی و گنگوہی کے قلم

نے بھی مولود کو جائز لکھ دیا۔ (حوالہ مذکورہ)

❖ مولوی تاج محمود دیوبندی کا محبوب ہفت روزہ ”لولاک“ جو ۲۴-۳۱ جولائی ۱۹۶۳ء کی اشاعت ہے اس کا عید میلاد النبی نمبر جس کے ادارہ میں عید میلاد النبی کے عنوان سے لکھا گیا۔ کہ ”۱۲ ربیع الاول فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کا دن ہے۔ جب سے یہ رات اور دن معرض وجود میں آئے ہیں۔ کوئی صبح اتنی بابرکت طلوع نہیں ہوئی۔ جتنی ۱۲ ربیع الاول کی تھی جس میں حضرت ابراہیم کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے حضرت آمنہ کی گود کو نوازا گیا۔“ (ماخوذ نورانی حقائق ص ۴۰)

مفتی محمود عید میلاد کے موقع پر عظیم الشان جلوس کی قیادت کی اور خطاب کیا۔ (روزنامہ جسارت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء۔ روزنامہ حریت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء۔ روزنامہ مشرق ۹ فروری ۱۹۷۹ء)

❖ جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ لاہور میں ۱۲ ربیع الاول کو چراغاں کیا گیا۔ پرچم لہرائے گئے، حمد و نعت و خطاب ہوا۔ ملاحظہ کریں۔ خبر (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

❖ تنظیم مجلس احرار کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول کو مسجد احرار ربوہ میں دو روزہ سیرت خاتم النبیین کانفرنس ہوئی..... اختتام پر جلوس نکالا گیا۔ (جنگ لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

❖ مولوی اجمل دیوبندی کا رسالہ ہفت روزہ ترجمان اسلام نے ماہ ربیع الاول میں لکھا ہے.....

یوم میلاد اُس رسول پاک ﷺ کا یارو

بڑھایا مرتبہ جس نے فلک سے خاک کا یارو

(ترجمان اسلام۔ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ جلد ۳)

✽ مولوی احمد سعید دہلوی نے کہا میلاد شریف کا بیان کرنا اور بیان ولادت

باسعادت کے وقت قیام کرنا مستحب ہے۔ ماخوذ (مقامات سعیدیہ و مناقب احمدیہ)

✽ مولوی عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے۔ اکثر مشائخ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں

دیکھا کہ آپ محفل میلاد کے انعقاد پر راضی و خوشی ہیں پس وہ چیز ضرور اچھی ہے جس

سے آپ خوش ہوں۔ (مجموع الفتاویٰ جلد ۲ ص )

✽ مجلس احرار کے زیر اہتمام دیوبندیوں نے ۱۲ ربیع الاول کو سیرت کانفرنس کا

(ربوہ میں) انعقاد کیا اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا جو مختلف مقامات سے ہوتا ہوا

بخاری مسجد پہنچ کر ختم ہوا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲ نومبر ۱۹۸۶ء)

✽ ولادت کی خوشی کرنے سے جنت حاصل ہوگئی۔ (سعید البیان ص ۹۔ شاہ احمد سعید دہلوی)

## نواب صاحب کا نوابانہ فیصلہ اور دعائے عاجزانہ

عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد النبی ﷺ پایا جاتا ہے سو جس کو

حضرت نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کا بیان سکر فرحت حاصل نہ ہو اور اللہ کا شکر نہ

کریں اس نعمت کے ملنے پر وہ تو مسلمان نہیں۔

مزید لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ

ہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محبت صادق قبیح

واثق (عالم دین واعظ وغیرہ) سے سن لیا کریں۔ (محفل کا انعقاد ہو جایا کرے)

### میلا و نامہ :

مزید لکھا ہے۔ ہم محفل میلا د پڑھنے والوں کیلئے رسائل مولود شریف میں ذکر ولادت و رضاعت و حلیہ مبارک و معجزات و معراج شریف و فضائل درود شریف و ذکر وفات ہوا ہے اس کتاب شامہ رسالے میں یہ مقاصد مع شئی زائد تمام مذکور ہیں اور روایات موضوعہ و ضعیفہ و حکایات مختلفہ سے اجتناب کیا گیا ہے۔ (الشمامة العنبریة من مولد خیر البریة..... از مجدد اہل حدیث و ہابیہ نواب محمد صدیق حسن خاں)

### محفل میلا و غیروں کی نظر میں کتب ماخذ و مراجع

11- تیسر الباری (وحید الزمان)

12- توحیدی نعیتیں

13- یزدانی کی موت اہل دل پر کیا گزری

• سعید البیان فی مولد سید الانس و الجان (شاہ احمد)

14- تحفۃ المودود

15- سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

16- شمامۃ العنبر یہ

17- رحمت کائنات

18- جمعہ کے فضائل و احکام (تھانوی)

19- میلا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تھانوی)

1- درالشمین

2- تذکرۃ الواعظین

3- فیوض الحرمین

4- القول الجلی

5- شامہ امدادیہ

6- ارواح ثلاثہ (حکایات)

7- کلیات امدادیہ

8- اقتضاء الصراط مستقیم

9- مخزن احمدی

10- انوار ساطعہ

- |  |                                  |
|--|----------------------------------|
| 20- احسن الفتاویٰ جلد ۱                                | 25- سفرنامہ لکھنؤ                |
| 21- ماہنامہ دارالعلوم دیوبند نومبر ۱۹۵۷ء، اکتوبر ۱۹۵۸ء | 26- سوانح قاسمی                  |
| 22- سیرت النبی بعد از وصال النبی                       | 27- مقامات سعیدیہ و مناقب احمدیہ |
| 23- الدر المنظم  | 28- مجموعہ الفتاویٰ عبدالحی      |
| 24- توارخ حبیب الہ                                     | 29- امداد المشتاق                |
|  | 30- فیصلہ ہفت مسئلہ              |

رسائل، ماہنامے و ہفت روزے۔ اخبارات

- |  |                                    |
|--|------------------------------------|
| ہفت روزہ المحدث ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء                | اخبارات .....                      |
| شمس الاسلام بھیرہ۔ فروری ۱۹۸۱ء               | روزنامہ جنگ لاہور ۱۹۸۲ء            |
| ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ             | روزنامہ جنگ فورم ۱۲۹ اپریل ۲۰۰۵ء   |
| ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ                          | روزنامہ آزاد لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء  |
| ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ  | روزنامہ نوائے وقت ۲۱ جون ۱۹۶۷ء     |
| المسیر لائل پور ۲۱ تا ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ | روزنامہ قومی اخبار ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء |
| تجلی دیوبند۔ مئی ۱۹۵۶ء                       | روزنامہ کوہستان لاہور ۱۹۶۵ء        |
| چٹان۔ ۱۷ جولائی ۱۹۶۳ء                        | روزنامہ جسارت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء       |
| رسالہ خدام الدین۔ جولائی ۱۹۷۹ء               | روزنامہ مشرق ۹ فروری ۱۹۷۹ء         |
| رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ۱۹۶۰ء       | روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹۹۷ء      |
| ترجمان اسلام ربیع الاول ۱۳۰۶ھ                | روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۷ء  |
|  | ہفت روزہ "لولاک" ۱۹۶۳ء             |
|  | ماہنامہ نعت لاہور اکتوبر ۱۹۸۸ء     |



# جشن میلاد النبی کی مسلمہ حقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ابتدائیہ

فخر ملت اسلامیہ، نباض قوم، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ الحاج پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان گوجرانوالہ

.....

جشن عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

اور جلوس ”اہل حدیث و جشن دیوبند“ کا جواز کیوں؟

کے نام سے مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ سے شائع ہونے والی کتاب لا جواب

کے جواب کے لئے عرصہ دراز کے بعد منکرین میلاد کی باسی کڑا ہی میں اُبال آیا اور

کسی غیر معروف و غیر مقلد محمد امین نے اپنے نام کے برعکس امانت و دیانت کی

بجائے تحریف و خیانت سے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے اور یہ درحقیقت ہماری

صداقت و منکرین میلاد کی شان رسالت سے عداوت کا برملا اعتراف ہے۔ کیونکہ

انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ سب کچھ جائز ہے لیکن عید

میلاد النبی ﷺ منانا کسی طرح بھی جائز نہیں اور یہی چیز ہم نے ثابت کی تھی اور ظاہر

ہے کہ وہابیوں کا یہ کہنا محض شان رسالت سے و عداوت پر مبنی ہے ورنہ ہر صاحب ایمان و صاحب انصاف یہ سمجھتا ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی جشن و جلوس ہے لیکن وہ ان کے نزدیک بہر حال جائز ہے، اسی طرح کے جشن و جلوس پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آجائے تو وہ ان کے نزدیک بہر حال بدعت و ناجائز ہے۔

❁ تو اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ بالکل واضح و ظاہر ہے کہ جشن و جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ شان رسالت کا چرچا و مظاہرہ ہوتا ہے اس لئے دیوبندی وہابی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں کیونکہ انہیں یہ گوارا نہیں کہ شان رسالت کا چرچا و مظاہرہ ہو۔ اس لئے کہ ان کا عقیدہ باطلہ ہے کہ جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو، اس میں بھی اختصار کرو۔ (تقویۃ الایمان)

❁ اور چونکہ انہیں شیطانی ورثہ میں میلاد دشمنی ملی ہے۔ اسلئے وہ میلاد شریف کے نام سے چڑتے اور جلتے ہیں اور کسی طور بھی میلاد شریف کا نام لینے اور میلاد منانے کے حق میں نہیں ورنہ قرآن و حدیث میں یہ کہیں نہیں آیا کہ جلوس اہل حدیث و جشن دیوبند تو جائز ہے اور جشن و جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعت و ناجائز ہے۔

۵ حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

## جشن دیوبند کا جواب ہٹ دھرمی کی انتہا

چونکہ دیوبندی اور غیر مقلد دونوں تقویۃ الایمانی بھائی ہیں، اسلئے جشن دیوبند منانے پر اعتراض کے جواب میں کسی دیوبندی نے نہیں بلکہ نام نہاد امین غیر مقلد نے یہ

الزام دیا ہے کہ ﴿جنگ اخبار ۱۴ نومبر ۱۹۸۷ء میں ایک فوٹو شائع ہوئی ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ لندن میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں سکھوں نے شرکت کی۔﴾ بھارت میں دیوبندیوں کے جشن پر اندر گاندھی کی شرکت پر اعتراض کرنے والوں کے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں سکھوں نے شرکت کی یعنی بریلویوں کے جلوس میں شرکت کی۔ (غیر مقلد کا کتابچہ)

اہل علم و انصاف غور فرمائیں کہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے پر اعتراض کرنے والے وہابیوں کو جشن دیوبند منانے اور اس میں دشمن پاکستان کافرہ مشرکہ بے پردہ اندر گاندھی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کرنے اس سے افتتاح کرانے اور شمع محفل بنانے پر حقیقتاً کوئی اعتراض نہیں۔ اس لئے نجدی مولوی نے جشن دیوبند کا دفاع کرنے کیلئے الٹا بریلویوں کے جلوس میں سکھوں کی شرکت کا الزامی جواب دیا ہے۔ یہ ان کی شان رسالت سے عداوت نہیں تو اور کیا ہے؟ لیکن نجدی مولوی نے اپنی جہالت و حماقت اور اندرونی خباثت کے باعث اتنا بھی غور نہیں کیا کہ منکرین میلاد دیوبندی علماء نے اپنے مذہبی تعلیمی مرکز دارالعلوم دیوبند میں اندر گاندھی کو بطور اعزاز مدعو کر کے جشن دیوبند منایا۔

جبکہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں مدرسہ دیوبند جیسے کسی ادارہ کے ذمہ دار علماء اہل سنت نے سکھوں کو مدعو نہیں کیا بلکہ اتفاقاً وہ از خود جلوس میں شریک ہوئے جیسا کہ انہوں نے میلاد شریف اور شان رسالت کے متعلق نعتیہ کلام بھی شائع کیا ہے۔ ﴿تو سکھوں کی از خود جلوس میں شرکت موجب طعنہ و اعتراض نہیں بلکہ اگر

غیرت و حیا ہو تو منکرین میلاد کے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ سکھ تو جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر ہو کر شریک ہوئے اور نعتیہ کلام بھی شائع کیا لیکن دیباہ و ہابیہ کی میلاد شریف سے عداوت و ہٹ دھرمی اور سکھوں کی ذہنیت سے بدتر ذہنیت کا یہ حال ہے کہ وہ اب بھی میلاد شریف کا مسلسل انکار کئے جا رہے ہیں اور انہیں سکھوں کا یہ کردار دیکھ کر بھی کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے

کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

الغرض : اندرا گاندھی کے بطور مہمان خصوصی جشن دیوبند میں شرکت کا سکھوں کی از خود اتفاقیہ شرکت سے تقابل کرنا ان کی جہالت و غیر مقلدانہ حماقت ہے۔ اگر بریلی و دیوبند کے واقعہ کا تقابل کرنا ہے تو اس طرح کریں کہ

✽ علماء دیوبند نے اندرا گاندھی کو بطور مہمان خصوصی دیوبند میں مدعو کیا اور اس حیا باختہ غیر محرم کافرہ مشرک سے جشن دیوبند کا افتتاح کرایا، اسے کرسی پر بٹھایا اور بڑے بڑے داڑھی والے دیوبندی مولویوں کو فرشی اسٹیج پر بٹھایا جبکہ بریلی میں اندرا گاندھی نے بطور وزیر اعظم علاقہ بریلی کے دورہ کے دوران شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں (رحمۃ اللہ علیہما) کو اپنے حاضر خدمت ہونے کا پیغام پہنچایا تو آپ نے اندرا گاندھی کو ملاقات کا وقت عنایت نہ فرمایا اور اپنے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمودہ مبارک کی صحیح پاسداری کی اور اس کی لاج رکھ لی کہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا  
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ نا نہیں

دوسری شہادت :

اگست ۱۹۹۵ء میں بھارت کے سابق وزیر اعظم نریماراؤ نے بریلی کے دورہ کے موقع پر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چادر چڑھانے اور ان کے نواسے مولانا منان رضا خاں کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کی مگر درویش سجادہ نشین نے نہ صرف ملاقات سے معذرت کر لی بلکہ مزار پر حاضری اور چادر چڑھانے کی بھی اجازت نہیں دی۔

✽ نریماراؤ نے مدرسہ اور لنگر کیلئے ایک کروڑ روپیہ پیش کرنا چاہا مگر اعلیٰ حضرت کے نواسے نے بزرگوں کی روایت کو زندہ رکھا اور اس پیش کش کو بھی ٹھکرا دیا۔  
(بحوالہ نوائے وقت لاہور ۳ جنوری ۲۰۰۲ء)

مذکورہ دونوں : حوالوں کے تقابل سے خود فیصلہ فرمائیں کہ منکرین شان رسالت کے اندرا گاندھی و کانگرس سے کیسے روابط ہیں اور اہل بریلی عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے کتنی بے اعتنائی و لاتعلقی ہے۔ الغرض غیر مقلد مولوی کا جشن دیوبند کی حمایت و طرفداری میں سکھوں کے متعلق مذکورہ حوالہ بالکل بے جوڑ و غیر متعلق ہے اور اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ غیر مقلدین اہل حدیث بھی جشن دیوبند منانے والوں اور اندرا گاندھی اور اندرا گاندھی کو مدعو کرنے والوں کے شریک جرم ہیں اور جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار محض ان کی شان رسالت سے عداوت ہے۔ ورنہ یہ

کیسے ہو سکتا ہے کہ جشن دیوبند مع اندرا گاندھی کی شمولیت کے جائز اور روا ہو اور جشن میلاد مصطفیٰ ﷺ نا جائز و ناروا ہو۔ ع..... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

کَلک رَضَا ہِے خَنْجَرِ خُونخَوَارِ بَرَقِ بَارِ

اَعْدَاءِ سِے کَہِے دُو خَیْرِ مَنَائِمِیْنَ نَہِ شَرِّ کَرِیْیِیْنَ

محفل میلاد شریف ایک ایسا محبوب و پیارا عمل ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بہت عمدہ و پسندیدہ ہے۔ چنانچہ اہل نجد و دیوبند کے مدوح و پیشوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہما) سے نقل فرماتے ہیں کہ

پہلا حوالہ : میں ایام مولود میں آنحضرت ﷺ کے میلاد کا کھانا پکواتا تھا۔ ایک سال کچھ پاس نہ تھا۔ کچھ بھنے ہوئے چنے تھے ان کو میں نے تقسیم کیا (ناغہ نہ ہونے دیا) پس میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ شاد اور بشاش ہیں۔ (الدر الثمین ص ۸)

دوسرا حوالہ : فرمایا کہ ”ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کی ولادت کے دن آپ کی جائے ولادت پر آپ کے مولود شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور لوگ نبی ﷺ پر درود شریف پڑھتے تھے اور جو معجزات آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے اور جو مشاہدات آپ کی بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے وہ بیان کرتے تھے پس میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے“۔ الخ (فیوض الحرمین ص ۲۷)

تیسرا حوالہ : حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا کہ قدیم طریقہ کے مطابق ۱۲ ربیع الاول

کو میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور آنحضرت ﷺ کی کچھ نیاز تقسیم کی اور آپ کے موئے مبارک کی زیارت کرائی۔ تلاوت قرآن پاک کے دوران ملاء اعلیٰ کا ورود ہوا (فرشتوں کا نزول ہوا) اور رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح نے اس فقیر اور اس سے محبت کرنے والوں کی طرف بہت التفات فرمائی۔ (القول الجلی فی ذکر آثار الولی ص ۹۸)

مذکورہ تینوں حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ حضرت شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک ۱۲ ربیع الاول کی بڑی اہمیت تھی۔ میلاد شریف کا اہتمام ان حضرات کا معمول تھا۔ اس موقع پر نذر و نیاز اور کھانے وغیرہ کا اہتمام کرتے تھے اور لوگوں میں تبرک تقسیم کرتے تھے اور موئے مبارک کی زیارت کراتے تھے۔ (ﷺ)

مکہ مکرمہ : بلکہ مکہ شریف میں بھی اہل مکہ جشن میلاد شریف مناتے تھے اور آپ کی جائے ولادت پر محفل میلاد کا انعقاد کرتے تھے، جہاں شاہ ولی اللہ بھی حاضر ہوئے اور انوار کا مشاہدہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی میلاد شریف کے عمل کو خوشنودی و نظر التفات کی سند عطا فرمائی جس سے رسول اللہ ﷺ کا علم غیب شریف و حاضر و مختار ہونا بھی ثابت ہوا کہ اتنی صدیوں بعد آپ کو دہلی میں محدث دہلوی اور ان کے والد صاحب کے میلاد شریف منانے کا علم بھی ہو گیا اور آپ نے جلوہ افروز ہو کر اظہار خوشنودی و نظر التفات بھی فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ

اب اگر کوئی نجدی، دیوبندی، وہابی، بزرگان دین کے ایسے معمول و بارگاہ

رسالت میں مقبول و پسندیدہ عمل اور اس پر اہل مکہ مکرمہ کی سند کو بدعت و ناجائز ٹھہراتا ہے تو اس کے بدنصیب و محروم ہونے میں کیا شبہ ہے؟ جیسا کہ گر جا کھ گوجرانوالہ کے کسی وہابی مولوی نام نہاد امین نے رسالہ ”جشن میلاد النبی کی حقیقت“ میں لکھا ہے اور اسے ہماری کتاب ”جشن میلاد النبی ناجائز کیوں اور جلوس اہل حدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں“ کے جواب ہونے کا تاثر دیا ہے حالانکہ ماشاء اللہ اس کتاب کا گیارہواں ایڈیشن شائع ہوا ہے اور جیسے یہ پہلے لا جواب تھی اب بھی لا جواب ہے اور کسی کی ہٹ دھرمی و میں نہ مانوں کا مرض لا علاج ہے۔

غضب خدا : کا کہاں بزرگان دین و صدیوں پہلے کے محدثین و خود مخالفین کے مدوح و پیشوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و ان کے والد بزرگوار کا مسلک و عمل میلاد شریف اور کہاں آج کل کے یہ غیر ذمہ دار رواجی و بنا سستی اہل حدیث۔

ع..... چہ نسبت خاک رابا عالم پاک

❁ کچھ تو خوف خدا ہونا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ کیا وہ بزرگان دین و محدثین، عمل میلاد شریف سے بدعت کا ارتکاب کرتے تھے؟ کیا انہیں بدعت بدعت سے نفرت اور بدعت و سنت کا فرق معلوم نہ تھا؟ اور پھر اگر ان کا یہ عمل بدعت تھا تو انہیں بارگاہ رسالت سے خوشنودی کی سند کیوں حاصل ہوئی؟ اگر کسی میں ہمت ہے تو اس کا نمبر وار جواب دے۔ بہر حال معلوم ہوا کہ ان بزرگوں کا یہ عمل بدعت نہیں تھا انہیں بدعتی قرار دینے اور میلاد شریف کو بدعت سمجھنے والے خود بدعتی ہیں اور ہمیں غلط اور جھوٹا کہنے والے نام نہاد اہل حدیث خود غلط اور جھوٹے ہیں۔ ہمیں اصل محدثین کی



معیت و رفاقت مبارک ہو اور نقلی اہل حدیث وہابیوں نجدیوں کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی معیت و رفاقت نصیب ہو۔

محدثین کا بیان :

ہم نے اپنی کتاب میں ”محدثین کا بیان“ کے عنوان سے لکھا تھا کہ امام احمد بن قسطلانی، علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے ان دعائیہ کلمات کو نقل فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح منائے۔“ (زرقانی شرح مواہب جلد اول ص ۱۳۹، ماثبت من السنۃ ص ۶۰)

نام نہاد ”اہل حدیث“ نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے انہوں کوئی شرعی دلیل نہیں پیش کی اس لئے ان کے یہ اقوال دین میں حجت نہیں۔ مسئلہ قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ (ملخصاً)

کیا کہنے.... اس غیر مقلدانہ ترقی پسندی کے۔ گویا مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث کا جو علم اور سنت و بدعت کا پیمانہ غیر مقلدوں کے پاس ہے وہ ان محدثین کے پاس نہ تھا۔ وہ یونہی میلاد شریف مناتے اور میلاد منانے والوں کیلئے دعائیں کرتے تھے۔

۵ الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

بہر حال : یہ ثابت ہو گیا کہ صدیوں پہلے شارح بخاری امام قسطلانی، شارح

موطا و مواہب علامہ زرقانی اور مشکوٰۃ شریف کی عربی و فارسی شرح لکھنے والے شیخ عبدالحق دہلوی جیسے محدثین بھی میلاد شریف کے قائل و عامل اور ہمارے ہم نوا و ہمارے لئے دعا گو تھے نہ کہ مبتدعین دیوبندی، غیر مقلدین کے۔ غیر مقلدین کو سوچنا چاہئے کہ

ع ..... از کہ بریدی و با کہ پیوستی

تف ہے : منکرین میلاد کی محرومی و بد نصیبی پر، جنہوں نے جلیل القدر محدثین سے رشتہ توڑا اور صرف محمد بن عبدالوہاب نجدی سے رشتہ جوڑا۔

جب سر محشر پوچھیں گے بلا کر سامنے

کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

واقعہ ابولہب : ہم نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ جلیل القدر ائمہ محدثین نے نقل کیا ہے کہ ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری سن کر اسے آزاد کر دیا۔ جس کے صلہ میں بروز پیر اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے، اور انگلی سے پانی چوسنا میسر آتا ہے۔ جب کافر کا یہ حال ہے تو عاشق صادق مومن کیلئے میلاد شریف کی کتنی برکات ہوں گی۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۴۳ مع شرح زرقانی ۱۳۹۔ ما ثبت بالنسہ ص ۶۰)

❁ ایسے اہم مسئلہ میں اتنے مہتمم بالشان حوالہ جات و محدثین کرام کے تذکرہ کا غیر مقلد مولوی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ ان کا نام تک نہیں لیا اور اس طرح صراحتاً بددیانتی و دھوکہ دہی اور مغالطہ سے معاملہ کو پوشیدہ رکھا ہے اور الٹا ہمیں نشانہ بنا کر

طعن و تمسخر کا مظاہرہ کیا ہے اگر وہ سچا ہوتا تو حوالہ کا جواب حوالہ سے دیتا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بزرگان دین و محدثین کے حوالہ جات سے اس نے راہ فرار اختیار کی ہے۔

✽ بہر حال وہ میرا ثیانہ انداز و مسخرہ پن سے لکھتا ہے۔ اگر آپ نے ابولہب کے طریقہ پر عمل کرنا ہے تو پھر آپ کو اور بریلوی عوام کو ہر سال ۱۲ ربیع الاول کے دن لوٹدی آزاد کرنی چاہئے۔

✽ کس قدر شقاوت ازلی و خباثت قلبی اور شان رسالت سے عداوت کا مظاہرہ ہے اور یہ میرا ثیانہ انداز و مسخرہ پن کا برتاؤ وہابی مولوی نے ہمارے ساتھ نہیں کیا بلکہ ان بزرگان دین و محدثین کی گستاخی کی ہے جن کا ہم نے حوالہ دیا ہے کیونکہ یہ بات ہم نے اپنی طرف سے نہیں لکھی تھی۔

✽ بہر حال بات ابولہب کے طریقہ پر عمل کرنے کی نہیں اور نہ ہی کوئی مسلمان ایسا سوچ سکتا ہے بلکہ بزرگان دین نے اس سے استدلال کیا ہے کہ ”جب کافر کا یہ حال ہے تو عاشق صادق مومن و موحد کیلئے میلاد شریف کی کتنی برکات ہوں گی۔“ جیسا کہ بیان ہوا لیکن وہابیوں کی کھوپڑی ہی الٹی ہے اس لئے ان کو سیدھی بات بھی الٹی ہی نظر آتی ہے اسی لئے تو کہا جاتا ہے: **وَلٰكِنَّ الْوٰهَابِيَّةَ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُوْنَ**۔

خانہ تلاشی : ابولہب کے حوالہ سے جو بات شرح بخاری و شرح زرقانی و ما ثبت بالنسہ میں محدثین نے تحریر فرمائی ہے اور اس سے جو استدلال کیا ہے۔ وہابیوں کی خانہ تلاشی کے دوران معلوم ہوا کہ یہی بات شیخ عبداللہ ابن محمد بن عبدالوہاب نجدی

نے اپنی کتاب مختصر سیرت الرسول ﷺ میں علامہ ابن جوزی محدث علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ

﴿﴾ آپ کی پیدائش کی خوشخبری ثویبہ (لونڈی) نے ابولہب کو پہنچائی تو اس نے خوشی میں اس کو آزاد کر دیا۔ کسی نے ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا ”تمہارا کیا حال ہے؟“ بولا ”جہنم میں ہوں۔ ہاں (یوم ولادت) پیر کے دن میرے عذاب میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور دونوں انگلیوں کے درمیان سے کچھ پانی چوستا ہوں اور اس کا سبب نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر میرا ثویبہ کو آزاد کرنا اور اس کا آپ ﷺ کو دودھ پلانا ہے۔“

علامہ ابن جوزی: محدث فرماتے ہیں ”جب ابولہب کافر کا (جس کی قرآن مجید میں مذمت کی گئی) آپ کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے تو آپ ﷺ کی امت کے اس موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔“ (کتاب مختصر سیرۃ الرسول ﷺ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی ص ۲۳) یاد رہے: کہ کتاب مختصر سیرۃ الرسول ﷺ کا ترجمان وہابیہ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور نے ۳ جنوری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں ﴿﴾ ہفت روزہ ”تنظیم اہل حدیث“ لاہور نے ۳۰ مئی ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اور ہفت روزہ ”الاعتصام“ لاہور نے ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں زبردست تائید و تصدیق کی ہے اور اس کتاب کی بڑی تحسین و تعریف کی ہے۔

مزید کتاب لا جواب ”جشن میلاد النبی نا جائز کیوں اور جلوس اہل حدیث و جشن

دیوبند کا جواز کیوں؟“ کے نام نہاد جواب میں ہمارے مضمون محدثین کے بیان و واقعہ ابولہب کے جواب میں نجدی مولوی نے جو بے اصول نامعقول جواب دیا تھا اس کا جواب الجواب جمادی الآخر ۱۴۲۳ھ اگست ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں قارئین رضائے مصطفیٰ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ محدثین کے بیان کے بعد ہم نے ”جشن میلاد شریف“ کے متعلق مفسرین کا اعلان کے تحت بھی میلاد شریف کا جو ثبوت دیا تھا نجدی مولوی اسے بالکل ہی ہضم کر گیا ہے اور جواب دینا تو درکنار اس نے اسے چھواتک نہیں۔

قارئین کرام..... مفسرین کا ایمان افروز نجدی سوز اعلان ملاحظہ فرمائیں اور نجدی مولوی کی بے بسی و فرار کا نظارہ کریں۔ اس اعلان کے تحت ہم نے لکھا تھا۔ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے امام فخر الدین رازی (صاحب تفسیر کبیر) سے نقل فرمایا ہے کہ ”جس شخص نے میلاد شریف کا انعقاد کیا اگرچہ عدم گنجائش کے باعث صرف نمک یا گندم یا ایسی ہی کسی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا، برکت نبوی ﷺ سے ایسا شخص نہ محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔“ (النعمة الکبریٰ ص ۹)

✽ مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی نے امام سیوطی، امام سبکی، امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن حجر ہیتمی، امام بخاری، علامہ ابن جوزی (رحمۃ اللہ علیہم) جیسے اکابر علمائے امت سے میلاد شریف کی اہمیت نقل فرمائی اور لکھا ہے کہ ”میلاد شریف کا انعقاد آپ کی تعظیم کیلئے ہے اور اہل اسلام ہر جگہ ہمیشہ میلاد شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔“

(تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۵۶)

✽ امام سیوطی نے فرمایا کہ ”نبی علیہ السلام کے میلاد شریف کیلئے اظہار تشکر مستحب

ہے۔“ پھر فرمایا کہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ علیہ کے پاس علماء کا کثیر اجتماع ہوا جس میں امام سبکی اور سب علماء نے قیام کیا۔ پس اس مجلس میں عظیم انس حاصل ہوا اور یہ ان کی اقتداء کیلئے کافی ہے۔

✽ علامہ ابن جوزی نے فرمایا ”میلاد شریف کے خواص میں سے ہے کہ یہ اس سال میں امان ہے جس میں میلاد شریف منایا جائے اور بشارت عاجلہ ہے حاجات و مقاصد کے پانے کیلئے۔“ (حوالہ مذکورہ باضافہ)

لیکن غیر مقلد مولوی نے اس پیرا کا کوئی جواب نہیں دیا۔ معلوم ہوا کہ حضرات محدثین کی طرح حضرات مفسرین بھی میلاد شریف کے قائل و عامل اور ہمارے ہم نوا تھے نہ کہ مبتدعین غیر مقلدین کے۔ حالانکہ وہ غیر مقلدین سے زیادہ علوم قرآن و حدیث کے ماہر اور بدعت و سنت کا فرق جاننے والے اور بدعات سے نفرت فرمانے والے تھے۔ سچ ہے کہ.....

سوا چند گمراہوں کے دیکھ لو مشرق سے مغرب تک  
 ہوا مقبول اُمت ہے قیام محفل مولد  
 نبی کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد  
 عجب تعظیم حضرت ہے قیام محفل مولد

(صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ وسلم)

بدحواسی : نجدی مولوی نے یوم میلاد کی نفی کرتے ہوئے پہلے تو لکھا ہے کہ ”یوم میلاد کی فضیلت کسی بھی حدیث میں بیان نہیں کی گئی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم میلاد کو عظمت

اور فضیلت کا عامل بتایا۔“ الخ۔ (ص ۱۷) لیکن صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یوم ولادت اگر منایا ہے تو یوم تشکر کے طور پر منایا ہے، یوم عید کی طرح نہیں۔ اس لئے مسلمان بھی اگر ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے شکرانے میں یوم ولادت پر روزہ رکھیں تو یہ بلاشبہ جائز ہے بلکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔“

کیسی بدحواسی: اور میلاد شریف کے انکار و گستاخی کی نجدی مولوی پر کتنی پھٹکار ہے کہ پہلے تو یوم میلاد کی فضیلت کا یکسر انکار کیا ہے اور پھر خود ہی یوم ولادت کو یوم تشکر کے طور پر منانا تسلیم بھی کر لیا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ

الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

اور یہی بات ہم اپنی کتاب لا جواب میں بحوالہ وہابیہ نقل کر چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دن منایا بلکہ عید میلاد اور عید بعثت کہہ کر منایا اور منایا بھی روزہ رکھ کر سال بہ سال نہیں بلکہ ہر ہفتہ منایا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور، مارچ ۱۹۸۱ء)

سبحان اللہ: ”اہل حدیث نے تو حد کر دی کہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عید میلاد منانے ہی کی تصریح نہیں کی بلکہ ایک اور عید یعنی عید بعثت منانے کا بھی اضافہ کر دیا اور وہ بھی ہفتہ وار۔“ (کتاب جشن میلاد النبی نا جائز کیوں؟ ص ۱۰)

مگر نجدی مولوی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، نہ اسے زیر بحث لایا۔ بہر حال چونکہ چنانچہ کے بعد اہل حدیثوں نے بحکم حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے عمل شریف سے یوم ولادت یوم تشکر و یوم بعثت منانا ثابت کر دیا اور یوم ولادت کی عظمت اور فضیلت

ظاہر کردی اگر مبتدعین غیر مقلدین اب بھی بدعت و انکار کی رٹ لگائیں تو پھر.....  
لعنة الله على الكذابين کا ورد ضرور کریں۔

الحاصل : بصورت مذکورہ اہل حدیثوں کا عملاً یوم ولادت منانے کو تسلیم کر لینا اور اس کی تصریح کر دینا میلاد شریف کے قائل و عامل اہل سنت و جماعت کی فتح عظیم اور منکرین میلاد نجدی و ہابی مذہب کی شکست فاش ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے جال میں صیاد آگیا

کیونکہ ان لوگوں کا یوم ولادت منانے کا تذکرہ تو درکنار انہیں تو میلاد دشمنی کے باعث یوم ولادت و یوم میلاد کا نام لینا بھی گوارا نہیں۔

نکتہ جلیلہ : جہاں تک یوم ولادت کی عظمت و فضیلت اور یوم ولادت منانے کا تعلق ہے وہ تو منکرین میلاد نے تسلیم کر لیا ہے۔ باقی رہا اس دن روزہ رکھنے کا معاملہ تو شرعاً چونکہ یہ روزہ رکھنا لازمی نہیں بلکہ اختیاری ہے۔ اس لئے یہ موجب طعن نہیں۔ ویسے اہل حدیث کہلانے والوں کو مذکورہ حدیث کے تحت یوم ولادت ہر پیروار کا روزہ ضرور رکھنا چاہئے بلکہ دوسرے اہل حدیثوں کو بھی روزہ رکھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔ چونکہ یہ لوگ مدعیان عمل بالحدیث ہیں۔

(ماخوذ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۱۳۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء)





نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گوند لوی کا پیغام گر جا کھی کے نام..... یعنی ایک تحقیق ایک وضاحت

کچھ عرصہ سے ہر سال ربیع الاول شریف کے مبارک مہینہ میں پاکستان کے وہابیوں کی طرف سے محافل میلاد و عید میلاد النبی ﷺ کے مستحسن و بابرکت معمولات کے خلاف شرک و بدعت کے فتاویٰ پر مبنی پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ وہابیوں کی شان رسالت دشمنی ہے جو دراصل میلاد شریف کے امور مستحبہ کے انکار کا موجب ہے اور یہ نادان لوگ نہیں چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد پاک و اجلاس مبارک کا نفرنسوں و محافل میلاد و جلوس میلاد میں آپ ﷺ کے کمالات و معجزات و اسلامی تعلیمات و اظہار شان رسالت ہو ورنہ کیا وجہ ہے کہ اپنے مولویوں کے ایام و جلوس کے بیانات کے ساتھ میلاد و سعودی ایام کے جشن منانا، عیدین کے موقع پر جلوس نکالنا جائز و ثابت ہو جائیں مگر جشن میلاد مبارک پر محافل میلاد کے معمولات بدعت و بے ثبوت قرار پائیں؟

آہ..... تم جو کرو بدعت و ایجاز روا ہے

اور ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے

اس دور حاضر میں شرانگیز اور فتنہ پرور لوگ اہل سنت و جماعت کی محافل میلاد کے اعمال حسنہ کو بلا وجہ تنقید کا نشانہ بنا کر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق و فرقہ واریت کو

ہوا دیتے ہیں اور خود کو اصلاح و تبلیغ کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں اور وہابیت و دیوبندیت کے خود ساختہ نظریات کو نام نہاد اصلی اہل سنت و اہل حدیث کے لباس میں چھپانے کی سعی ناپاک میں مصروف ہیں۔

خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے

خصوصاً وہابیوں کی اس وبا سے

دوغلہ پالیسی: ان نام نہاد اہل حدیث کہلانے والوں کی حقیقت ان کے بڑے وہابی کے الفاظ میں پڑھ لیجئے۔ لکھتا ہے ”نام کے اہل حدیثوں کو نہ دیکھئے کیونکہ فی زمانہ تو کثرت سے ایسے ہی اہل حدیث کہلانے والے ہیں جو بدنام کنند نیکو نامے چند“

(کرامات اہل حدیث ص: ۱: از مولوی عبدالمجید سوہدروی)

انہیں میں سے ایک غیر مقلد امین گر جا کھی نے بھی اپنے نام کے برعکس امانت و دیانت کی بجائے جہالت و تعصب پر مبنی چند اوراق سستی شہرت حاصل کرنے کے شوق میں سیاہ کر ڈالے یعنی کہ جب فخر ملت اسلامیہ نباض قوم کا شرف راز نجدیت علامہ الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی محققانہ و مصنفانہ و مخلصانہ دعوت فکر پر مبنی حقائق سے پر کتاب مستطاب کے منظر عام پر آتے ہی منکرین میلاد پریشان ہو گئے تا حال اضطراری حالت میں ہیں تا حشر رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

بہر حال عرصہ دراز کے بعد: ایک گر جا کھی جواب لکھنے بیٹھا جو اپنی نوک قلم سے نجدیت کے سینہ پر کینہ کو چھلنی کر بیٹھا۔ تفصیل اس اجمال کی ہے کہ مصنف اپنی کتاب کے صفحہ ۴-۵ پر جس عمل خیر میلاد شریف کو بدعت ضلالہ (معاذ اللہ) لکھا اسی

کتاب کے صفحہ ۲۴ پر لکھتا ہے کہ ”ملک میں حقیقی اسلامی تقریبات کی طرح یہ بھی (عید میلاد النبی و جلوس میلاد) ایک حقیقی اسلامی تقریب ہی شمار ہوتی ہے۔ اس تقریب کے جلال و احترام میں ۱۲ ربیع الاول کو سرکاری سطح پر ملک بھر میں تعطیل عام ہوتی ہے۔“

صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے کہ اگر ان کو (متعدد جلوسوں کو) حکومت کے اہتمام سے خاص کر دیا جائے تو یہ کام ہرگز مشکل نہیں، ہر جگہ کے حکام باسانی اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ المختصر یہ کہ جس عمل میلاد شریف کو بدعت ضلالہ وغیرہ لکھا اسی کو حقیقی اسلامی تقریبات میں شامل کر کے اپنی دوغلہ پالیسی و شکست فاش کو تسلیم کر لیا۔

ع ..... لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(جشن میلاد النبی کی حقیقت از محمد امین گر جا کھی غیر مقلد)

نعمت کا چرچا : وہابی مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ..... ”اللہ کے نبی حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑی نعمت ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کا چرچا کرنے کا بھی حکم فرمایا۔ الحمد للہ تعالیٰ اسی لئے ہم اہل سنت اس نعمت عظمیٰ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کو عظیم نعمت جان کر شان و عظمت کے اظہار کیلئے محافل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں۔ اب کیا وہ مسلمان ہے جو ان اجلاس کو بدعت ضلالہ و مردود کہے گا؟

حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بنعمة ربك فحدث

یہ فرمان مولیٰ پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

تسلی کیلئے اپنے بڑے مجدد مفتی نواب صاحب کا عقیدہ و فیصلہ پڑھ لیں۔  
 مجدد وہابیہ : نے لکھا ہے کہ ﴿اللہ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر توفیق  
 حال کرے کہ ہم ہر روز ذکر میلاد رسول کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محبت صادق  
 تابع واثق (عالم دین خطیب وغیرہ) سے سن لیا کریں بلکہ فضائل میلاد شریف کے  
 اس امر میں کوشش کریں نیز جس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (جلسہ) میلاد شریف کا حال سن  
 کر خوشی نہ ہو اور شکر خدا اس نعمت کا نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبر یہ  
 ص ۱۰۵-۱۲، نواب صدیق حسن خان مجدد اہل حدیث)

﴿مزید لکھا ہے کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر میلاد حضرت نہیں کر سکتے ہر ہفتہ یا ہر  
 ماہ میں انتظام اس کا کر لیں پھر ایام ربیع الاول کو خالی نہ چھوڑیں۔ (شمامہ ص ۵)

دوسرا حوالہ : نام نہاد ہفت روزہ اہل حدیث  
 (۱) محفل میلاد کو حقیقی اسلامی تقریب تسلیم کرنا۔ (۲) ربیع الاول کے جلوس کے  
 احترام کو تسلیم کرنا۔ (۳) جلوس میلاد شریف کو سادہ رکھنے کی تلقین کرنا۔ (۴) اس  
 طرح اچھے تاثرات کی توقع رکھنا۔ (۵) بڑے بڑے شہروں میں صرف ایک ہی  
 جلوس نکالنے کا مفید مشورہ دینا (۶) جلوس کا اہتمام حکومت خود کرے تاکہ کوئی مشکل  
 پیش نہ آئے یعنی کوئی فسادات رونما نہ ہوں کا مشورہ دینا۔ (۷) وہابیوں کو تمام تر اہل  
 حدیثیت کے زعم میں خواہ مخواہ منہ بنانے دس ہزار بار ناراض ہونے بگڑنے (حالات  
 کو بگاڑنے) سے منع کرنا صراحت لکھا ہے۔

(جشن میلاد النبی کی حقیقت از محمد امین وہابی بحوالہ ہفت روزہ اہل حدیث ص ۲۳، ۲۵)

ع.....الزام مجھ کو دیتے ہو اپنی خبر نہیں

بتائیے گر جا کھی صاحب یہ مذکورہ بالا جو کچھ شامۃ العنبر یہ میں تمہارے مجدد اہل حدیث نے اور ہفت روزہ اہل حدیث (جس کا ذکر تم نے بڑی ذمہ داری سے اپنی کتاب میں کیا) نے لکھا ہے کیا یہ سب کچھ صراحتہ قرآن و حدیث صریحہ سے ثابت ہے۔ اگر ہے تو پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

مگر بقول تمہارے ایسا نہیں ہے تو پھر کیا یہ سب بدعت سیہ و گمراہی و مردود عمل کے فروغ کیلئے لکھا گیا ہے۔ (معاذ اللہ) ایک مردود کام کی حمایت میں ورق سیاہ کر ڈالے نیز پھر تمہارے ایسا لکھنے والے گمراہ و جاہل ہوئے، بلکہ شامہ کے حوالہ کے مطابق تو ہر روز محفل میلاد کرنا چاہئے نیز جو محفل میلاد سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔ (حوالہ مذکورہ)

خیال رہے: کہ جب مخالفین کے پاس ان حقائق و دلائل کا کوئی جواب نہیں ہوتا تو پھر ادھر ادھر سے عبارت میں قطع برید کر کے حقائق پر پردہ ڈالنے و اصل مسائل کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس منظر: خیال رہے فخر اہل سنت مجاہد ملت کی کتاب کے جواب میں جس حوالہ کو بار بار پیش کیا گیا ہے اس کا پس منظر ملاحظہ فرمائیے۔ یعنی معترض نے اپنے تمام اعتراضات و لغویات کو حقیقت کا روپ دینے اور اپنے مسلک کو بچانے کیلئے شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے ایک طویل بحث کے ایک معترضانہ اقتباس سے بار بار اپنے باطل مذہب کی کمزور دیواروں کو

سہارا دینے کے ساتھ ساتھ اپنے جنبٹ باطنی کا بھی خوب مظاہرہ کیا ہے۔ حالانکہ مفتی صاحب مذکور کے حوالہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ محفل میلاد و دیگر معمولات اہل سنت بدعت ضلالہ و مردود و حرام ہیں۔ (معاذ اللہ) یا کم از کم ان سے منع کیا گیا ہو۔

چیلنج : اگر کسی میں ہمت ہے تو اس اقتباس سے یہ الفاظ دیکھا دے کہ مفتی صاحب نے اپنی کتاب میں میلاد شریف کے بارے میں یہ مذکورہ فیصلہ دیا ہو جو معترض وہابی نے اخذ کیا ہے ایسا دکھانے والے کو مبلغ ۱۰۰۰۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

اصل حقیقت : یہ ہے کہ مفتی صاحب موصوف نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ لوگوں کا ہمارے طریقہ ذکر ہیئت کذائی کے متعلق یہ کہنا کہ یہ طریقہ ذکر من گھڑت ہے یہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ لہذا ناجائز ہوا؟ جبکہ یہ اعتراض جاہلانہ ہے بلکہ سائل معترض کی ذہنی کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہابیت زدہ ہے۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ کسی عمل کا موجودہ ہیئت کذائیہ یعنی مکمل و موجود خارجی کے ساتھ صراحتہ قرآن کریم یا حدیث صحیحہ صریحہ میں نہ ہونا اس کے عدم جواز یا اس کے اختراعی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ وہی عمل وجود شرعی کے ساتھ موجود ہو۔ (دیکھئے مشکوٰۃ ۳۳۳، مسلم شریف) کی حدیث میں (من سن فی الاسلام سنة حسنة) کی من کے عموم میں قیامت تک کے ایجاد کنندگان داخل ہیں اور ”سنة حسنة“ ہر عمل خیر کو شامل ہے۔

باقی الزامی جواب یہ ہے کہ بالفرض اگر یہ طریقہ ذکر اپنی ہیئت کذائی (وجود

خارجی) کی وجہ سے ناجائز ہے تو پھر (بقول معترض) محفل میلاد و جلوس و دیگر معمولات اہل سنت ہیئت کذائی (یعنی اعلانات، اشتہارات، متعدد خطابات موجودہ اسٹیج و سجاوٹ جھنڈے جھنڈیاں بینرز دعوت نامے اور مولویوں کی آمد پر لمبے لمبے نعروں کی گونج) کے ساتھ تمام پروگرام ناجائز ٹھہرائیں گے؟ کیونکہ مذکورہ پروگرام مکمل وجود خارجی کے ساتھ صراحۃً (ظاہراً حکماً) تو قرآن و حدیث سے ثابت نہیں تو کیا یہ تمام امور بھی ناجائز قرار پائیں گے؟ (فما ہو جوابکم فہو جوابنا)

یعنی نہ ذکر اپنی ہیئت کذائی کی وجہ سے ناجائز ہے اور نہ ہی محفل میلاد و دیگر معمولات اہل سنت کیونکہ یہ تمام امور اپنے وجود شرعی کے ساتھ موجود ہیں یعنی جن کا شرعی جواز بھی موجود ہے۔ (الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ) (مُلْحَصاً فَضِيلَتِ الزَّاكِرِينَ فِي جَوَابِ الْمُنْكَرِينَ)

معلوم ہوا ..... وہابی مصنف کا حضرت مفتی صاحب موصوف کا حوالہ نقل کرنا ہرگز ہرگز مفید نہیں ہے بلکہ نام نہاد امین وہابی جاہل و احمق کم فہم حضرت موصوف کے اقتباس کے الفاظ (وجود خارجی و وجود شرعی صریح و کنایہ مطلق و مقید عموم و خصوص، جواب تحقیقی و الزامی) کو سمجھ ہی نہیں سکا فقط میلاد دشمنی میں اپنے مولویوں کی اندھی تقلیدی تحریر سے چند ورق سیاہ کر کے دل ہی دل میں خوش ہونے لگا کہ میں نے جواب لکھ دیا ہے۔

کلیہ قاعدہ : بہر حال اگر اس صراحت کے بھی کسی کو یہ اصرار ہے کہ فلاں عمل خیر قرآن و حدیث سے ثابت نہیں اور مفتی صاحب کے اقتباس سے لفظ صراحۃً کی

تحریف معنوی کر کے حوالہ دیتا ہے اور خود ساختہ نتیجہ بیان کرتا ہے تو پھر وہ شخص اپنے اسی نام نہاد کلیہ قاعدہ کے تحت تمام معمولات و ہابیہ کو (آج کل کی ہیئت کذائی کے ساتھ) ثابت کرے بالخصوص بحیثیت جماعت خود کو جماعت اہل حدیث کہلانا اور سالانہ اہل حدیث کانفرنس کروانا۔ سیرت النبی کا تعین یوم کے ساتھ سالانہ جلسہ عام کرنا قرآن و حدیث سے صراحتاً ثابت کرے، لیکن ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔

ع ..... یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جیسا کہ کاشف راز و ہابیت فاتح نجدیت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی کتاب ”جشن میلاد النبی ناجائز کیوں اور جلوس اہل حدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟“ میں چیلنج موجود ہے۔ اسے قبول کرے نیز راقم الحروف کے تمام سوالات کے جوابات بھی (اسی کلیہ قاعدہ کے تحت) دیکر ہر جواب پر ایک ہزار روپے نقد انعام حاصل کرے۔ درج ذیل سطور میں ان کا تصدیق نامہ پڑھئے۔

فقیر نے عزیزم کی مصنفہ کتاب ہذا کے خاص خاص مقامات کا مطالعہ کیا تو خوشی ہوئی کہ عزیزم نے وہابی مصنف کے دجل و فریب کو خوب آشکار کیا ہے یعنی معترض نے میری تحریری کے ایک اقتباس کو نقل کر کے تحریف معنوی کے ساتھ بے بنیاد اعتراضات کئے ہیں اور علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کی ذات کو نشانہ بنانے کی ناپاک و ناکام کوشش کی۔ المختصر بندہ نے بالخصوص صفحہ تا صفحہ کو بغور پڑھا ہے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔ فقیر کی تصریحی گفتگو کے حوالہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور

زیادہ زور قلم عطا فرمائے۔ دستخط : (مفتی مولانا) غلام فرید ہزاروی

لہ مولانا محمد سرور گوندلوی



وہابیوں کا کھانا بند جمعۃ المبارک عید ہے :

وہابی مولوی نے صفحہ ۱۷-۱۸ پر لکھا ہے کہ ”جمعہ کے دن کو حدیث میں عید کہا گیا ہے مگر یہ حکمی عید ہے حقیقی نہیں کیونکہ حقیقی عید والے دن کوئی مسلمان شادی نہیں کرتا۔ دوم عید کے دن کھانے پکانے کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ عید والے دن جشن منایا جاتا ہے۔“ (حوالہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت)

سوال: گر جا کھی صاحب جب جمعہ کا دن عید ہونا حدیث سے ثابت ہے پھر تم نے حکمی حقیقی شرعی قومی ملی عرفی عید کی قید قرآن کی کس آیت سے لگائی ہے بیان کریں؟  
دوم: بقول تمہارے حقیقی عید کے دن کھانا پکانا حکمی جمعہ عید کے دن کھانا نہ پکانا قرآن کی کس آیت و حدیث صریحہ سے ثابت ہیں بیان کریں؟

سوم: حقیقی عید کے دن کو جشن منانا بھی قرآن سے (جشن) ثابت کریں؟  
ہمارے تمام سوالات کے جوابات دیکر فی حوالہ ایک ہزار روپے انعام حاصل کریں۔ ورنہ

کرو توبہ کہ آنے والا ہے روز حساب  
خدا کے سامنے دو گے بھلا تم کیا جواب

وہابی نجدی کو یوم میلاد کے لفظ عید سے یاد کرنا بڑی تکلیف کا باعث ہے۔ کہتا ہے جمعہ کو عید کہا گیا ہے وہ بھی حکمی ہے فلاں ہے مگر عید الفطر و عید الاضحیٰ کو حقیقی عید لکھ کر اس دن جشن منانے کو تسلیم کر لیا اب ہمارا سوال یہ ہے کہ عید الفطر کے دن جشن منانا

قرآن کریم کی کس آیت سے ثابت ہے۔ دوم تمہارے..... مجددین وہابیہ علماء و شرفاء کا سعودیہ کے (۱۰۰) صد سالہ جشن منانا تمہارا مبارک باد دینا ہر سال عید الوطنی منانا اور جشن بخاری کرنا تھانہ کنگن پور موکل میں جلسہ گاہ واسٹیج کو سجا کر عید کا سماں بنا دینا (پھر خود لکھنا کہ سجاوٹ نے عید کا سماں بنا رکھا تھا) نیز سال میں ۵۵ عیدین بقول ہفت روزہ اہل حدیث ۵۶ بشمول ہفت روزہ الاعتصام ۱۱۶ عیدین ثابت کرنا کس قرآنی آیت و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جبکہ تمہارا بڑا مفتی کہتا ہے کہ عیدین کے علاوہ کسی اور دن کو عید کہنا جائز نہیں ہے۔ (اسلام میں تیسری عید کہاں سے آئی) از عبد القدوس سلفی مجلہ الدعوة لاہور۔

وہابیوں کی خود ساختہ عیدیں :

زہے ماہ رمضان و ایام او

کہ جو صبح عید است ہر شام او

(ہفت روزہ الاعتصام، اہل حدیث لاہور ۲۳ مئی ۱۹۸۶ء بحوالہ جشن میلاد النبی نا جائز کیوں؟

ص ۳۷)

وہابیوں نے اس شعر میں ۳۰ عیدین بیان کر دی ہیں۔ دوسرا مخالف لکھتا ہے کہ تین

ہفتے عید کے چاند کی طرح گزرے۔ تیسرا لکھتا ہے، کنگن پور موکل میں عید کا سماں

تھا، اب وہابیو تم اپنی مذکورہ تمام عیدین صراحتہ قرآن و حدیث سے ثابت کرو؟

س : جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کے صفحہ ۳۳ پر یہ شعر و تبصرہ لکھنے کے بعد صفحہ

۳۳ پر جواب شروع کرتا ہے، محترم قارئین مولوی صاحب کو جہاں بھی لفظ عید نظر آتا

ہے وہاں ہی ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب آپ نے لکھا ہے ہر خوشی کے دن کیلئے لفظ عید استعمال ہوتا ہے۔ (جشن میلاد ص ۷)

آپ کا یہ معنی لغوی اعتبار سے ہے (ہمارے ہفت روزہ الاعتصام کے شعروں میں) شاعر کا ہر روز کو عید کہنا بھی لغوی معنی سے عید ہے۔ شاعر کے عید کہنے یا لفظ عید کا یہ مطلب ہے کہ روزہ دار کو روزہ کھولتے وقت خوشی ہوتی ہے (عید کا معنی ہوا خوشی کرنا) (جشن میلاد النبی کی حقیقت از وہابی مصنف ص ۳۴)

جواب : بے ادب وہابی کا دل کی دھڑکن تیز ہونے کا طعن دینا تعجب و اخلاقی پستی و بے بسی والا جواب ہونے کی علامت ہے۔

لواب مان گئے: جہاں بھی رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں ولادت کے دن کو خوشی (عید) کا دن لکھا گیا یا مولوی کو اس حوالہ سے عید کا لفظ نظر آیا، وہاں ہی سے ملاں کا غصہ کے ساتھ چہرہ بگڑنے لگا اور فوراً فتویٰ لکھ دیا کہ جناب ولادت کے دن کو عید کا دن کہنا قرآن کی آیت و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اگر ثابت ہو جائے تو ہم بھی مان لیں گے ورنہ نہیں؟ اب جب کاشف راز وہابیت، فاتح نجدیت، محقق اسلام، الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اپنی صداقت کی تائید میں ان کے بڑوں کے حوالے پیش کر دیئے تو اب اپنے مولویوں کی جھوٹی عزت بچانے کیلئے جھٹ مان لیا کہ یہ خوشی کے دن کیلئے لفظ عید استعمال ہوتا ہے۔ (تمہارا حوالہ

درست ہے) شاعر کا عید کا دن کہنا لغوی اعتبار سے ہے اس معنی میں جائز ہے۔

(حوالہ مذکورہ کتاب)

قارئین کرام ..... آج تک ہم اہل سنت و جماعت یہی کہتے لکھتے آرہے ہیں کہ یوم میلاد کو عید کہنا بھی لغوی معنی کے لحاظ سے ہے نہ کہ شرعی عید الفطر و عید الاضحیٰ کی لحاظ سے لفظ عید کا مطلب ہے خوشی کا دن یا وقت۔ علامہ خازن فرماتے ہیں۔ والعیذ یوم السرور۔ خوشی کے دن کو عید کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن ۵۰۶/ج ۱)

ملا علی قاری فرماتے ہیں : يستعمل العید فی کل یوم فیہ مسرة عید۔ کا لفظ ہر اس دن کیلئے بولا جاتا ہے جس میں کوئی خوشی اور مسرت ہوتی ہو۔ لغوی معنی جو بار بار آئے مسلمانوں کے جشن کا دن خوشی کا تہوار ہے۔ (فیروز اللغات، جشن میلاد النبی غلو فی الدین ص ۲۶)

امام قسطلانی علامہ محمد بن الباقی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے ”اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح گزارتے ہیں۔“ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں؟ ص ۷)

معلوم ہوا ..... لفظ عید ہر خوشی کے دن کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ خود وہابی مصنف اپنی کتاب کے صفحہ ۳۴ ہر بر ملا اعتراف کر رہا ہے کہ عید کا لغوی معنی خوشی ہے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ کے علاوہ اگرچہ اس دن کیلئے عید کا لفظ حدیث سے ثابت نہ بھی ہو پھر بھی لغوی معنی کے اعتبار سے کسی دن کو بھی عید (خوشی) کا دن کہنا جائز ہے۔

تاریخ میلاد کے حوالے سے مصنف نے لکھا ہے کہ بانی بریلویت بریلو یوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا نے لکھا ہے کہ ”مورخین کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے۔“ وغیرہ وغیرہ (جشن میلاد النبی کی حقیقت ص ۲۲)

جواب : مصنف نے اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خاں کی جس کتاب سے اپنے مطلب کے حوالہ کو نقل کرنے میں اپنی عافت سمجھی..... اگر مصنف مخالف کے پاس شرم و حیاء نام کی کوئی چیز ہوتی تو اسے مکمل بحث و تحقیق لکھ کر پھر شیخ الاسلام کا فیصلہ لکھنا چاہئے تھا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چھ صفحات کی تحقیقات کے بعد اپنا فیصلہ سنایا کہ ”بارہ ربیع الاول کا قول اکثر علماء کے نزدیک معتبر ہے۔ اسی روایت کو سب سے زیادہ شہرت ہے اسی پر علماء کا اتفاق و عمل ہے اور شک نہیں کہ تلفی امت بالقبول کیلئے شان عظیم ہے۔ (یعنی امت مسلمہ کے متفقہ علماء کا) ۱۲ ربیع الاول تاریخ کو قبول کرنا اسی پر جمہور کا عمل کرنا ہی بہتر ہے۔“ ہمارا بھی اسی پر عمل ہے جو قول و عمل جمہور مسلمین کا ہے۔ فالأوفق العمل ما علیہ العمل۔ یعنی جس پر جمہور مسلمین اعتماد و عمل کریں اسی کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

نطق الهلال بارخ و لا دالحبيب والوصال معروف بہ ”آنا جانا نور کا“ (ناشر جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد) وہابی ص ۲۲ پر سلیمان ندوی کا حوالہ نقل کیا ہے کہ ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی۔

جواب : قارئین کرام..... وہابی مصنف کا اپنے بڑے وہابی ندوی کا حوالہ لکھنا ہمارے لئے اگرچہ نہ حجت ہے نہ جواب کی ضرورت ہے مگر آئینہ دکھانے کیلئے ندوی ہی کا حوالہ پیش خدمت ہے۔

ع..... شاید کہ اتر جائے کسی دل میری بات

ندوی نے لکھا ہے..... ”پیدائش ۱۲ تاریخ کو ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن

ہوئی۔“ (سیرت طیبہ پر مستند کتاب رحمت عالم ص ۱۵ سطر ۱۳) علامہ سید سلیمان ندوی اردو اکیڈمی سندھ کراچی)

وہابی بچہ : وہابی مصنف لکھتا ہے کہ ابن یزدانی وغیرہ بچہ کی پیدائش پر مٹھائی تقسیم کرنا تو یہ کوئی قرآن و حدیث کا مسئلہ نہیں یہ سب جائز ہے۔ (کتاب مذکورہ ص ۳۰) جواب : ہم پوچھتے ہیں جناب بچہ ایک جگہ پیدا ہو مٹھائی کئی شہروں میں تقسیم ہو یہ اخراجات خرافات کرنا شرعاً کس آیت و حدیث سے ثابت ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر دکھاؤ اگر جواب ناں میں ہے تو پھر بدعت ہوئی، فضول خرچی جبکہ قرآن و حدیث میں ان اخراجات کی اجازت ثابت نہیں ہے، باقی ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا میلاد کے عجائبات بیان کرنا نعت رسول بیان کرنا آمد رسول کی احادیث بیان کرنا کامل مسلمان کی فطرت ہے اس کا انکار بقول نواب صاحب کفر ہے۔

استقبالیہ جلوس :

سوال : وہابیوں کی خانہ ساز بدعت کے سایہ میں سینکڑوں کارکنوں نے علماء کی قیادت میں معین الدین لکھنوی اور میاں فضل حق کانہرا پر چناب پر شاندار استقبال کیا۔ انہیں جلوس کی شکل میں ماڈل ٹاؤن لایا گیا۔ نیز عید کے دن جلوس احتجاج نکالا۔ اس پر وہابی مؤلف نے لکھا ہے کہ ”جی وہ مہمان تھے اس لئے استقبال کرنا ناجائز نہیں ہے۔ دلیل ہجرت مدینہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انتظار و استقبال لکھ دیا باقی ہم وہابیوں پر ظلم ہوا تھا اس لئے عید کے دن جلوس نکالا تھا۔ نیز حضرت سعد کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا ثابت ہے۔“ (حوالہ مذکورہ کتاب ص ۳۲، ۳۳، ۳۴)

انبیاء و اولیاء کی تعظیم شرک و ہابی مولویوں کی تعظیم جائز کیوں؟

یہ ہے وہابی مذہب کی حقیقت کہ اپنے مولویوں کی تعظیم و تکریم اجلال و احترام کو چار چاند لگانے کیلئے ہجرت رسول اکرم ﷺ کی روایت پیش کر دی مگر یہ نہیں لکھا کہ جب سید کائنات تاجدار مدینہ ﷺ کے انتظار و دیدار کیلئے صحابہ کرام بورھے جوان عورتیں و بچے بچیاں بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کر رہے تھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا      مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ  
وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا      مَا دَاعَىٰ لِلَّهِ دَاعِي

اور نعرہ رسالت بلند کرتے رہے ”ینادون یا محمد ینادون یا رسول اللہ“ (مسلم ص ۲۱۹ ج ۲)  
یہ سب شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گیا۔ اپنے ملا کی تعظیم کیلئے حوالہ مل گیا مگر محبوب خدا ﷺ کے متعلق وہابیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ولی سب انسان ہے، ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نیز لکھا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان ص ۸۵، ۶۷)

دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا شرک ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص ۲۳)

جو کوئی انبیاء و اولیاء کی تعظیم کرے شرک ہے۔ (کتاب مذکورہ ص ۲۳)

عام طور پر سکولوں میں وہابی ماسٹر کسی آنے والے کی تعظیم میں کھڑے ہونے کو شرک کہہ کر منع کرتے ہیں مگر یہاں بغیر ثبوت کے مولویوں کی تعظیم اور خانہ ساز بدعت عید کے جلوس کو شریعت کا لباس دینے کیلئے سب جائز قرار دے دیا۔ اب مولوی صاحب بتائیں کہ یہ تمام مذکورہ بالا استقبال اور مولوی کی تعظیم میں کھڑا ہونا

نہر سے لیکر ماڈل ٹاؤن تک مروجہ جلوس قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے یا حدیث صریحہ سے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر ہم پر فتویٰ شرک کیوں؟ اگر جواب ناں میں ہے تو پھر شرک و بدعت سیئہ سے پر اعمال و ہابیہ جائز کیوں؟ جبکہ وہابیہ صراحتاً قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

سنجھل کر پاؤں رکھنا دشت خار میں مجنوں

یہاں پگڑی اُچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

یزید سے بھی بدتر : وہابی نے لکھا ہے فوٹو بازی کے متعلق کئی علماء میں اختلاف ہیں آپ کی جماعت کے علماء بھی فوٹو بنواتے ہیں۔ تالی (تاہم) کو ہم جائز نہیں سمجھتے۔ (کتاب مذکورہ ص ۳۲)

جواب : وہابی صاحب یہ بتائیے کہ علماء کے اختلاف کے ساتھ کوئی جائز کام ناجائز یا جائز کام پر تمہارا شرک کا فتویٰ منسوخ ہو جاتا ہے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ فوٹو کے بارے میں احادیث رسول میں بھی جائز و ناجائز کا اختلاف ہے؟ جبکہ فوٹو سے صریحہ روکا گیا ہے۔ (الحدیث) (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں)

جب علماء وہابیہ کی تصاویر کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت نہیں پھر ان اپنے مولویوں پر نام بنام شرک و بدعت کا بحوالہ تقویۃ الایمان پیغمبر کے قاتل کا سا گناہ اور یزید سے بھی بدتر کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ کیا تم نے نوک قلم صرف ذکر میلاد شریف کو بدعت ضلالہ شرک لکھنے کیلئے تیز کی ہوئی ہے۔ (معاذ اللہ)

تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد روا ہے

ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے؟



اہل حدیث یوتھ فورس گوندلانوالہ کا ابن یزدانی کے میلاد پر اسی خوشی میں کئی من مٹھائی تقسیم کرنا سیکرٹری نشر و اشاعت کا بچے کی پیدائش کو معجزہ قرار دینا۔ بتائیے قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟ بچہ ایک کامونگی میں مٹھائی کئی من گوندلانوالہ میں تقسیم کرنا اور اسے معجزہ قرار دینا۔ بتائیے کس کا ہوتا ہے؟ کوئی ہوش کرو باقی جواب قرآن کی آیت یا حدیث صریحہ سے لکھ کر دینا ہوگا۔ گر جا کھی صاحب دیں یا کوئی اور گوندلوی کہلانے والا لکھے۔

روزنامہ جنگ لاہور : کی خبر پڑھ کر مصنف نے لکھا ہے کہ جنگ اخبار کے مطابق اس جلوس کی عمر تقریباً ۶۰ سال ہوئی۔ جب یہ جلوس چودھویں صدی کا ہے تو پھر اس جلوس کے بدعت ضلالت، مردود اور ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) (کتاب مذکورہ ص ۳۷)

جواب : مولوی بے خبر کو اخبار پڑھ کر بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ خبر پاکستان میں اہل محبت کے جلوس میلاد کی خبر ہے، دوم یہ کلیہ قاعدہ کس حدیث شریف کا ہے کہ جو کام پاکستان میں ۶۰ سال سے شروع ہوا اس کا پہلے نہ ہونا ثابت ہو گیا۔ سوم کسی فعل کے نہ ہونے سے عدم جواز و مردود ہونا ثابت نہیں ہوتا اگر اس پر اصرار ہے تو پھر تم بھی اپنے جلوس عید و احتجاج سالانہ اہل حدیث کانفرنسیں، جشن بخاری و ختم بخاری، نیز خود کو جماعت اہل حدیث و وہابی سلفی اثری کہلانا بلکہ مندرجہ ذیل تمام بدعات و ہابیہ کا ثبوت پیش کریں۔

بدعات و ہابیہ :

غیر مقلدین و ہابیہ نے اہل سنت کے معمولات و امور خیر (میلاد و عرس و

بارہویں وغیرہ) کے خلاف ذریت وہابیہ کی آنکھوں پر شرک و بدعت اور تعصب ایسی پٹی باندھی کہ اس بدعت فروشی کے نتیجہ میں نجد سے پاکستان تک خود پورا بی معاشرہ امور شر اور بدعات و رسوم و فیشن کی زد میں آ گیا۔ چنانچہ وہابیوں کے سروں میں ٹیلیویشن بیاہ شادی کی رسومات و تکلفات بے نماز و ریش نوجوان طبقہ انتخابی مشاغل و مذہبی جلسوں میں بھی ترک حدیث و اتباع فیشن فوٹو بازی، یو وغیرہ کا عام مظاہرہ دیکھا جاسکتا ہے۔ درج ذیل ”تنظیم اہل حدیث“ لاہور کا نمونہ اسی موضوع سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تنظیم اہل حدیث : لاہور نے ۱۳ نومبر ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں بعنوان ”جمعیت اہل حدیث کے اکابرین کی خدمت میں“ لکھا ہے کہ شخصیت پرستی ایک بات ہم جمعیت اہل حدیث پاکستان کے اکابرین کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ علامہ ظہیر اور مولانا یزدانی سے عقیدت و محبت کا اظہار اپنی جگہ بالکل بجا و درست ہے، لیکن افسوس ہے کہ اب رسومات کے سیلاب میں ہم نے بھی بہنا شروع کر دیا ہے اور بت شکنی کے بجائے بت فروشی کا رجحان بھی ہمارے اندر پیدا رہا ہے۔

لوٹ، مزار و فاتحہ :

بعد نماز جمعہ اہل حدیث کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مولوی سید الرحمن یزدانی کے مزار پر پہنچے اور فاتحہ خوانی نے بعد ازاں طور پر منتشر ہو گیا (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اگست، نوائے وقت ۱۳ اگست)

## ایصال ثواب کا جلسہ کرنا :

جامعہ مسجد ابراہیمیہ حیدرکالونی نزد عالم چوک گوجرانوالہ میں مئی ۱۹۹۸ء میں سیرت النبی کا جلسہ برائے ایصال ثواب منعقد کیا گیا جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث مولوی عبداللہ کا نام نمایاں تھا۔

## شہداء اہل حدیث کانفرنس :

اپریل ۲۰۰۴ء گوجرانوالہ ایک اشتہار دیکھنے میں آیا جس پر خون کے چھہ ظاہر کرتے ہوئے خونی رنگ سے لکھا گیا تھا سالانہ شہداء اہل حدیث کانفرنس جس میں تمام وہابی فکر کے شہید مولویوں کے نام تحریر تھے۔

## بارہویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس :

علی پور روڈ گوندلانوالہ کے علاقہ میں اشتہار دیکھنے میں آیا۔ جس پر نمایاں لکھا ہوا تھا۔ ”بارہویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس“ بمقام بھوانیڈاس گوجرانوالہ۔ بارہ ربیع الاول : کو ”تحفظ ختم بنوت کانفرنس“ مسجد احرار چناب نگر میں دیوبندیوں کی ۲۶ ویں کانفرنس منعقد کرنا۔

## ختم قرآن :

افتح اہل حدیث گوجرانوالہ میں ۲۹ ویں رات کو تقریب ختم قرآن کے اشتہارات شائع کرنا اس حوالے سے بڑے بڑے دنیا داروں، ٹھیکیدار مولویوں کا بلانا۔

علمی مقالہ : بعنوان ”میلاد النبی کی شرعی حیثیت“ کا اشتہار شائع کرنا مقالہ

پڑھنا۔ (نصر العلوم بانی پاس گوجرانوالہ اپریل ۲۰۰۴ء)  
 بتائیے... قرآن کی کس آیت و حدیث صریحہ سے مقالہ ”میلاد النبی کی شرعی  
 حیثیت“ پڑھنا ثابت ہے۔  
 مردانہ و زنانہ جلوس :

نیز مفتی محمود کے حکم پر مارچ ۷۷ء کو قومی اتحاد کے حوالہ سے وہابیوں کے  
 مردانہ جلوس کے ساتھ ساتھ زنانہ جلوس بھی نکالا گیا۔ زنانہ جلوس کے سب سے آگے  
 ابوالاعلیٰ مودودی کی بیگم تھی۔ (ہفت روزہ ایشیالاہور ۱۹۷۷ء)  
 احتجاجی جلوس :

جلوس میں یہ پکارنا ”علامہ تیرے خون سے انقلاب آئے گا جب تک سورج چاند  
 رہے گا یزدانی تیرے نام رہے گا“۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور اگست ۱۹۸۸ء)  
 علی پور روڈ گوندلانوالہ :

مسجد توحید اہل حدیث میں گیارہویں بارہویں کانفرنسیں جھنڈیاں  
 و چراغاں کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ نیز تمہارے جلوس میلاد ربوہ، سالانہ میلاد النبی  
 کانفرنس، جشن میلاد النبی، سید البشر کانفرنس، ناموس رسالت و عظمت صحابہ کی  
 سالانہ کانفرنسیں، شیخ جمیل الرحمن و علامہ احسان الہی ظہیر کانفرنس، ۱۲ ربیع الاول کو  
 سالانہ سیرت کانفرنس، یوم صدیق، یوم عمر منانا، میلاد ابن یزدانی ہر جگہ خوشی کرنا، یوم  
 میلاد قائد اعظم، یوم قیام پاکستان، ختم قرآن و ختم بخاری کے جلسے، تحفظ حریمین کے  
 جلوس، صد سالہ جشن دیوبند منانا، تعین یوم کرنا، ایام منانے کی حکومت سے اپیل کرنا

تقریروں کی تاریخ مقرر کرنا، مقررین کو پیسے دینا، جلسے جلوسوں میں جھنڈیاں و جھنڈوں کو لہرانا، بینرز اور اشتہارات لگانا، چراغاں کرنا، جھنڈے لہراتے ہوئے جلوس کی صورت میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں نعرے بازی کرتے جانا، علماء کیلئے اسٹیج سجانا، موجودہ نصاب پڑھانا، تقسیم انعامات کے جلسے، قرآن مجید کے اعراب، ترتیب کتب و حدیث، جشن نزول قرآن کے جلسے کرنا، محرابیں اور مساجد کے گنبد و مینار بنانا، اماموں اور حافظوں کی تنخواہیں مقرر کرنا، مدارس میں تعلیم کے نصاب کی درجہ بندی کرنا، دیوبندی کی تنظیم سپاہ صحابہ کا یکم محرم کو یوم فاروق اور ۲۲ جمادی الآخر کو یوم صدیق منانا وغیرہ وغیرہ۔ بتائیے یہ مذکورہ بالا تمام بدعات وہابیہ قرآن کریم کی کس آیت و حدیث سے صراحتاً ثابت ہیں۔ ہرگز ثابت نہیں ہیں (جب یہ تمہاری بدعات بغیر ثبوت) جائز و کارثواب ہیں؟ تو پھر اصولی و بنیادی طور پر میلاد شریف وغیرہ اہل سنت و جماعت کے معمولات کو بدعت و ناجائز قرار دینے کا کیا جواز ہے؟ ان میں وجہ فرق بیان کرو۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وہابیوں کی اپیل: مولوی محمد حسین (بٹالوی) نے کہا ہم کو بدنام لفظ وہابی سے نہ

پکارا جائے ایک اشتہار دیا جائے کہ آئندہ ہم کو لفظ وہابی سے مخاطب نہ ہووے۔

خیال رہے یہ اپیل وہابیوں کے علامہ (بٹالوی) نے گورنمنٹ ہند انگریز سے کی تھی۔

(ترجمان الوہابیہ)

یہ اپیل قبول ہوگئی پھر انہوں نے نام اہل حدیث مشہور کر لیا۔ جب تمہارے یہ سب کام و نام چودھویں صدی کی پیداوار ہیں، لہذا یہ کام و نام مردود و ناجائز ہوئے کیونکہ تمہارے ان مروجہ کام و نام کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔  
حرف آخر :-

آخر میں منکر میلاد نے بڑے مکارانہ اور وہابیت کی کذب بیانی و دوغلوہ پالیسی و منافقانہ تحقیق کو حرف آخر سمجھ کر علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کے نعرہ حق و صداقت و (تحدیث نعمت) کو طنز یہ انداز میں یوں لکھا ہے کہ مولوی صاحب خود اپنے متعلق بڑے انداز سے لکھتے ہیں۔

صادق ہوں اپنے قول میں صادق ہے گواہ

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

جواب: ذرا تعصب کی عینک اتار کر دیکھ کہ وہ خود اکیلے ہی تحدیث نعمت کے طور پر نعرہ حق و صداقت بلند نہیں کرتے بلکہ سب جاننے والے بھی معترف ہیں۔

صادق باصفا عاشق مصطفیٰ ﷺ

ان کے صدق و صداقت کی کیا بات ہے

وہ فیض صدیق اکبر سے معمور ہیں

ان کے حسن صداقت کی کیا بات ہے

مدیر رضائے مصطفیٰ نے سچ کہا : .....

شکنجہ ابوداؤد صاحب کا ہے اتنا استوار

ممکن نہیں کہ سچ سکیں اعدا و غلط کار

تیرے بڑے کی گواہی :

حضرت کی صداقت پر مبنی تحریر کا اعتراف تو تیرے بڑے نے بھی کر لیا ہے ایک بار پڑھ لے۔ وہ انتباہ.... جو تنظیم اہل حدیث لاہور نے تمام وہابیوں کو کیا تھا۔ (تنظیم اہلحدیث دسمبر ۱۹۸۷ء)

افسوس تم کو صداقت کا کچھ بھی اثر نہیں  
الزام مجھ کو دیتے ہو اپنی خبر نہیں

قارئین کرام..... جشن میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟ کتاب کے دلائل قاہرہ و سوالات کے جوابات میں وہابی برداری عہدہ براہ نہیں ہو سکی کیونکہ وہ مختصر کتاب مگر جامع مجموعہ مخالفین میلاد کے تابوت وہابیہ میں آخری تیغ لگ چکی ہے۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو پھر ایک کالم میں معمولات میلاد کے دلائل لکھ کر دوسرے کالم میں اپنے معمولات یعنی بدعات وہابیہ دیا بنہ لکھ کر..... قرآن کریم کی آیت سے صراحتاً و حدیث سے بالوضاحت جواز عدم جواز (ایک ہی کلیہ قاعدہ سے) پیش کرے۔

(نوٹ) جواب لکھتے وقت ہمارا مطالبہ و اپنا کلیہ قاعدہ پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔  
تفصیل کیلئے..... پڑھیے کتاب ”بدعات وہابیہ“ الحمد للہ ہم نے کتاب و سنت کے دلائل کے ساتھ ساتھ آپ کے گھر سے محافل میلاد شریف کے معمولات کا جواز پیش کر دیا ہے۔ مگر

آنکھیں گر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے  
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا؟

تمت بالخیر

## چودہ سو سالہ ایک تسلسل ایک تحقیق

(محافل میلاد النبی ﷺ ایک نظر میں)

نُحَمِّدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

ترجمہ: البتہ تحقیق اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول (محمد ﷺ) بھیجا۔ (آل عمران آیت ۱۶۳)

### میلاد النبی ﷺ عہد نبوی میں

یوم میلاد وولفظ عید میلاد کی اصلیت و اہمیت..... حدیث شریف سے  
جب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیر شریف کے روزہ رکھنے بارے میں عرض  
کی گئی تو فرمایا: فقال فيه ولدت وفيه انزل علي۔ یعنی اس دن میری ولادت  
ہوئی اسی دن وحی کا نزول شروع ہوا۔ (مشکوٰۃ)

ایک مرتبہ حضرت قباس نے حضرت عثمان غنی سے بیان کیا کہ ”اکبر منی  
وانا اقدم منه فی المیلاد“ یعنی اگرچہ میری پیدائش پہلے ہوئی ہے لیکن رسول  
عربی ﷺ مجھے بہت بڑے ہیں۔ (جامع ترمذی باب ماجاء میلاد النبی ﷺ)



سیدہ عائشہ صدیقہ ذکر میلاد فرماتی ہیں۔ تذاکر رسول اللہ و ابو بکر میلادہ  
عندی۔ میں رسول اللہ ﷺ و ابی بکر صدیق کی خدمت میں حاضر تھی دونوں حضرا  
بابرکات میلاد شریف کا تذکرہ کر رہے تھے۔ (المعجم الکبیر ص ۱، مجمع الزوائد)

اللہ کی سب سے بڑی نعمت رسول خدا ہیں

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل فخر جلسہ میلاد مصطفیٰ ہے

ایک دن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع عظیم تھا کہ اس میں ذ  
شکر جاری تھا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ محفل میں تشریف لائے اور فرمایا۔ م  
اجلسکم ہنا۔ اے صحابہ آج یہ جلسہ (محفل) کس لئے منعقد کئے بیٹھے ہو؟  
پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور (شکر) کر  
جمع ہوئے ہیں۔ علی ہدانا لدنیہ ومن علینا بک۔ (یعنی اللہ کریم نے آ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہمیں اپنے دین کی ہدایت عطا فرمائی، آج  
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار و شکر و ذکر خدا عزوجل و ذکر مصطفیٰ کرنے کیلئے محفل  
ہے) یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل  
باعث فرشتوں پر فخر و خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔ ان اللہ تغالیٰ یباہی ب  
الملائکة۔ (مسند احمد ص ۹۲ ج ۱)

بے مثل میلاد حبیب الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم بزبان حضرت حسان رضی اللہ عنہ

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَمِيئِي

میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا

وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے بیٹا جنا ہی نہیں

خَلِقتَ مُبراً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

آپ (ﷺ) ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے ہیں

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا جیسا آپ نے چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو بنایا

(دیوان حسان بن ثابت عربی ص ۱۴)

اہل مدینہ اصحاب رسول عربی نے آپ کی تشریف آوری کا شکر ادا کرتے رہنا

قیامت تک لازم قرار دیا۔ اہل مدینہ نے آپ کی تشریف آوری پر آپ کی بارگاہ میں

نعتیہ کلام پیش کیا تھا۔ پڑھیے۔

طلع البدع علينا من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا مادي للبه داعي

ايها المبعوث فينا جنت بالامر المطاع

انت شرقت المدينة مرحبا يا خيرا داع

ترجمہ : ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا وداع کی گھاٹیوں سے (آپ کی

تشریف آوری کا) شکر ادا کرتے رہنا واجب ہے جب تک مانگنے والے اللہ سے

مانگتے رہیں گے یعنی اے تشریف لانے والے عظیم محبوب ﷺ جو ہمارے اندر

تشریف لائے۔ آپ وہ دین لائے ہیں جو اطاعت کے قابل ہے۔

آپ نے (یا رسول اللہ ﷺ) مدینہ کو اپنے قدموں سے مشرف فرما دیا

تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ بہترین دعوت دینے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس کے گھر محفل میلاد :

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ الصلوٰۃ فاذا جاء النبی قال حلت لکم شفاعتی۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ وہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات اپنے گھر میں لوگوں کے سامنے بیان کر رہے تھے مجمع خوش ہو رہا تھا اللہ تعالیٰ کی حمد اور دُور دُشرف پڑھا جا رہا تھا اسی دوران نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے اہل محفل کو دیکھ کر ارشاد فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (الدر المنظم)

مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیت وعشیرتہ ویقول هذا الیوم وهذا الیوم فقال (علیہ السلام) ان اللہ فتح لك ابواب الرحمہ وملائکہ کلہم یتستغفرون لك من فعل فعلک نجی کنباتک۔

ترجمہ : ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابی ابو عامر انصاری کے گھر تشریف لے گئے ابو عامر اس وقت میلاد شریف کے واقعات اپنے بچوں ورشتہ داروں کو سنارہے تھے اور وہ یہ بیان کر رہے تھے۔ آج ہی کے دن یعنی (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دن بہت برکت والا ہے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محفل سن کر فرمایا: اللہ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے بخشش کی دعا کر رہے ہیں اور جو بھی تمہاری طرح کرے گا وہ نجات یافتہ ہے۔ (کتاب التویر فی مولد سراج المنیر بحوالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم ص ۹۶-۹۷۔ از شیخ محدث عبدالحق الہ آبادی حسب)

(رشاد حاجی امداد اللہ مہاجر کی)

ٹ : مذکور کتاب کے آخر میں اہم علماء کی تقریظات و تصدیقات نقل ہیں۔

سری صدی ہجری :

حضرت امام باقر۔ حضرت حسن بصری ۱۱۰ھ۔ حضرت امام ابوحنیفہ

۱۵۰ھ

سری صدی ہجری :

امام شافعی ۲۰۴ھ۔ امام سید موسیٰ مبرقی ۲۹۶ھ۔ امام بخاری ۲۵۶ھ

امام طبری ۳۰۰ھ۔ امام ترمذی ۳۷۹ھ۔ امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ۔ شیخ جنید بغدادی

۲۹۰ھ۔ حضرت معروف کرخی متوفی ۲۰۰ھ کے اسماء انعقاد و جواز کے سلسلہ میں

تے ہیں۔

سری ہجری کا ایک جامع و منفرد حوالہ

تیسری صدی ہجری میں شہر قم ایران تا مکہ مکرمہ جلوس میلاد محدثین امام بخاری،

دکتر طبری، سرکار بغداد، شیخ موسیٰ پاک مرشد شیخ عبدالحق کا محفل میلاد میں شامل ہونا۔

صاحب تفسیر خزینۃ القرآن لکھتے ہیں..... کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

مایا۔ جو اس دن بارہ ربیع الاول کو میلاد کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے گا گویا اس

نے سونے کے پہاڑ سے بھی زائد خرچ کیا۔ نیز قیامت کے دن اس سے اللہ راضی

وگا..... صاحب تفسیر خزینۃ فرماتے ہیں ہم بارہ تاریخ ربیع الاول کو شہر قم (ایران)

سے بڑا قافلہ لیکر مقام ولادت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں حاضر ہوتے

ہیں ہمیں اس عمل سے بہت برکات حاصل ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ کئی خوش نصیبوں کو کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔

محدث محمد بن اسماعیل بخاری ومحدث طبری اپنے استاد مکرم سید ابو احمد مبرقعی متوفی ۲۹۶ھ کے ساتھ ہر سال مکہ مکرمہ جاتے اور جائے ولادت پر خطاب فرماتے تھے..... صاحب خزینہ مزید فرماتے ہیں۔ تمام عیدوں سے بڑی عید ۱۲ ربیع الاول کا دن ہے۔ میں ہر ماہ میلاد شریف کرتا ہوں تو اس کی برکت میرے لئے ہر دن رات اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن عید کا دن ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ میرے مرشد نے فرمایا کہ خواب میں نبی کریم نے فرمایا..... تیرا مرشد محفل میلاد کرتا ہے۔ تم بھی جایا کرو۔ پھر میں شریک ہوتا ہوں اور اس کی برکت سے (پیر و مرشد) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زیارت سے نوازے ہیں۔ (ملفوظات شیخ عبدالحق۔ ذکر الصالحین مطبوعہ لکھنؤ دہلی بحوالہ ذکر خیر الانام)

حضرت غوث اعظم سرکار بغداد، حضرت خواجہ اجمیری چشتی، شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کرتے تھے۔

عمدة المفسرین سید موسیٰ مبرقعی صاحب تفسیر خزینة القرآن ہر ماہ کو میلاد شریف کی محفل کا اہتمام کرتے تھے جس کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ تمام محدثین آپ کی پیروی میں ایسا ہی کرتے تھے۔ جن میں صحاح ستہ والے بھی شامل ہیں۔ (یہی بارہ امام بخاری اسماء الرجال کے حاشیہ پر بیان فرمائی ہے) (ذکر خیر الانام)

چوتھی پانچویں صدی ہجری : حضرت غوث اعظم ۴۰۰ھ و دیگر اسماء ملتے ہیں

لے محمولہ تفسیر چالیس جلدوں میں ہے۔ تصدیق پر سید کرم شاہ بھیرہ شریف

۵۵  
 شہابی صدی ہجری:

حضرت غوث اعظم ۵۶۱ھ، محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ۔ امام ابو ذر عہ عراقی

توہیں صدی ہجری: مفسر قرآن فخر الدین رازی ۶۰۶ھ۔ مظفر الدین شاہ

مظفر ۶۳۰ھ۔ ابو شامہ ۶۶۵، ابو خطاب ۶۳۳ھ۔ حافظ محمد جزری شافعی ۶۶۰ھ

رخ سیاح ابن جبیر ۶۱۴ھ، حضرت مفتی امام عمر بن حسن اندلسی صاحب کتاب

یرینی مولد السراج المنیر، خواجہ اجمیری ۶۳۳ھ کے نام قابل ذکر ہیں۔

۵۶  
 شہابی صدی ہجری:

ابن بطوطہ مؤرخ و سیاح ۷۲۸ھ۔ حافظ عراقی ۷۲۵ھ۔ محدث شمس الدین

۷۲۸ھ۔ مفسر قرآن ابن کثیر ۷۴۴ھ۔ علامہ عبدالرحمن صفوری۔ وصال ۹۰۰ھ

۵۷  
 شہابی صدی ہجری:

حافظ عراقی ۸۰۸ھ۔ محدث جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ۔ امام محدث

قطلانی ۸۵۲ھ۔ ابو ذر عہ ۸۶۶ھ۔ حافظ شمس الدین ۸۳۳ھ۔ علامہ صفوری

حب نزہۃ المجالس ۹۰۰ھ کے نام وغیرہ انعقاد میلاد کے قائل و عامل تھے۔

۵۸  
 شہابی صدی ہجری:

حافظ محدث سخاوی ۹۰۲ھ۔ محدث ابن حجر پیشی مکی ۹۳۳ھ۔ حافظ وجہہ

۹۳۳ھ۔ شیخ محمد صالح شامی ۹۴۲ھ۔ محدث قسطلانی ۹۲۳ھ۔ محدث جلال

۹۱۱ھ۔ شیخ محمد طاہر پٹنی حنفی ۹۸۶ھ۔ قطب الدین حنفی ۹۸۸ھ

گیارہویں صدی ہجری :

حضرت شیخ مجدد الف ثانی سرہندی ۱۰۳۴ھ۔ محدث ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ۔  
علامہ حلبی سیرت حلبیہ ۱۰۴۴ھ۔ سلطان اورنگزیب ۱۰۸۴ھ۔ شیخ عبدالحق محدث  
دہلوی ۱۰۵۲ھ

بارہویں صدی ہجری :

محدث عبدالباقی زرقانی ۱۱۲۲ھ۔ شاہ عبدالرحیم ۱۱۳۱ھ۔ علامہ اسماعیل  
حقی صاحب روح البیان ۱۱۳۱ھ۔ علامہ جعفر برزنجی امام مسجد نبوی ۱۱۶۹ھ۔ شاہ  
ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۶۴ھ جیسی شخصیات کے نام محفل میلاد کے اہتمام کرنے والوں  
میں بہت مشہور ہیں۔

تیرہویں صدی ہجری :

محدث، مفسر رحمت اللہ کی ۱۲۵۳ھ میں فتویٰ لکھا تھا۔ شاہ عبدالعزیز محدث  
دہلوی ۱۲۳۰ھ، مفتی عیایت اللہ کاکوروی ۱۲۶۲ھ۔ شاہ احمد سعید مجددی ۱۲۷۷ھ۔  
شاہ عبدالغنی ۱۲۹۳ھ

چودھویں صدی ہجری :

علامہ سید احمد ذینی ۱۳۰۴ھ۔ محدث عبدالحق الہ آبادی الدر المنظم ۱۳۰۸ھ  
شیخ الاسلام مجدد امام احمد رضا ۱۳۴۰ھ۔ علامہ جعفر الکتانی ۱۳۴۵ھ۔ علامہ یوسف  
نبہانی ۱۳۵۰ھ۔ عبدالسمیع بیدل انصاری صاحب انوار ساطعہ ۱۳۰۲ھ میلاد شریف  
پر مدلل لکھا۔ مکہ مکرمہ کی رپورٹ ۱۹۱۷ء۔ مفتی مظہر اللہ ۱۳۸۶ھ۔ حاجی امداد اللہ

مہاجر کی ۱۳۱ھ - شاہ سلیمان پھلواری نے ۱۳۰۲ھ میں محفل میلاد شروع کی۔  
 علامہ ڈاکٹر محمد علوی مکی - قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین قادری مدنی - ولادت  
 ۱۲۹۷ھ - وفات ۱۴۰۱ھ - پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علی پور سیداں  
 شریف سیالکوٹ - محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج محمد سردار احمد قادری  
 ۱۳۸۰ھ

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے ۱۹۳۵ء میں میلاد شریف پر تقریر فرمائی۔ قائد اعظم  
 محمد علی جناح ۱۹۴۸ء - حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجراتی - مفتی محمد حسین نعیمی - سید  
 دیدار علی شاہ - سید ابوالبرکات شاہ لاہوری۔

آج تمام اسلامی دنیا میں عملاً اس روز میلاد شریف کی خوشی اور مسرت کا  
 سماں ہوتا ہے اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا آف  
 اسلام مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان)



تمت بالخیر

ابوسعید محمد سرور رضوی گوندلوی



# مدلل عقیدے

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
252	الصلوة والسلام عليك يا رسول الله پڑھنے کا ثبوت	1
254	اہل سنت کی نشانی	2
256	درود و سلام کا صحابہ سے ثبوت	3
259	درود و سلام کا تابعین و اولیاء کرام سے ثبوت	4
261	کل کے مخالفین نے آج تسلیم کر لیا	5
262	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا اور اذیت	6
263	شاہ ولی اللہ کا اجازت نامہ	7
265	یہ نکی و مدنی درود و سلام ہے نہ کہ لائل پوری	8
266	حکومت پاکستان کا نظریہ مبارک	9
//	درود و سلام کا سعودی مطبوعات سے ثبوت	10
267	امام کعبہ مفتی سعودی عرب کا فتویٰ کہ	11
268	الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ہر جگہ پڑھنا جائز ہے	12
//	قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی کی تائید	13
269	ممالک اسلامیہ میں بھی پڑھا جاتا ہے	14
270	بیت المقدس، عمان، دمشق، ترکی، عراق وغیرہ میں بھی	15

273	یہی دلنواز آواز آتی ہے۔	16
274	اذان کے ساتھ پڑھنے کے مزید دلائل	17
277	مشرک کہنے والا خود مشرک	18
278	سعودی مفتی کا فتویٰ دیوبندی تبلیغی جماعت سے بچو۔	19
279	المدد یا رسول اللہ ﷺ پکارنے کا ثبوت	20
281	یا مدینہ و ذکر حافظ جیلانی	21
282	خطیب الاسلام سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا استغاثہ	22
283	قرآنی دلائل	23
284	آپ ﷺ اعمال اُمت کو ملاحظہ فرماتے ہیں	24
288	احادیث مبارکہ سے ثبوت	25
!!	حدیث اول حدیث دوم	26
289	حدیث سوم ، چہارم ، پنجم	27
!!	حدیث ششم ، ہفتم ، ہشتم	28
290	حدیث نہم ، دہم	29
!!	گنبد خضریٰ میں روشن دان	30
292	نداء یا نبی اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	31

292	السلام عليك ايها النبي (صلی اللہ علیہ وسلم)	32
293	دعا حاجت سے ندا کا ثبوت	33
//	خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت شدگان کو حرفِ یا سے خطاب فرمایا	34
294	اہل مدینہ کا نعرہ	35
//	حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پکارا	36
//	وصیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ثبوت	37
295	حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پکارا	38
//	بارش کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا	39
296	حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا	40
//	خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں پکارا	41
297	حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مدد فرمانا	42
298	حضرت ابن عمر نے پکارا	43
//	حضرت ابن عمر کی پکار میں خاص نکتہ	44
299	حضرت عبداللہ بن عباس نے پکارا	45
//	حضرت ابن مسعود نے پکارا	46
300	رات کے وقت حضرت راجز نے پکارا	47
301	سیدہ زینب نے پکارا	48

301	حضرت خالد بن ولید کی فوج کا نعرہ	49
302	حضرت عبید بن جراح کی فوج کا نعرہ	50
//	تین غازیوں نے روم میں پکارا	51
//	جلیل القدر تابعی کا عقیدہ	52
//	روضہ اقدس سے حضرت امام ابوحنیفہ کو جواب عنایت ہوا	53
//	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ	54
303	حضرت علقمہ کا عقیدہ	55
//	اہل قبور سنتے ہیں حدیث شریف سے ثبوت	56
//	حضرت خلیل اللہ نے مردوں کو پکارا	57
304	صلوٰۃ و سلام کی آواز مدینہ شریف پہنچ جاتی ہے	58
//	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازیوں کے واقعات	59
305	جنہیں دست بوسی کا شرف حاصل ہوا	60
//	روٹی عنایت ہوئی	61
306	حضرت مجدد الف ثانی نے قاضی وہابی کو پکڑ لیا	62
//	نبی کریم حاضرین کو جانتے ہیں	63
//	مولوی سلیمان کے متعلق فرمایا	64
307	سید احمد دفاعی پر کرم نوازی	65

308	ایک خوش نصیب اعرابی پر کرم ہو گیا	66
309	اس واقعہ کو تمام نے لکھا ہے متعدد حوالہ جات ملاحظہ کریں	67
311	مواجهہ شریف کے ستون اربعہ پر ایمان افروز اشعار آج بھی موجود ہیں	68
11	قدین شریفین کی طرف باب فاطمہ پر قصیدہ بردہ کی تحریر	69
11	متعدد تحریرات مقدسہ کو مٹا دیا گیا	70
312	حرف نداء سے پکارنے کے اشعار نقش ہیں	71
313	حدیث زیارت و شفاعت کو مٹا دیا گیا	72
11	حضرت قبلہ مرشدی کی نظری گواہی	73
314	تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول مدنی میزبان کا عقیدہ	74
11	مروان کو کھری کھری سنادی	75
315	خلاصۃ الکلام و صحابہ کرام کا عقیدہ	76
316	صداقت مسلک اہلسنت سچے واقعات کی روشنی میں	77
11	مولوی غلام رسول قلعہ میاں سنگھ والے کا اقرار	78
11	حضرت عارف جامی کی عرض	79
11	ہر طرف نور کا سماں	80
317	مجاہد ملت کا لقب مولانا محمد اکرم رضوی کو کیسے ملا	81
11	واقعہ زیارۃ النبی گوندلانوالہ میں	82

318	مخالف کو ڈیوٹی کا تقرر نامہ کیسے ملا	83
319	لاڑکانہ میں محمد پناہ پر کرم ہو گیا	84
320	منکر قہر کی زد میں (چک چٹھہ) کامونگی کا ایک سچا واقعہ	85
322	سابق عیسائی ولیم ناصر پر کرم	86
323	آدھا جسم کٹا ہوا ہے مگر کلمہ جاری ہے	87
324	جب آنسوؤں کا وضو نصیب تھا	88
325	قبر انور کی طرف چہرہ کر کے سلام اور دعا کرنا ثابت ہیں	89
326	جنت البقیع میں مکالمہ	90
11	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اب بھی کربلا میں ہیں۔	91
327	پورا سعودی عرب سیدہ کی اولاد کی قتل گاہ ہے (شورش)	92
328	سو (۱۰۰) عقائد اہلسنت مفتی مکہ کی نظر میں	93
11	انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان	94
329	متعدد ممالک کے مندوبین	95
330	راقم الحروف نے منظر دیکھا	96
331	شیخ الاسلام محدث کبیر سید شیخ محمد بن علوی کے حالات	97
332	آپ کی شخصیت علماء کی نظر میں	98
333	آپ کی علمی تصانیف کے اسماء	99

334	شاہ فیصل ایوارڈ یافتہ	100
335	علماء کی طرف رجوع کرو	101
336	مکہ مکرمہ کی محفل میلاد النبی میں صاحبزادہ محمد داؤد رضوی کی حاضری	102
337	شیخ مکہ سے دو ملاقاتیں (علامہ محمد عباس رضوی)	103
339	ایمان کامل	104
340	درود و سلام مقبول و وظیفہ	105
//	زیارۃ النبی بحالت بیداری	106
341	سنی کی نشانی	107
//	جاگتے دیدار کرے گا	108
//	اول نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	109
342	حدیث جابر رضی اللہ عنہ	110
//	انبیاء کرام علیہم السلام کو فیض ملا	111
//	شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	112
//	مسجد نبوی کی نماز حج کے برابر	113
343	حضرت آدم علیہ السلام نے دعائیں وسیلہ پیش کیا	114
//	صالحین کا توسل جائز	115
//	دست بوسی کا عقیدہ	116

343	علم غیب شریف	117
344	نعت خوانی و نعرہ رسالت لگانا اہل مدینہ کا طریقہ	118
345	مدینہ طیبہ ہے نہ کہ یثرب	119
//	جب بھی روضہ مبارک نظر آئے سلام عرض کرو	120
//	سواری کا ادب	121
//	تبرکات کا ثبوت	122
346	موئے مبارک سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم)	123
//	چادر مبارک	124
//	لطف زندگی محسوس کرو	125
//	ہر نسبت والے سے محبت کرنا	126
347	نعلین شریفین کی برکات	127
//	عرش پر نعلین پہنچی	128
348	دم و بول پاک ہے	129
//	حضرت عمر نے وہ درخت نہیں کٹوایا تھا	130
//	بدعت کی قسمیں	131
349	دیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری	132
350	زیارۃ النبی کی نیت سے سفر کرنا	133



350	جس نے حج کیا اور زیارت نہ کی؟	134
//	قبر انور کی زیارت سے شفاعت واجب	135
//	الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ بارگاہ رسالت میں	136
351	آداب حاضری روضہ اقدس	137
//	حیات و سماعت کی احادیث	138
352	قبور میں انبیاء نماز پڑھتے ہیں	139
//	آپ سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں	140
//	آپ حج و روزہ ادا کرتے ہیں	141
353	اعمال اُمت ملاحظہ فرمانا	142
//	روضہ اقدس کعبۃ اللہ و عرش سے افضل	143
//	جیسے دیکھنا ہی عبادت ہے	144
354	نداء کرنے کا عقیدہ جالیوں پر نقش ہے	145
//	بنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ	146
//	سیدہ صفیہ نے عرض کی	147
//	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ	148
355	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ	149
//	بارش طلب کرنے کا عقیدہ	150

355	مومن غازیوں نے پکارا	151
//	محفل میلاد۔ شب ولادت۔ افضل ہے شب قدر سے	152
//	تاریخ ولادت بارہ ہے۔	153
356	ایمان والدین مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	154
//	ملا علی قاری کی عبارت کا جواب	155
//	اے والدین مصطفیٰ تم نے کمالات حاصل کر لئے	156
//	غیر نبی کو پکارنا ثابت ہوا	157
357	آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی قریب ہیں	158
//	آپ کا فقر اختیار ہی تھا (آپ مالک کونین ہیں)	159
//	سہو کا مسئلہ	160
//	صاحب معارج النبوت کا عقیدہ	161
358	حضرت ابو بکر صدیق کا سہو کے بارے میں بیان	162
//	سہو صرف سنت قائم کرنے کیلئے ہوا۔	163
//	حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام کیسے قبول کیا؟	164
//	چاند کا سجدہ و گفتگو کرنا	165
//	چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں	166
359	آپ بے مثل ہیں، حضرت حسان کا عقیدہ	167

359	آپ ﷺ صادق ہیں	168
//	وقت ولادت بت سجدہ میں گرے	169
//	آپ ختنہ شدہ ناف بریدہ پیدا ہوئے	170
//	پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا	171
//	آپ کا پنگھوڑا فرشتے جھلاتے تھے	172
360	آتے ہی کلمہ طیبہ پڑھا	173
//	اول کلام	174
//	قبض روح کا معاملہ آپ کی مرضی سے	175
//	اجازت طلب کرنا	176
//	آپ کی نماز جنازہ بغیر امام کے	177
361	فراق رسول کریم ﷺ میں حضرت صحابہ کی کیفیت	178
//	حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا سیدہ صدیقہ کا قبور سے پردہ	179
362	مشکل کشائی کے لئے حاضری دینا	180
//	یا رسول اللہ استسق لامتک عرض کرنا	181
363	فرمایا قبر کو عید گاہ نہ بنانا اس حدیث شریف کا صحیح مفہوم	182
//	آپ سے شفاعت کا سوال کرنا	183
//	آپ سے واپسی کی اجازت طلب کرنا	184

364	صلوٰۃ الحاجت سے نداء کا ثبوت	185
//	آپ کی طرف پشت نہ کرو	186
//	آثار نبویہ کی زیارت کرنا	187
365	قصائد حجرہ نبویہ کے اشعار	188
//	قصیدہ وتریہ کے اشعار مبارکہ	189
366	اپنے دامن کرم میں چھپالینا	190
367	فتویٰ شرک کی حقیقت	191

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِرُحْمَتِهِ كَثَبَتِ  
حُكْمِ قَرَأَنِي تَعْلِيمِ نَبِيِّ وَعَمَلِ صَحَابِهِ كِي رُوشَنِي مِيں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
الَّتِي حَيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

أَمَّا بَعْدُ:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
وَقَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ (رواه، ترمذی)  
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ  
سَلَّمْتُ عَلَيْهِ (جلاء الافهام مشكوة)  
صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا فَإِنْ صَلَّوْتُكُمْ وَسَلَّامُكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَ مَا كُنْتُمْ  
(جلاء الافهام ص ۱۸، مشکوة ص ۸۶)

فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَّا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ  
أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ

عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتَهُ حَيْثُ كَانَ

(جلاء الافہام ص ۶۳، ابن قیم)

(صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْكَرِيمُ)

ترجمہ: مذکورہ آیت و احادیث شریفہ۔

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

ایمان والو! تم بھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

(پارہ ۲۲، سورۃ احزاب، آیت ۵۶)

حدیث نمبر ۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔

(۲) اللہ کریم نے فرمایا (اے محبوب) جو تجھ پر درود پڑھے گا، میں اس پر صلوة بھیجوں گا اور جو تجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

(۳) فرمایا مجھ پر درود و سلام بھیجا کرو کہ تمہارا درود و سلام مجھے پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(۴) حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے کہ بے شک آپ کا رب فرماتا ہے:

اے محمد! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا کوئی اُمتی تم پر ایک بار درود بھیجے مگر میں اس پر دس رحمتیں کروں اور آپ کا کوئی اُمتی آپ پر سلام نہ بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجو۔

(۵) کوئی بھی بندہ کہیں سے بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اس کی آواز مجھے

پہنچ جاتی ہے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

قارئین کرام! قرآنی آیت واحادیث مبارکہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ قرآن کریم کی آیت اور احادیث مبارکہ پر عمل تب ہی ہوگا جب ہم صلوٰۃ و سلام دونوں پڑھیں گے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اس حکم میں ایمان والوں کو بغیر کسی وقت و صیغہ صلوٰۃ و سلام کی قید کے عام حکم فرمایا کہ درود و سلام بھیجو۔ لہذا ہم اہلسنت و جماعت لفظ ”الصلوٰۃ“ (جو لفظ صلوا کا مصدر ہے اور السلام جو سَلِّمُوا کا مصدر ہے) یعنی صلوٰۃ درود کے قرآنی حکم کی تعمیل میں الصَّلٰوۃ اور سَلِّمُوا کی تعمیل میں السلام اور علیہ کی تعمیل میں ”علیک یا رسول اللہ“ عرض کرتے ہیں۔

یعنی صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پر عمل الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رسول خدا پر درود و سلام پڑھنے سے ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

خیال رہے صلوٰۃ و سلام متعدد صیغوں میں سے صیغہ صلوٰۃ و سلام بھی ہے۔ یہی حکم ربانی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام پڑھو۔ مگر مخالفین کو سب کچھ (تمام صیغے خواہ وہ ثابت ہوں یا نہ چاہے وہ محدثین کی بدعت ہو یا سعودی) تسلیم ہے۔ صرف کلمہ علیک اور یا حرف نداء سے ضد ہے۔ حالانکہ ہر نمازی اپنی ہر نماز میں کلمہ خطاب ”علیک“ اور حرف نداء یا کے ساتھ حضور پاک (علیک الصلوٰۃ والسلام) پر سلام پیش کرتا ہے۔ یعنی ”السلام علیک لبھا النبی“ پڑھتا ہے۔ جب ان الفاظ کے ساتھ نماز کے اندر سلام جائز ہے تو پھر نماز کے باہر لفظ سلام کے ساتھ ”الصلوٰۃ“ کو ملا کر الصلوٰۃ والسلام علیک پڑھیں تو کون سا حرج ہے؟ بلکہ یہ قرآنی و تعلیم نبوی و عمل صحابہ کرام کی پیروی ہے۔

نشانی: محترم قارئین کرام! درود و سلام ایسی افضل و اعلیٰ رب تعالیٰ کی پسندیدہ عبادت

ہے کہ اس کو نماز میں داخل کر دیا نیز ایک مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے۔

ایک مرتبہ جب ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اب تو میں تمام فارغ وقت آپ پر درود شریف ہی پڑھتا رہا کروں گا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمل تمہارے غموں کو کافی ہوگا۔ (مٹادے گا) اور تمہارے گناہ مٹادے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶) اسی لئے ہر امتی اکثر اوقات میں زیادہ سے زیادہ بارگاہ رسالت مآب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میں درود شریف و سلام نیاز پیش کرنا عین سعادت و فلاح دارین سمجھتا ہے اور یہی اہل محبت و اہلسنت و جماعت کی امتیازی نشانی ہے۔ ایک محبت رسول خادم دین و حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہی ایمان افروز روایت نقل فرمائی ہے:

مِنْ عَلَامَاتٍ ..... عَلَىٰ بَنِ حَسِينِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ  
 علامة اهل السنة كثرة الصلوة على رسول الله (صلى الله عليه وسلم)  
 حضرت زین العابدین علی بن حسین فرماتے ہیں: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھنا ہے۔

(القول البدیع علامہ سخاوی ص ۵۲)

علامہ خفاجی کثرت سے درود و سلام کو اہل محبت کی نشانی لکھتے ہیں۔ من  
 علامات محبۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کثرة ذکرہ و ذکرہ بالصلوة علیہ (نسیم الریاض)  
 معلوم ہوا کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا اور لکھنا غلامانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پسندیدہ اور یہی ہمارا تشخص ہے۔ دیگر علامات میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان ایمان افروز باطل سوز اہل محبت اہل سنت و جماعت کی امتیازی نشانی ہے۔



اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرات صحابہ کرام و امت مسلمہ کا درود و سلام

قارئین کرام! درود و سلام کے متعدد صیغوں میں

”اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ“

بھی مسلمہ و متفقہ صلوٰۃ و سلام کا صیغہ ہے دیگر درود شریف کے صیغوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی امت میں معروف و مشہور ہے۔

آیت: ”صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا“ میں صلوٰۃ و سلام کے حکم کی تکمیل ہر اس صیغہ سے ہو سکتی ہے جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہ منقول بھی ہوں۔

(معارف القرآن ص ۲۲۳ / مفتی محمد شفیع دیوبندی)

حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: درود و سلام کے ۱۲۰۰۰ ہزار

صیغے ہیں (جو بزرگان دین سے منقول ہیں) (تفسیر روح البیان)

خیال رہے کہ صلوٰۃ کا صیغہ بغیر سلام کے اور اسی طرح سلام بغیر صلوٰۃ کے

پڑھنا یا لکھنا مکروہ ہے۔ بعض نے فرمایا ہے یہ خلاف اولیٰ ہے۔ شارح مسلم نے مکروہ

فرمایا ہے۔ (شرح مسلم)

شیخ عبدالحق نے دونوں قول لکھے ہیں۔ (جذب القلوب)

اب بغور مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

(۱) صحابہ کرام پڑھتے تھے: ”اَلسَّلَامُ عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ“

(ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۵۱)

آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی اسی طرح سلام عرض کرتے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۱، ص ۵۲۰، خصائص الکبریٰ، سیرت حلبیہ جلد ۳، ص ۴۹۳،

علامہ حلبی، جذب القلوب، وفاء الوفاء جلد ۴، ص ۱۳۹)

(۲) الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ شجر و حجر نے رسول اللہ ﷺ کی

بارگاہ میں پڑھا۔ (سیرت حلبیہ از علامہ حلبی جلد ۱ ص ۳۶۱)

(۳) حضرت سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے در دولت پر حاضر

ہو کر عرض کی: الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(معارج النبوت جلد ۳، ص ۶۲۷) (مکتبہ نبویہ لاہور)

(۴) مختصر صلوة و سلام جو صحابہ کرام سے مروی ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(معارف القرآن جلد ۳ ص ۲۲۳، حزب الصلوة والسلام ص ۱۵۴، مولوی ہاشم دیوبندی)

(۶) شب معراج فرشتوں نے عرض کیا:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ الْحَقِّ وَيَا سَيِّدَ الْخَلْقِ۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدِ۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدِ۔

(الاسراء والمعراج حضرت عبداللہ بن عباس، عربی ص ۲۱، ۳، ناشر مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور)

(۷) حضرات صحابہ کرام پڑھتے تھے:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (برکات درود شریف ص ۱۴، از

ابوالمظفر احمد دیوبندی، معارف القرآن ص ۲۲۳/۷)

(۸) نبی پاک ﷺ کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی نذرانہ

عقیدت پیش کیا۔ (نسیم الریاض محدث خفاجی، عربی جلد ۲)

(۹) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے وصال کے بعد پڑھا:

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(مسلك اہل حدیث کا علمبردار ماہنامہ ”حرمین“ جلد ۱، شمارہ ۵، ۱۴۱۲ھ جنوری ۱۹۹۲ء  
جامعہ علوم اشریہ جہلم)

فائدہ: مذکورہ بالا حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ یہ درود سلا

پڑھنا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ملائکہ المقربین کی سنت ہے۔

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

وصلى الله عليك يا رسول الله

اور تابعین و اولیاء کا ملین و محدثین (رحمة اللہ علیہم)

حضرت ابی بن فدیک رضی اللہ عنہ جن کا نام نامی محمد ہے۔ متوفی ۲۰۰ھ ثقہ تابعی و بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے حدیث کے اماموں یعنی مشائخ (صحابہ کرام) سے سنا ہے کہ جو روضہ پاک پر یوں عرض کرتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورہ الاحزاب)

پھر ستر مرتبہ عرض کرے: صلی اللہ علیک یا محمد تو فرشتہ ندا کرتا ہے اللہ تجھ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ (الوفاء ص ۸۰۱، شفاء شریف ص ۹۹، جواہر المنظم ص ۵۳، شفاء الفوائد ص ۲۳۱، زرقانی ص ۳۰۷/۸، الدر السنیہ) ایک اعرابی نے عرض کی۔ (ابن کثیر جلد ۱، ص ۴۷۸) حضرت کعب احبار تابعی عرض کرتے ہیں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ وَ

مَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ (شفاء جلد ۲، ص ۵۳، محدث قاضی ابوالفضل عیاض)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ تابعی عرض کرتے ہیں:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الْهُدَى - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ

(قصيدة النعمان ص ۱۰۸، قصص الانبياء، تذكرة الاولياء ص ۲۸۸)

حضرت اولیاء کرام و چند مشاہیر اسلام و محدثین و مفسرین (رحمة اللہ علیہم)

جنہوں نے اپنی کتب میں الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کو درود و سلام تسلیم کرتے ہوئے (بلکہ پڑھتے ہوئے) اپنی اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ یہاں صرف ہم ان کتب و مصنفین کے اسماء لکھنے پر اکتفاء کر رہے ہیں تاکہ قارئین محترم کو طوالت کتاب کے خوف و مطالعہ سے بھی بچایا جاسکے اور زیادہ سے زیادہ حوالہ جات بھی پیش کر دیئے جائیں۔

محدث علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ سیرت حلبیہ ص ۳۶۱، جلد ۱، مولد العروس ص ۲۷، محدث ابن جوزی، نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ص ۳۵۴/۳۵۳ از علامہ خفاجی، وفاء الوفاء باخبار دارالمصطفیٰ جلد ۴، ص ۱۳۴۹، علامہ علی بن احمد سمہودی، تفسیر روح البیان، علامہ اسماعیل حقی، سعادت الدارین ص ۷۰۵، علامہ یوسف نبہانی، افضل الصلوة ص ۱۴۳، از علامہ یوسف نبہانی، اور ادفتیہ ص ۱۱۴۶ میر علی ہمدانی، الانتباء فی سلاسل اولیاء ص ۱۳۸، از حضرت شاہ ولی اللہ) پر اور ادفتیہ پڑھنے کی اجازت لکھی ہے۔ (نعمۃ الکبریٰ ص ۶۸ علامہ ابن حجر مکی (شافعی جو مفتی مسجد حرام تھے) جو اہر خمسہ ص ۱۰۱، از شیخ محمد غوث اس جو اہر کے پڑھنے کی اجازت شاہ ولی اللہ نے دی ہے۔ (شرح شرعۃ الاسلام ص ۱۵۷، خزینۃ الاسرار ص ۲۱۲ شیخ محمد (رحمۃ اللہ علیہم)

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کے الفاظ مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں۔

(امعة اللمعات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، فتاویٰ شامی، کنز العباد مقاصد حسنہ،

علامہ سخاوی ص ۳۸۴، حاشیہ جلالین، معارج النبوت جلد ۳، علامہ معین الدین، القول

البدیع ص ۱۷۲، از علامہ شمس الدین محمد سخاوی (علیہم الرحمۃ)

جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ إِنَّهُمْ قَالُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(زرقاتی علی المواہب جلد ۶)

## کل کے مخالفین نے آج تسلیم کر لیا۔

قارئین! اب ہم انہیں کے گھر کے علماء وہابیہ دیابنہ کی گواہیاں بحوالہ پیش کرتے ہیں تاکہ جس حقیقت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ وہ حق سچ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ (الفضل ما شہدت به الاعداء)

(۱) مولوی حسین احمد مدنی مرکز دائرۃ التحقیق و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند سہارنپوری نے لکھا ہے: ہمارے مقدس بزرگان دین و اکابرین علماء دیوبند اس صورت اور جملہ صورت درود شریف ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کو اگرچہ بصیغہ خطاب و نداء کیوں نہ ہو۔ مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں (یعنی پڑھنے کا حکم دیتے ہیں)

(الشہاب الثاقب ص ۶۵ طبع کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یو پی انڈیا)

(۲) اب تبلیغی جماعت رائیونڈی اور دیوبند کے محدث مولوی محمد زکریا سہارنپوری کی گواہی پڑھ لیجئے۔ لکھا ہے کہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے بلکہ ستر بار پڑھے:

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا نبی اللہ

(تبلیغی نصاب فضائل درود ص ۲۲، مطبوعہ لاہور)

(۳) دیوبندی حضرات کا پاسبان لکھتا ہے ”ہم اور ہمارے تمام اکابر

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔“ (درود شریف کا شرعی طریقہ ص ۷۵، از مولوی محمد سرفراز صفدر، انجمن

اسلامیہ لکھنؤ گوجرانوالہ، صدر مدرس نصرۃ العلوم مسجد نور گوجرانوالہ)

(۴) اب جماعت دیوبند و ہابیہ کے پیر و مرشدان کے واقف رموز حقیقت و معرفت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی کا تصدیق نامہ بغور پڑھ لیں۔ لکھتے ہیں ”دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کی داہنے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ کی بائیں طرف دل پر ضرب لگائے۔“ (کلیات امداد یہ ص ۶۱، بشمول ضیاء القلوب، فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸۴)

### (۵) رسول اکرم ﷺ کی عطا:

حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری یہ کتاب ”اورادِ فتحیہ“ چار سو اولیاء اللہ کے اوراد سے ہیں جیسے میں نے جمع کیا ہے اس کتاب کا نام مدینہ منورہ میں مواجہہ شریف کی حاضری کے وقت ایک غنودی کی صورت میں جناب رسالت مآب ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے اس مجموعہ کا نام ”اورادِ فتحیہ“ رکھا۔ قارئین کرام مذکورہ کتاب اوراد میں تقریباً ستر (۱۷) مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ مختلف صیغوں کے ساتھ لکھا ہے۔ جو حضرات اولیاء کے وظائف میں شامل ہے۔

### (۶) حضرت شاہ ولی اللہ کا اجازت نامہ:

آپ فرماتے ہیں کہ فرض صبح کے پڑھنے کے بعد جب سلام پھرے تو ”اورادِ فتحیہ“ پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے تبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ پڑھے اپنے پر لازم کر لے اُسکی صفائی مشاہدہ کریگا اور چودہ سو (۱۴۰۰) ولی کی ولایت سے حصہ

جائے گا۔ مزید لکھتے ہیں یہ کتاب خواب میں سید علی ہمدانی کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ  
رہنمائی ہوئے کہا ”خذ هذا الفتحیہ“ یعنی اس کتاب فتحیہ کو لے۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۲۵ محدث دہلوی مولانا شاہ ولی اللہ)

(۷) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ لکھتا ہے  
لِصَلْوَةٍ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھنے کے جواز میں شک نہیں ہے۔  
امداد المشتاق، شام امدادیہ ص ۵۲، مطبوعہ مدنی کتب خانہ ملتان)

(۸) دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرسین نے اسے درود و سلام تسلیم کیا ہے۔ یعنی  
لِصَلْوَةٍ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھنا جائز ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۱)

(۹) مولوی نور الحسن بخاری دیوبندی نے اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ  
لِلَّهِ کو درود شریف تسلیم کر لیا۔ (حیات النبی سید الکائنات)

(۱۰) دیوبندیوں کے مترجم و مفسر قرآن نے بھی اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ کو درود و سلام تسلیم کیا ہے۔ (سفر حجاز ص ۹۷، از مولوی عبدالماجد دریا  
آبادی دیباچہ مولوی سلیمان ندوی)

روضہ پاک پر پڑھے: اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(کتاب عمرہ ص ۸۲ مولوی محمد عاشق الہی دیوبندی)

(۱۱) اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ یہ مختصر درود و سلام ہے۔ پڑھنا  
جائز ہے۔ (فیوضات ص ۵۲، حسینی مولوی عبدالحمید سواتی گوجرانوالہ)

(۱۲) سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہے اضافہ کر سکتا ہے لیکن سلف کا معمول  
اختصار تھا اور وہ اختصار ہی کو مستحسن سمجھتے تھے۔ اگر مندرجہ ذیل الفاظ میں سلام عرض



کرے تو بہتر ہے۔ اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رفیق الحجاج ص ۲۵۲، مولوی محمود حسن رحمت کائنات ص ۳۹۷ محمد زاہد الحسنی دیوبندی)

دیوبندیوں کے صدر المدرسین، مناظرین اور اکابرین کے حوالہ جات پیش کر

دیئے ہیں۔ اب ان کے شریک بھائیوں وہابیوں نجدیوں کے بیانات بھی پڑھ لیجئے۔

تاکہ ”البنوریہ“ والے کی تحریر پر شریب نقاب اور مکمل تحقیقی جواب بالصواب ہو جائے۔

وہابیہ کے حافظ الحدیث مولوی محمد گوندلوی اور شیخ الکل گوجرانوالوی نے یوں

تسلیم کیا ہے: اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رُوْنِے پْر اَس دَر و و س ل ا م

کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے..... نیز پاکستان میں بھی اگر کوئی اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ہر نماز کے بعد اس کا ورد کرتا ہو مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حاضر و

ناظر نہ جانتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔ (ملخصاً مفہوماً، فتاویٰ برکاتیہ ص ۱۷۲،

۱۷۷، از مفتی ابوالبرکات احمد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ،

تصدیق شدہ حافظ محمد گوندلوی گوجرانوالہ)

قاضی سلیمان منصور پوری نے مدینہ شریف میں یوں صلوة و سلام عرض کیا ہے:

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰیكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(سفر نامہ حجاز ص ۲۳۳، قاضی سلیمان)

نیز قاضی سلیمان نے اپنی دوسری تصنیف ”اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاِنَامِ“

ترجمہ۔ جلاء الافہام ص ۲۵۹ پر نماز کے بعد ”صَلِّی اللّٰهُ عَلٰیكَ يَا مُحَمَّد“ پڑھنے کا

ذکر کیا ہے۔ شورش نے حاضری گنبد خضریٰ کے وقت پڑھنے کے یہی صیغے لکھے ہیں۔

(شب جائے کہ من بودم ص ۱۳۲)

اکابرین دیوبند اور غیر مقلدین وہابیہ کے حوالہ جات کے ساتھ ساتھ درجنوں

معتبر مفتیان و علماء کی تصدیق کے ساتھ چھپنے والا ”فتاویٰ علماء حدیث“ جلد ۹ حدیث پڑھئے جس میں اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کے الفاظ کو درود و سلام تسلیم کیا گیا ہے۔ بہ نیت صلوة و سلام صیغہ ندا کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ یعنی (اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ) (مولوی وحید الزمان ہدیہ المہدی ص ۲۳)

محمد مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی کی زیر ادارت شائع ہونے والا ماہنامہ ”حرین“ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت میں مواجہہ شریفہ پر کھڑے ہو کر اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھتے تھے۔

(ماہنامہ ”حرین“ جلد ۱، شمارہ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، مدیر اکرام اللہ) فائدہ: قارئین کرام مذکورہ حوالہ جات سے یہ واضح ہو گیا۔ نجدی و ہابی دیوبندی ان الفاظ کو درود و سلام تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔

## اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ مکی مدنی درود و سلام اہلسنت و جماعت کی علامت ہے۔

قارئین کرام! اس درود و سلام کو بریلوی، پاکستانی، فرقہ وارانہ لائل پوری اور سپیکری درود کہنا بالکل غلط اور مخلوق خدا کو دھوکہ دینا ہے۔ حالانکہ متعدد درود شریف کے صیغوں کی طرح یہ بھی مکی مدنی، ملکی درود بلکہ شجر و حجر اور صحابہ کرام سے منقولہ درود و سلام ہے اور جماعت اہلسنت کی علامت ہے۔ نیز بفضلہ تعالیٰ پاکستان و ہندوستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں پڑھا جانے والا محبوب و مقبول درود شریف ہے۔ بلکہ تمام ممالک اسلامیہ سے بڑھ کر مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ صبح و شام ہر آن ذیشان آداب و احترام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل سطور میں بحوالہ بغور پڑھئے۔

حکومت پاکستان: محکمہ اوقاف کی طرف سے حجاج کرام وزائرین کو جو کتابچے دیئے جاتے ہیں۔ ان میں بھی یہی درود و سلام لکھا ہوتا ہے بلکہ متعدد صیغوں کے ساتھ پڑھنے کی تعلیم و تلقین لکھی ہوتی ہیں۔ مثلاً کتاب ”سوائے حرم“ و مؤلف آفتاب عظیم پڑھئے۔

### سعودیہ کی مطبوعہ کتب سے ثبوت:

(۱) مناسک الحج والعمرة على المذاهب الاربعه (وادعية) وزيارة

المدينة المنورة (عربی) (ص ۸۳، ۸۴) یہ کتاب راقم کے پاس موجود ہے۔

اس کتاب میں متعدد صیغوں کے ساتھ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لکھا

ہے۔ (طبع مکتبہ طیبہ المدینہ المنورہ شارع الستین السمانیہ، امام مسجد الاجابہ)

(۲) مناسک الحج والعمرة ص ۸۳ (طبع مکتبہ الحرمین الرياض البصر۱)

(۳) رہنمائے عمرہ و زیارت ص ۸۲ (اُردو) مرتب: خلیل الرحمن نعمانی مظاہری

(طبع المکتبہ الامدادیہ باب العمرہ مکة المکرمہ)

(۴) حج و عمرہ اور زیارت مسجد نبوی (اُردو) ص ۱۱۰

(طبع مکتبہ الکواثر باب الجید المدینہ المنورہ)

(۵) الحج والعمرة والزياره على ضوء الكتاب والسنة (ص ۱۵۱) تالیف العلامة الشیخ

عبدالغزیز بن عبداللہ بن باز۔ (طابع و ناشر، ادارہ بحوث علمیہ و افتاء ریاض مملکت

سعودی عرب) دوسرا ایڈیشن عطیہ الحکومت مکة المکرمہ عربی ص ۱۰۱، طبع اربعہ عشرہ)

(۶) حج و عمرہ، مؤلفہ محمد عتیق، نظر ثانی عبدالغفار حسن مدرس جامعہ اسلامیہ مدینہ

منورہ، سعودی عرب۔

## داخل مسجد کے وقت پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ پھر آگے لکھا ہے۔ پڑھے  
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

خیال رہے سلام کے ساتھ صلوٰۃ کا صیغہ ملا کر دونوں کو جمع کرتا بہتر ہے۔

(۷) (یعنی تحقیق دیوبندی ”تبلیغی نصاب“ میں بھی موجود ہے) پڑھے۔ الحج

والعمرة والزيارة از شيخ السعوديه والنجديه عبدالعزيز بن عبد الله بن

باز کی کتاب (عربی ص ۱۰۱، اردو ص ۱۵۰)

## (۸) ”امام کعبہ“ مفتی سعودی عرب کا فتویٰ:

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ہر جگہ پڑھنا جائز ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ عبد الحمید شیخ الحرم جو کہ مملکت سعودیہ عربیہ کی مجلس شوریٰ کے

رکن و ہابیہ کے محدث و مفسر آل سعود کے سوانح نگار ہونے کے علاوہ پاکستان میں سعودی

عرب کے سابقہ سفیر جناب مفتی سعودی عرب امام کعبہ کو کسی نے سوال کیا کہ جناب شیخ

صاحب میں بیت اللہ کے قریب حرم شریف میں الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ پڑھ رہا تھا مجھے کسی نے روک دیا ہے۔ کیا واقعی علمائے نجد یہ کا یہ عقیدہ ہے کہ:

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھنا حرام ہے؟ سائل کے جواب میں

مفتی موصوف نے کہا (ان دنوں وہ حرم کے مدرس تھے) کہ مذکورہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا

جائز ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ میں نے اسی لئے ایک قصیدہ (نعت) لکھا ہے جو مصر سے طبع

ہو چکا ہے اس کا نام (تحیۃ الحبیب) رکھا ہے۔ ان سوال و جواب کا ذکر کتاب ”قصیدہ

تحیۃ“ میں ہے۔ محولہ کتاب کا تذکرہ امام کعبہ عبد الحمید ان کی کتاب اسی الرسائل کے

صفحہ ۵۲۶ اور ۵۶۳ میں بھی ہے۔ (ناچیز نے مذکورہ کتاب مدینہ منورہ کے مکتبہ دارالزمان سے حاصل کی ہے۔) (ابوسعید)

قصیدہ تھیہ کے اشعار میں سے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لَهَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اني اتيت مقدا ما كل احترام

(۲) عليك سلام الله يا سيد الوري ومن قدوه عند الا اله عظم

مفتی سعودی عرب کے سوال و جواب کی مذکورہ بالا سطور اور مندرجہ بالا اشعار سے مندرجہ ذیل مسئلہ واضح ہے کہ **الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ملخصاً)

(حوالہ ماخوذ رحمت کائنات صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۷ ناشر: دارالارشاد مدینہ مسجد

انک شہراز قاضی محمد زاہد الحسینی)

(۹) مملکت سعودیہ میں پڑھی جانے والی مشہور اخبار کا حوالہ ملاحظہ کریں۔ (لکھا ہے)

بابی انت و امی فداك يا رسول الله

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

اخبار (شرق الاوسط الرياض سعودیہ عربیہ)

کالم نگار نے اپنے ذوق کا یہاں خوب اظہار کیا ہے۔

(۱۰) راقم الحروف مکہ مکرمہ سے جدہ آ رہا تھا۔ اس شارع عام کے کنارہ پر خوبصورت

خطاطی میں بڑے سائز کے رنگین بورڈ پر لکھا نظر آ رہا تھا جو ناچیز اور ہم سفر ساتھیوں نے

پڑھا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ (سفر نامہ شوال المکرم ۱۴۳۲ھ ابو سعید عفی عنہ)

معلوم ہوا کہ نجدیوں دیوبندیوں کے معتبر و معتمد لوگ بھی اس درود و سلام کو لکھنے پڑھنے

کے قائل ہیں۔ منکرین کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

ع..... اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد..... نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد معلوم ہوا چاروں مذاہب و مسالک (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے آئمہ کرام کے طریقہ پر لکھی جانے والی کتب مطبوعہ نجدی حکومت سعودیہ و مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ، الرياض وغیرہ سے بھی ”الصلوة والسلام عليك يا رسول الله“ درود و سلام (تسلیم کرنا) ثابت ہو گیا۔ اب تو مخالفین و معاندین کا شکوہ ختم ہونا چاہیے کہ یہ صرف بریلوی یا پاکستانی درود ہے۔

ع..... لو اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک اسلامیہ میں دلنواز

(الصلوة والسلام عليك يا رسول الله) کی گونج

بیت المقدس: مسجد اقصیٰ میں اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام الصلوة والسلام عليك يا رسول الله پڑھا جاتا ہے۔ مسجد اقصیٰ شریف میں نماز جمعہ المبارک کی ادائیگی کا شرف نصیب ہوا۔ سبحان اللہ عجیب قلبی سکون نصیب ہوا۔ اذان سے قبل مؤذن نے انتہائی پُر ذوق اور وجد آفریں لہجے میں بارگاہ رسالت میں صلوة و سلام کا تحفہ پیش کیا  
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله - وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
پھر خاص اپنے عربی لہجے میں اذان دی۔ خوب سرور اور ذوق حاصل ہوا۔ مزید فرماتے ہیں مؤذن کی وہ آواز جو اذان کے بعد سرور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پُر ذوق اور وجد آفرین طرز میں صلوة و سلام کا تحفہ پیش کرتا ہے کبھی نہیں بھولے گی۔ (گلدستہ نور ص ۱۰۵، از علامہ خدا

بخش اظہر ملتان، سفر نامہ شام و عراق ص ۳۹۰، علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب، راہ عقیدت ص ۹۷، مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

## عمان اردن کی تمام مساجد میں صلوة و سلام

عمان اردن کا دار الحکومت ہے۔ اس میں مسجد حسینیہ نہایت خوبصورت ہے۔ مسجد حسینیہ اور شہر کی تمام مساجد میں اذان کے بعد سرور کائنات علیہ السلام کی ذات پر نہایت ذوق و شوق سے صلوة و سلام پڑھا جاتا ہے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله (گلدستہ نور ص ۱۰۱، ۱۰۵، سفر نامے جلد جلد ۲، ص ۹۰، محرم ۱۳۸۴ھ مئی ۱۹۶۴ء حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

## دمشق میں متعدد صیغوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے:

دمشق شہر کے علماء اکثر باشرع صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت ہیں۔ تقریباً ہر

مسجد میں اذان کے بعد

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيبنا يا حبيب الله

متعدد القابات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ (محافل میلاد ہوتی ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف،

دلائل الخیرات کی مجالس منعقد ہوتی ہیں)

عرس کی محفل میں اختتام پر باقاعدہ و سب بستہ نہایت ادب و احترام کے

ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے عربی لہجہ میں سلام پڑھا گیا۔

”يا نبي سلام عليك يا رسول سلام عليك“

يا حبيب سلام عليك صلوة الله عليك“

(راہ عقیدت، سفرنامہ شام ص ۳۸۹، علامہ اویسی صاحب بہاولپوری، گلدستہ نور ص ۱۳۷، علامہ اظہر شجاع آبادی)

ملک شام: میں بھی صلوٰۃ و سلام کی گونج سنائی دیتی ہے۔ (سفرنامہ اویسی صاحب)  
 علامہ محمد شفیع اوکاڑوی فرماتے ہیں: ملک شام میں ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ (راہ عقیدت)

مصر میں شام، عراق، بیت المقدس، مصر، پاکستان میں صلوٰۃ و سلام اذان کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس کی بہت برکات ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ (سفرنامہ شام، عراق، علامہ اویسی صاحب)

ترکی میں صلوٰۃ و سلام کی گونج: نامور مورخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں: مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی اور خطیب صاحب نمازیوں کو پڑھا رہے تھے۔  
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

(سفرنامہ نسیم حجازی، سفرنامہ شام، علامہ اویسی ص ۳۸۶)

عراق بغداد میں صلوٰۃ و سلام کا شہرہ: بغداد شریف میں اذان کے بعد  
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تین بار عربی لہجے میں پڑھتے ہیں۔  
 (سفرنامہ شام و عراق ص ۳۳۶)

نماز جمعہ المبارک کے بعد جماعتہ رفاعیہ کھڑے ہو کر خوب زور زور سے يَا  
 نَبِیْ سَلَامٍ عَلَیْكَ عربی انداز میں پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔

(سفرنامہ شام و عراق ص ۳۳۶)

درگاہِ غوثیہ میں حاضری: صبح درگاہِ غوثیہ مزار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ



کی طرف آرہے تھے۔ اذان شروع ہوگئی، اذان سن کر دل بہت خوش ہوا۔ عرب کے مخصوص لہجے میں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ اذان کے بعد

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سن کر دل بے حد خوش ہوا اور نہ صرف مسجد غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں بلکہ جس جس جگہ ہم پہنچے وہاں ہی صلوٰۃ و سلام کے کلمات سنے گئے۔ (سفر نامہ شام عراق ص ۱۰۴ تا ۱۰۵)

دربار شریف پر: اڑھائی بجے خندق سے نکل کر حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ اذان کے بعد مؤذن نے عربی لہجہ میں پڑھا:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا رَسُولَ اللَّهِ

دیگر اسلامی ممالک میں اذان کے ساتھ قبل ہو یا بعد یہ صلوٰۃ و سلام نہ صرف پاکستان یا درگاہ غوثیہ میں ہو رہا ہے بلکہ عراق اور شام وغیرہ کی جن مساجد میں اور درگاہوں میں حاضر ہوئے اذان کے وقت الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کی دلنواز آواز گونجتی سنی اور نہ صرف ہم نے بلکہ دور حاضر کے سیاحین شاہد ہیں کہ نہ صرف عراق، مصر، ترکی، شام، اردن، عمان بلکہ دیگر اسلامی میں بھی اذان کے وقت مساجد میں پڑھا جا رہا ہے بلکہ حرمین طیبین (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) میں بھی پڑھا جاتا تھا، جس کا ذکر (منفتی مسجد حرام محدث شیخ الاسلام سید احمد بن ذینی دحلان کی کتاب ”الدرر السنیہ“ کے ص ۲۲ پر موجود ہے اور حکیم محمد حسین علامہ نے بحوالہ فلاح الکونین فی احوال الحرمین ص ۲۸۷ میں لکھا ہے کہ..... مدینہ منورہ میں مؤذن نہایت خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (ندائے یارسول اللہ کا ثبوت ص ۵ از حکیم محمد حسین محدث گوندلوی)

معلوم ہوا اذان کے ساتھ بعد میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کو منکر مخالف بھی مسنون تسلیم کرنا ہے۔ باقی رہا کون سا درود و سلام پڑھنا جائز ہے؟ یہ الگ بحث ہے۔ ہم نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ کا درود و سلام ہونا بحوالہ معتبر کتب سے مدلل بیان کر دیا ہے اور مخالفین کے جید علماء و ہابییہ و دیوبندیہ بلکہ سعودیہ کی طبع شدہ کتب سے بحوالہ لکھا ہے۔ پڑھنے گذشتہ صفحات معلوم ہوا یہ صرف پاکستانی بریلوی یا سپیکری درود نہیں ہے۔

بغداد شریف: (عراق) ۱۹۹۳ء/۹۹۴ء میں قیام کے دوران بندہ نے بغداد شریف کی چھوٹی بڑی مساجد میں اذان کے بعد مؤزنین کو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

پڑھتے سنا ہے بلکہ جو مساجد بڑے بڑے مزارات کے ساتھ واقع ہیں۔ ان میں تو اذان کے بعد مذکورہ درود شریف پڑھنے کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور صاحب مزار کیلئے فاتحہ بھی پڑھتے ہیں۔

محافل میلاد شریف اور حلقہ ہائے ذکر میں بھی یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ ۲۸ رمضان المبارک کی شب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف میں اور ۱۲ ربیع الاول شریف کی شب حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کے وقت بڑے ہی سوز سے عربوں کو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ پڑھتے سنا ہے۔ نیز عراق کے روزنامہ ”قادسیہ“ میں شیخ جلال حنفی کے کالم ”روس اقلام اسبوعیہ میں“ اذان کے بعد مذکورہ درود شریف پڑھنے کے بارے میں فتویٰ صادر کیا گیا ہے۔

فقط: فاضل بغداد یونیورسٹی محمد اشرف آصف جلالی پی ایچ ڈی۔

۱۸ رمضان ۱۴۲۰ھ - ۲۷ دسمبر ۱۹۹۹ء

مناظر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب خطیب پیپلز کالونی گوجرانوالہ نے ہمیں اپنے ایک مکتوب میں یہ تفصیل عنایت فرمائی ہے۔

## اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام:

محترم قارئین! اذان کا کلمہ اللہ اکبر سے شروع ہوتا ہے اور لا الہ الا اللہ پر اذان مکمل ہو جاتی ہے۔ یہی ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے۔ مخالف کا یہ صریح بہتان ہے کہ یہ اہلسنت بریلوی صلوٰۃ و سلام کے بغیر اذان کو نامکمل سمجھتے ہیں۔ یہ بہتان تراشی ہے۔ مخالف اعلانیہ توبہ کرے۔ باقی اذان کے شروع کرنے سے قبل اور بعد کچھ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ تو یہ جائز ہے بلکہ یہی طریقہ اذانِ بلالی رضی اللہ عنہ کے مطابق ہوگا۔ اس سلسلہ میں صرف چار احادیث پیش کرتا ہوں۔

(۱) جائز کام سے قبل بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا تعلیم نبوی ہے۔  
(الحديث)

(۲) ہر ذیشان کام جو بغیر حمد اور درود شریف کے شروع کیا جائے۔ برکت سے خالی ہوتا ہے۔ (یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جلاء الافہام، ابن قیم جوزی، مرقاة، جامع صغیر دوم، مطالع المسرات) معلوم ہوا اذان سے قبل برکت کے لئے الصلوٰۃ و سلام پڑھنا صحیح ہے۔

(۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز فجر کی اذان سے قبل بلند آواز سے ایک لمبی حمد و دعا پڑھتے تھے۔ جس کا ذکر خیر کتب حدیث میں موجود ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد ۱، ص ۸۴، نصب الراية اول جلد)

(۴) اذان کے بعد دعا سے بھی قبل درود شریف پڑھنے کا حکم حدیث میں موجود ہے۔ فرمایا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي۔ (مشکوٰۃ ص ۶۴، مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۶۶، ابوداؤد جلد ۱، ص ۸۴)

قارئین کرام! اگر اذان سے پہلے اور بعد کچھ (بسم اللہ الرحمن الرحیم یا دُعا بلال یا درود و سلام) پڑھنے سے اذان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ خطرناک ہے۔ تو پھر مذکورہ بالا چاروں احادیث شریفہ سے جو فوائد و مسائل علماء حق نے بیان کئے ہیں۔ ان کا کیا جواب ہوگا؟ بہر حال اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ و سلام سے اضافت نہیں ہوتی بلکہ برکت ہوتی ہے۔

اذان کے ساتھ حمد و صلوٰۃ پڑھنا، آج پندرہویں صدی میں رائج نہیں ہوا بلکہ یہ تعلیم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے فیضان سے صدیوں سے یہ سلسلہ با برکت رائج ہے۔ صدیوں قبل کے جید علماء اسے جائز و مستحسن قرار دے چکے ہیں۔ بالخصوص صلوٰۃ و سلام عند الاذان کو امام شعرانی متوفی ۳۷۳ھ امام سخاوی متوفی ۹۰۲ھ محدث ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ علامہ طحطاوی علامہ شامی (رحمۃ اللہ علیہم) نے جائز لکھا ہے۔ حدیث میں ہے جس کو مومن اچھا سمجھیں وہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (طبرانی)

جب یہ اکابرین اسلام اذان کے ساتھ درود و سلام کو اچھا کام کہتے ہیں (سوائے مخصوص طبقہ و ہابیہ کے) کسی محدث عالم نے اس کو بُرا کہہ کر منع نہیں کیا۔ پھر آج کسی کے کہنے سے کیسے ناجائز ہو سکتا ہے؟ واضح ہو کہ جب درود و سلام ہر وقت ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے جیسا کہ مخالف نے لکھا ہے ”چلتے پھرتے پڑھو گھر اور مسجد میں پڑھو ہر جگہ پڑھو ہر وقت پڑھو ہر سانس میں پڑھو“ عجب ہے کہ خود ہی لکھ رہا ہے خود ہی

اسے خطرناک کہہ کر منع کرتا ہے۔

لہذا جب قرآن و حدیث کی نص سے ممانعت ثابت نہیں ہے پھر کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے ناجائز و بدعت سیہ کہے؟

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

پس یہ عظیم الشان وظیفہ برباکت عمل ہر جگہ ہر لمحہ جاری رکھیں اور بیان کردہ چار احادیث کی روشنی میں اذان سے قبل اور بعد پڑھنا صحیح و مستحب ہے۔ اسلاف میں نہ کسی صحابی و تابعی نے اسے منع کیا ہے اور نہ کسی مسلمہ محدث نے برا کہا ہے۔ نہ ہی اس سے اذان میں اضافہ کا خدشہ ہے نہ ہی اس کے بغیر اذان ناقص ہے۔ صرف مستحب سمجھ کر برکت کیلئے پہلے پڑھئے یا اذان کے بعد پڑھ کر دعا کریں۔

دیگر دیوبندیوں کے فاضل محقق نے وہابیوں کے فتاویٰ علماء حدیث جلد ۴، ص

۲۳۵ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”اذان ختم ہونے کے ساتھ ہی بلا وقفہ درود پڑھنا چاہیے“

(حدیث اور اہل حدیث ص ۶۲۹، مولوی انوار خورشید)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیق معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر

راضی ہو۔ اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق

رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے۔ (ترمذی شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل

ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

درسی حدیث: وکان ابن عمر یرہم شرار خلق اللہ قال انہم انطلقوا

الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوا ہا علی المؤمنین (بخاری جلد ۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن (خارجیوں) کو تمام مخلوقِ خدا سے شریر

ترین قرار دیتے اور فرماتے کہ انہوں نے کافروں (بتوں) کے بارے نازل ہونے

والی آیات مومنوں پر چسپاں کیں۔ (باب الخوارج والکھدین جلد دوم ص ۱۰۲۴)

**فتویٰ شرک کی حقیقت:** حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر

قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا

قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ

جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال

دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے)

لگائے گا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا جسے مشرک کہا

جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے

(فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا۔

(تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۱ جلد ۲، سورہ اعراف، آیت نمبر ۱۷۵ کے تحت حافظ محدث ابن کثیر

فرماتے ہیں: ہذا اسناد جید ثقہ الامام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین وغیرہما)

معلوم ہوا جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہوں گے وہ قرآن و حدیث پڑھ پڑھ

کر غلط تراجم معانی کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ حالانکہ

آقا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۷۹)

## سعودی مفتی کا فتویٰ:

”ان سے بچو اور دیوبندی تبلیغی جماعت کو مساجد سے روکو“

تبلیغی جماعت (دیوبندیوں کے) مبلغین مکار و فریبی ہیں، وہ شروع شروع میں اپنی بدعت و گمراہی کو چھپاتے ہیں اور کتاب و سنت کی دعوت پیش کرتے ہیں اور بعد میں اپنی بدعت و ضلالت پھیلاتے ہیں، لہذا انہیں مساجد میں آنے سے روکا جائے۔

(صفحہ ۲۲۸ - ملخصاً)

تبلیغی جماعت کی دیانت، جہالت پر مبنی ہے۔ یہ کتاب و سنت سے دور ہے۔

ان کے تبلیغی دورے، چلے مردود ہیں۔

ان سے بچوان کی مجلس میں نہ بیٹھو۔ (ملخصاً ص ۲۲، ص ۳۰، ص ۳۱)

اگر ان کے مرید، شاگردان کا (کلمہ پڑھنے کا) بیان کریں، ان کے درود

شریف کا ذکر کریں اور انہیں منع یا حرام کہنے کی بجائے اس کی تعریف کریں اس عمل پر

اپنی تعریف و محبت سمجھتے ہیں۔ (ملخصاً ص ۱۱۶)

حوالہ..... (کتاب عربی القول للبلغ فی تحذیر من جماعۃ التبلیغ۔

تالیف: شیخ حمود بن عبداللہ، الطبعة الثانية - ۱۴۱۸ھ

ناشر: دار الصمیعی للنشر والتوزیع، الرياض

شارع السویدی العام سعودیہ عربیہ۔

## المدد یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پکارنے کا ثبوت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ -

بندہ ناچیز کو اپنی کم علمی و ناتجربہ کاری کا مکمل اعتراف ہے۔ نیز فن تحریر کی خوش اسلوبیوں و دلاویزیوں سے بھی واقف نہیں لیکن چونکہ آج کل کچھ لوگ ملکی و ملی حالات کی نزاکتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حقائق دین حق سے روگردانی کرتے ہوئے اور بعض آیات و احادیث کے ظاہری مفہوم لے کر اور بعض سے قصداً چشم پوشی کرتے ہوئے اہل ایمان پر شرک کے فتوے لگا رہے ہیں۔

انہیں حالات کے پیش نظر سیدھے سادھے انداز میں قرآن پاک، احادیث مبارکہ عمل صحابہ کرام، جلیل القدر تابعین اور مخالفین سے اہلسنت و جماعت کے عقیدہ استمداد المدد ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ پر مختصر دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس اُمید پر کہ ع.....  
”شاید اتر جائے کسی دل میں میری بات“

خیال رہے: مددگار کارساز حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ مخلوق میں جو بھی کسی کی مدد کرتا ہے وہ دراصل مالک حقیقی ہی کی مدد ہوتی ہے۔ محبوبانِ خدا تو اس کی امداد کا مظہر ہیں۔ از خود عطاءئے رب العالمین کے بغیر کوئی بھی مدد نہیں کر سکتا مگر اس کے حکم و عطا سے اس کے بندے مدد کرتے ہیں۔ لہذا ان سے مدد کا سوال کرنا ان کو پکارنا جائز ہے۔ آئندہ صفحات میں اسی عقیدہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حق کہنے حق قبول کرنے کی توفیق حق نصیب فرمائے۔ فتنہ پروروں کی فتنہ پروریوں سے اُمت مسلمہ کو محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

بحق ناصر و معین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم۔



شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابتر  
 اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے  
 اس راز کو اب فاش کر اے روح محمد  
 آیاتِ الہی کا نگہبان کدھر جائے (اقبال)  
 وقت امداد ہے المدد اے شاہ المدد  
 آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

(امیر مینائی)

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ابوسعید محمد سرور قادری رضوی

## یاد مدینۃ المنورہ . المدد المدد سرور انبیاء

الحمد لله الکریم بطفیل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔  
ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ میں حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔ عمرہ ادا کرنے  
کے بعد تقریباً اڑھائی ماہ مدینہ شریف حاضری رہی اور حج کے بعد واپسی ہوئی۔

### الحمد لله علی احسانہ۔

اس کرم کا شکر ہو کیسے ادا جو کرم مجھ پر میرے نبی کر دیا  
پس اپنی عطا کا حق نے یہ منظر دکھا دیا دل میرا آستانِ نبی پر جھکا دیا  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دوران حاضری بوساطت عاشق مدینہ ہر د عزیز پیر بھائی عبدالعزیز قادری جناب عالم  
باعمل محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جناب قبلہ حافظ غلام جیلانی سے ملاقات ہوئی جو کہ ایک سچے  
عاشق تاجدار مدینہ ہیں۔ (حال مقیم مدینۃ المنورہ) دیگر یاد گیر یوں کے علاوہ انہوں نے  
چند کیٹشیں جن (میں علماء اہلسنت کی مدینہ شریف میں محافل میلاد کے موقع پر پڑھی گئی)  
نعتیں و تقاریر تھیں، عنایت فرمائیں۔ جزاء اللہ۔ دوران حاضری محفل مدینہ کے موقع پر  
علامہ سید شبیر حسین شاہ نے جو درد دل سے بارگاہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ پیش کیا تھا  
جو شاہ صاحب کے ذاتی اشعار ہیں جن کا موضوع ہے ”المدد المدد سرور انبیاء“ ناچیز نے  
جب یہ چند صفحات لکھنے کیلئے قلم اٹھایا تو فوراً شاہ صاحب کے اشعار یاد آ گئے جو مضمون  
کے عین مطابق تھے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

## المدد والمدد سرور انبیاء صلی علیہم وسلم

نہیں اپنا کوئی آقا تیرے سوا      اللہ کر دو کرم صدقہ حسنین کا!  
 المدد المدد سرور انبیاء      المدد المدد سرور انبیاء  
 مجھ کو گھیرے ہوئے ہیں پریشانیاں      دنیا والے بھی کرتے ہیں من مانیاں  
 المدد المدد سرور انبیاء      المدد المدد سرور انبیاء  
 تیرا نام ہی میری پہچان ہے      نعت خوانی تیری میرا سامان ہے  
 المدد المدد سرور انبیاء      المدد المدد سرور انبیاء  
 مجھے رسوائیوں سے بچانا سجن      رہے آباد تیرا یہ بیت حرم!  
 ہے گزر تیرے ٹکڑوں پہ پیارے نبی      جی رہا ہوں میں تیرے سہارے نبی  
 اللہ کر دو کرم صدقہ پنچتن      رکھنا شبیر کا دو جہاں میں بھرم  
 المدد المدد سرور انبیاء      المدد المدد سرور انبیاء  
 المدد المدد سرور انبیاء      المدد المدد سرور انبیاء  
 صلی اللہ علیک وسلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

مدد کرنا: باذن الہی عطائی اختیارات سے محبوبانِ خدا ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں یعنی اللہ کے علاوہ کسی کو پکارنا و مدد لینا جائز ہے۔ خیال رہے کہ اللہ کے پیارے اللہ ہی کی مدد کا وسیلہ (و ذریعہ) ہیں۔ اب دلائل لکھے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ جو بنظر انصاف تعصب کی عینک اتار کر پڑھنے کی زحمت کرے گا تو ضرور قبولِ حق پر مدد ملے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

## قرآنی دلائل:

آیت ۱: تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (پارہ ۶، سورہ مائدہ، آیت ۲)

مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر (ایک دوسرے کی)

آیت ۲: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

(پارہ ۲۶، سورہ محمد، آیت ۷)

آیت ۳: وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا

اے اللہ ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے

کوئی مددگار دے۔ (پارہ ۵، سورہ النساء، آیت ۷۵)

آیت ۴: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اے مسلمانو! تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول اور مومنین ہیں۔

(پارہ ۶، سورہ المائدہ، آیت ۵۴)

آیت ۵: قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ

(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۵۹)

کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول

آیت ۶: وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ

اور انہیں کیا بڑا لگا ہی تا کہ اللہ اور رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔

(پارہ ۱۰، سورہ توبہ، آیت ۷۴)

آیت ۷: قُلْ اَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ

(پارہ ۱۱، سورہ توبہ، آیت ۱۰۵)

تم فرماؤ عمل کرو اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھیں گے۔

آیت ۸: وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ (پارہ ۱۹، سورہ نمل، آیت ۳۹)

اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔

آیت ۹: وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ (پارہ ۱۷، سورہ الحج، آیت ۴۰)

اور بے شک اللہ ضرور مدد کرے گا اس کی جو اس کی مدد کرے گا۔

آیت ۱۰: مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ فَأَلِّهِمْ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ

کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم اللہ کے

مددگار ہیں۔ (پارہ ۲۸، سورہ الصف، آیت ۱۴)

**تفسیری فوائد:** دوسری آیت اور تانویں دسویں آیت میں اگرچہ اللہ کی مدد کرنے سے

مراد دین کی مدد ہے لیکن لفظی ترجمہ میں لفظ دین اس لئے چھوڑا ہے کہ جو لوگ صرف

لفظی و ظاہری ترجمہ کرتے ہیں اور اس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ دیکھو ان آیات میں

آتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنی جائز

ہے۔ نیز اللہ کے علاوہ کسی کے غیب نہ جاننے کا ذکر آتا ہے۔ جبکہ ایسی آیات کا مفہوم یہ

ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خود بخود غیب نہیں جانتا اور اس کی عطا کے بغیر کوئی مدد

نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اسی کی عطا سے مدد کرتے ہیں اور اس کی مدد کا وسیلہ ہیں۔ لہذا ایک دوسرے سے مدد مانگنا جائز ہے جیسا کہ پہلی آیت سے ثابت ہوا۔

دوسری دوسویں آیت میں واضح اعلان ہے کہ اللہ اُس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ ان آیات سے بھی اللہ کے علاوہ مددگار ہونا ثابت ہوا۔ اگرچہ مدد سے مراد کوئی مدد ہو مگر غیر سے مانگنا معلوم ہوتا ہے۔ تیسری آیت میں مسلمانوں کیلئے دعا ہے جس میں اللہ سے مددگار طلب کیا گیا ہے جبکہ وہ جانتے تھے کہ مددگار تو خود اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں پھر بھی دعا میں ”نصیر“ مانگا ہے۔ معلوم ہوا اللہ کے علاوہ اللہ کے حکم سے اور بھی نصیر ہیں (یعنی مددگار ہیں)

چوتھی آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کے علاوہ اس کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور مومنین بھی مددگار ہیں اور پانچویں آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول بھی فضل فرماتے اور غنی کرتے ہیں۔ چھٹی آیت میں ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ کے فضل فرمانے وغنی کرنے پر خوش نہیں ہے۔ اس کا ایمان نہیں ہے۔ اس لئے ہم اُن سے فضل و کرم کا سوال کرتے ہیں اور ان کے کرم پر خوش ہوتے ہیں۔

ساتویں آیت میں فرمایا کہ تمہارے اعمال کو اللہ اور اس کے رسول بھی جانتے ہیں و دیکھتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار و خاندان والوں پر (قبروں میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ بُرے دیکھ کر دعا کرتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یوں ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعمالكم

تعرض على اقربائكم و عشائركم في قبورهم الخ

(بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص ۳۱۰)

مسلم شریف جلد دوم ص ۲۰۷ پر ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہے۔ عرضت علی اعمال امتی۔ الشمامۃ العنبر یہ ص ۵۲ پر اہلحدیث کے نامور عالم دین نے لکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں، قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اس کے اذان و اقامت کے ساتھ وکذا لک الانبیاء..... اعمال امت آپ پر عرض کئے جاتے ہیں۔ آپ امت کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ بلفظہ۔ (الشمامۃ۔ نواب صدیق الحسن خاں)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ..... میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من مومن الا وانا اولی الناس به فی الدنیا والاخرۃ اقراؤ وانا ان شتمت النبی اولی بالمومنین من انفسهم۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اُس کا والی (قریب و مدد گار) ہوں اگر چاہو تو یہ آئیہ کریمہ پڑھو۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۷۰۵)

مولوی قاسم دیوبندی لکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہان کے ساتھ حاصل نہیں ہے۔ (تجزیر الناس ص ۱۱)

آٹھویں آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی مخلوق سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ اس آیت کریمہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اعلان کے جواب میں حضرت آصف بن برخیا کا اعلان نقل ہے، جس نے عرض کی تھی کہ میں تخت بلقیس (جو کہ ۸۰ گز لمبا، ۴۰ گز چوڑا تھا، یمن کے محلات میں مقفل تھا) کو پلک چھپکنے سے پہلے لاؤں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ استعانت مافوق الاسباب بھی غیر سے حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بندگانِ خدا کو یہ دسترس و تصرف اللہ کی عطا سے حاصل ہے۔ پڑھئے یہی حضرت سلیمان کا مطالبہ حضرت آصف بن برخیا عالم کتاب کا اور عفریت جن کا جواب مع تفاسیر معروفہ (پارہ ۲۹، سورہ نمل، آیت ۴۰)

نانویں آیت میں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مدد مانگنے کا ذکر ہے۔  
اگر ہر قسم کی مدد اللہ سے ہی مانگنی ہے تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام بندوں سے کیوں طلب  
کرتے رہے ہیں۔ دسویں آیت کا حوالہ اوپر گزر گیا ہے۔ اس میں بھی اللہ کے بندوں  
سے مدد طلب کرنا واضح ہے۔

## فتویٰ شرک کی حقیقت:

قارئین کرام! مذکورہ آیات قرآنیہ سے یہ حقیقت خوب عیاں ہوتی ہے کہ  
محبوبانِ خدا مددگار ہیں، جن کیلئے نہیں وہ لوگ ایمان و ایقان والے نہیں ہیں جیسا کہ فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے ”جس پر اللہ لعنت کر دے اُس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔“ (سورہ النساء ترجمہ  
آیت نمبر ۵۲) اور جو مدد نہیں کر سکتے وہ اولیاء من دون اللہ ہیں جیسے کافریت وغیرہ وغیرہ  
مگر محض سینہ زوری سے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے آیات کے شانِ نزول کے  
خلاف حقیقت سے چشم پوشی کرنا اور ظاہری مفہوم پیش کرنا یہ بے دینی اور روح اسلام کے  
خلاف ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں واضح ارشادات موجود ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَهُمْ شَرَارَ خَلْقِ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ  
نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوا هَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (بخاری جلد ۲)

(ترجمہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خارجیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر ترین  
قرار دیتے اور فرماتے کہ انہوں نے کافروں (بتوں) کے بارے نازل ہونے والی آیات  
مومنوں پر چسپاں کیں۔ (بخاری باب الخوارج والملحدین جلد دوم ص ۱۰۲۴)

حدیث شریف: حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا:  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی



رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا (یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا) (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۱ جلد ۲، اعراف آیت نمبر ۱۷۵ کے تحت، حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسناد جید۔ ثقہ الامام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین وغیرہما)

معلوم ہوا جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہوں گے وہ قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کر غلط تراجم و معانی کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ حالانکہ آقا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۷۹)

### احادیث مبارکہ سے ثبوت:

حدیث اول: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُوا مِنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم ان پر رحم کرو جو زمین میں ہیں تم پر وہ رحم کرے گا جو

آسمان میں ہے۔“

حدیث دوم: فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”من كان في حاجة احبيه كان اللہ في حاجة خرنج

عن مسلم کربۃ۔ جو اپنے مسلمان بھائی سے کوئی تکلیف دور کرے گا، اللہ اسے قیامت کے دن کی تکلیف دور کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

معلوم ہوا حاجت کے وقت مسلمان ایک دوسرے کی حاجت روائی کرتے ہیں۔

حدیث سوم: طویل بیان فرماتے ہوئے آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”یتکلون حقا

علینا نفس المؤمنین۔ ہم پر حق ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا“ (مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

حدیث چہارم: من اغات ملہوفا۔ جس نے مدد کی غمگین کی (مشکوٰۃ ص ۲۲۵)

حدیث پنجم: فاستعینوا بی۔ مجھ سے مدد حاصل کر لینا (فرمان صحابی)..... (بخاری

شریف جلد ۱، ص ۲۲۱)

حدیث ششم: یقول یا رسول اللہ اغثنی۔ ”اُس وقت قیامت کے دن کہیں گے یا

رسول اللہ میری مدد کریں“۔ (بخاری شریف جلد ۱، ص ۲۳۲)

نیز دیکھئے بخاری شریف میں ”باب القول بالمد جلد ۱، ص ۲۳۱)

حدیث ہفتم: فنحن نعلسہا للمرضی نشفی بما۔ ”ہم (صحابہ صحابیات) اس جبہ کو

بیماروں کے لئے دھوتے ہیں۔ ہم اس سے شفا حاصل کرتے ہیں“ (مسلم شریف جلد ۲، ص ۱۹)

معلوم ہوا جس لباس جبہ شریف کی نسبت جسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے

اس سے بھی بیماریاں و مشکل دور ہوتی ہیں اگر غیر اللہ سے مدد حاصل کرنا شرک ہوتا تو

صحابہ کرام نستشفی بہا کاللفظ نہ بولتے۔ (فافہم وتدبر)

حدیث ہشتم: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سل مجھ سے مانگ۔ (مشکوٰۃ

ص ۸۲) ایک موقع پر ارشاد فرمایا: انما جعلت قاسما اقسام بینکم۔ (بخاری جلد ۱، ص ۲۳۹)

مجھے تمہارے درمیان نعمتیں تقسیم کرنے کیلئے قاسم بنایا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سچ فرمایا: امام احمد رضا رحمہ اللہ نے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

ساتھ ہی فشی رحمت کا قلمدان گیا

حدیث نہم: ایک مرتبہ بارش نہیں ہوتی تھی۔ حضرات صحابہ کرام مل کر حضرت سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا:

فَقَالَتْ انْظُرْ اَقْبِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كَوِي

الى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَلَعُوا فَمَطَرُوا وَمَطَرُوا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف

غور کرو (وہاں حاضر ہو جاؤ) اس سے سوراخ آسمان کی طرف بنا دو حتیٰ کہ قبر شریف اور

آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ پس ایسا ہی کیا گیا تو خوب بارش برسی“

(مشکوٰۃ بحوالہ دارمی ص ۵۴۵، وفاء الوفا جلد ۴، ص ۱۳۷، شواہد الحق، نشر الطیب اشرف علی

تھانوی دیوبندی ص ۳۰۳، الوفاء ابن جوزی جلد ۲، ص ۸۰۱)

حدیث دہم: سیدہ ام المؤمنین ام میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات وضو

کرتے ہوئے فرمایا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا نَصِرْتُ نَصِرْتُ ثَلَاثًا۔ تو مدد گیا گیا تو مدد دیا

گیا۔ اور آپ نے حضرت راجز رضی اللہ عنہ کی مدد فرمائی تھی جبکہ وہ سفر میں تھے اس کی تفصیل و

حوالہ جات ص ۱۹ پر مذکورہ عنوان کے تحت ملاحظہ ہوں۔ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ۔

**گنبد شریف میں روشن دان:** خیال رہے کہ جب عہد تابعین میں حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ شریف تعمیر ہوا (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) تو اوپر کی جانب

وہی روشن دان کھلا رہنے دیا گیا۔ جو ابھی تک کھلا ہوا موجود ہے۔ (اقتضاء الصراط المستقیم

ص ۳۳۸ حافظ ابن تیمیہ ماخوذ آئینہ حرم غوثو میاں) یہ سوراخ (روشن دان) یکساں تینوں

قبوں میں قائم ہے اور بنظر تحفظ گنبدِ خضریٰ کے عقبی حصہ میں اس سوراخ پر موٹے تار کی چوکر مضبوط جالی مبارک جڑی ہوئی ہے۔ جسکی ہر شخص مسجد نبوی شریف کے عقبی (پچھلے) حصہ کی طرف کھڑے ہو کر باسانی زیارت کر سکتا ہے۔ یہ سوراخ مبارک گنبدِ خضریٰ کے طلائی کلس سے تقریباً ۳۲ فٹ نیچے کم و بیش ڈیڑھ فٹ مربع ہے۔

(آئینہ حرم، تاریخ حرم نبوی ص ۱۳۶ علامہ محی الدین قادری الرزاقی عرف غوث میاں)  
 الحمد للہ بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفیضان پیر و مرشد بندہ ناچیز کو حاضر مدینہ منورہ شریف کے موقع مبارک ۱۴۱۵ھ میں عظیم معجزہ بارش کی یاد روشن دان کی زیارت کا بار بار شرف نصیب ہوا۔ اللہم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم۔  
 اب ہر زائر مسجد نبوی کے محراب کی طرف بیرونی صحن مبارک میں دیوار سے تقریباً ۴۰ فٹ فاصلہ پر گنبد شریف کے سامنے حاضر ہو کر خوب جی بھر کر گنبد خضرا مبارک کے ساتھ ساتھ سوراخ نور کی بھی خوب زیارت کر سکتا ہے۔

نداء یا نبی اللہ صلی علیہ وسلم المدد یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا جواز

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ (پارہ ۶ ع ۱۰) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ (پارہ ۲۸)۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

آپ صلی علیہ وسلم نے تمام امت کو تعلیم فرمائی کہ نماز میں یوں عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ - سلام ہو تجھ پر اے نبی (صلی علیہ وسلم) (بخاری شریف ج ۱)

یہ تعلیم قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے ہے جیسا کہ اس پر عمل ہے۔ اسی حدیث مبارک کی

شرح کرتے ہوئے غیر مقلدین کے امام نے لکھا ہے کہ نماز میں رسول اکرم صلی علیہ وسلم کو اس

لئے خطاب کر کے سلام عرض کیا جاتا ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذروں میں

ممکنات کے ہر فرد میں جلوہ گر ہے۔ پس آپ صلی علیہ وسلم نمازیوں کے اندر موجود ہیں۔ نمازی

کو اس معنی سے آگاہ رہنا چاہئے۔ (مسک الختام شرح بلوغ المرام جلد ۱، ص ۴۶۰)

(نماز میں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھنے کے بارے نجدیہ کے باطل نظریات کا مدلل رد راقم کی دوسری کتاب

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ مع الصلوة والسلام عليك يا رسول الله پڑھنے کی شرعی حیثیت ملاحظہ فرمائیں)

(رسول کریم صلی علیہ وسلم نے پیشانی چوم لی۔ عارف کامل فتاویٰ الرسول حضرت خواجہ شبلی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد لقمہ جاء کم

رسول من انفسکم الخ۔ آخر تک پڑھ کر تین بار "صلی اللہ علیک یا محمد" ضرور پڑھتے اسی درود شریف کی برکت سے

خواجہ کائنات صلی علیہ وسلم نے خواب میں شبلی کو خصوصی عزت بخشی پیشانی چومی۔ تفصیلی واقعہ پڑھئے۔ جلاء الافہام۔ ابن قیم

جوزی ص ۲۵۸، القول البدیع ص ۱۷۳، علامہ محدث امام سخاوی جذب القلوب ص ۲۷۱، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

صحیح مسلم شریف کی حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں:

ذَالِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - یعنی نمازی جب (سلام) پیش کرے گا تو زمین و آسمان کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا۔  
(مسلم جلد ۱، ص ۱۷۳)

رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے ایک صحابی کو یہ دعا سیکھائی جس سے مسلک اہلسنت واضح ہے۔

يدعو بهذا الدعاء اللهم انى اسئالك اتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا محمد انى قد توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى -  
(بروایت ابن حنیف ابن ماجہ جلد - (ترمذی جلد ۲، ص ۲۲۰ میں لفظ بک خطاب کے ساتھ) دونوں امام فرماتے ہیں۔ حدیث حسن صحیح، الاذکار محدث امام نووی، شارح صحیح مسلم ص ۱۸۶ امام نووی فرماتے ہیں: ہذا حدیث صحیح، وفا الوفاء جلد ۴، ص ۳۷۲، صحیحہ البیہقی، مسند احمد جلد ۴، ص ۱۳۸، الزخار الخمد یہ ص ۳۲۳، از علامہ محمد علوی مالکی) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ امتی کو وصال کے بعد بھی یا نبی اللہ عرض کرنے کی تعلیم خود امام الانبیاء ﷺ نے دی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ”یا“ سے خطاب فرمانا:

بعد وصال کے حرف ”یا“ سے پکارنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ اپنے بیٹے کے وصال کے بعد فرمایا: يَا اِبْرَاهِيمُ - (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری شریف ص ۵۰) لہذا جو لوگ کہتے ہیں زندہ کو ”یا“ کے ساتھ مخاطب کرنا جائز ہے۔ مرنے کے بعد ناجائز ہے۔ وہ لوگ قبرستان والی دعا کے الفاظ ملاحظہ کریں۔

مدنی نعرہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث (واقعہ ہجرت) میں بیان کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے کہ مدینہ شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہوتے وقت مدنی مرد عورتیں مسکانوں کی چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ بچے اور غلام تمام راستوں میں کھڑے تھے۔ بس سب کا ایک ہی نعرہ تھا۔

يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - (صحیح مسلم جلد ۲، ص ۴۱۹)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پکارا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد وصال یوں پکارا۔

بَابِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ -

(بخاری شریف جلد ۱، ص ۱۶۶)..... (ثابت بالنسبة عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

نکتہ: دو موتیں نہ آئیں گیں یعنی آپ نے موت کا ذائقہ چکھا وہ ہو گیا اس کے بعد حیات ہے۔ حیات کے بعد پھر موت نہیں آئے گی جیسا کہ خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ - (ابن ماجہ ص ۱۱۹) (جلاء الافہام ابن قیم)

اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

وصیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک پر جا کر حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی: "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ" یہ ابو بکر صدیق ہیں۔ اجازت چاہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد دروازہ مبارک کھل گیا اور آواز بھی آئی۔ ادخلوا الحبيب الی حبيبہ -

(خصائص الکبریٰ محدث جلال الدین سیوطی، تفسیر کبیر جلد ۵، ص ۴۷۸، جامع کرامات

الاولیاء از علامہ محمد یوسف نبہانی، شواہد النبوت، سیرت حلبیہ، تفسیر کبیر، تکریم المومنین مجدد وہابیہ نواب صدیق الحسن، جمال الاولیاء از دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غائبانہ طور پر امیر لشکر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو میلوں دور سے پکارا اور خبردار فرماتے ہوئے فرمایا:

”یا ساریۃ العجل“ پھر اسی نہاوند (مقام لشکر) سے قاصد آیا اس نے اسی

پکار کی تصدیق فرمائی۔ (مشکوٰۃ ص ۵۳۶، اصابہ ابن حجر)

فرمایا: اسناد حسن، البدایہ والنہایہ جلد ۷، ص ۶۱، جمال مصطفیٰ، میر محمد صادق

سیالکوٹی وہابی ص ۲۶۷

خلافت فاروقی میں صحابہ کا عقیدہ: خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں قحط ہو

گیا اور بارش نہ ہوئی تھی۔ اسی دوران حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کی:

فجاء رجل الى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول

الله استسق لامتك فانهم قد هلكوا فاني الرجل في المنام فقبل له ات

عمر فاقرته السلام فاخبره انكم مستقيون

پس ایک شخص قبر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے

رسول اپنی امت کیلئے بارش طلب فرمائیں۔ تحقیق وہ ہلاک ہو گئے اس کے بعد حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں زیارت عطا فرمائی اور فرمایا عمر کو میرا سلام کہنا اور خوشخبری دو

بارش ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، از امام محدث ابو بکر عبد اللہ رضی اللہ عنہ، متوفی ۲۳۰ھ، جلد ۱۲

ص ۳۲ کتاب والفہائل، فتح الباری شرح بخاری جلد ۲، ص ۴۹۵)



نیز فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔ امام نور الدین سمہودی فرماتے ہیں: اس کو بسند صحیح ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے۔ (وفاء الوفاء جلد ۴، ص ۱۳۷۴، جوہر المنظم ص ۶۲)  
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس کو ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح روایت فرمایا ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۳۵، شواہد الحق علامہ نبہانی)

صاحب تفسیر ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسناد صحیح۔ (جلد ۷، ص ۹۲، البدایہ والنہایہ، الزخار محمدیہ ص ۳۱۹، شفاء الفواد از شیخ محمد علوی مالکی استاذ الحدیث مکہ المکرمہ، من عقائد اہلسنت (عربی) ص ۲۴، ۲۵، از علامہ محمد عبدالحکیم شرف القادری مدظلہ العالی لاہور، بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ دلائل النبوة، للبیہقی، تاریخ کبیر، امام بخاری صاحب صحیح بخاری، اصابہ ابن حجر، الاستیعاب جلد ۲، ص ۴۶۴، شفاء السقام امام سبکی ص ۱۷۴، المواہب اللدنیہ ص ۷۷)

حضرت عمر فاروق کو پکارا گیا: سرزمین روم میں ایک مجاہد اسلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پکارا: یا عُمراہ یا عُمراہ۔ آپ نے سن کر فرمایا: لیبکاہ۔

(ازالہ الخفاء از شاہ ولی اللہ)

خلافت عثمانی میں پکارا گیا: حوالہ نمبر ۵، والی حدیث (دعا مبارکہ) پر دور عثمانی میں بھی صحابہ کرام نے عمل کیا۔ یہاں دعا و حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتا ہے۔ مگر آپ اس کی طرف التفات نہیں فرماتے تھے پھر اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی سے ہوئی تو انہوں نے حوالہ نمبر ۵ والی دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جس میں حرف ”یا“ و ”ک“ خطاب کے علاوہ وسیلہ کا بھی ثبوت موجود ہے۔ (وفاء الوفاء جلد ۴، ص ۱۳۷۳، بحوالہ طبرانی کبیر، شفاء السقام ص ۱۰۰،

خصائص الکبریٰ، جواہر المنظم ص ۶۱، جذب القلوب، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ذخائر  
محمدیہ علامہ محمد علوی مالکی) دعا کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اَتُوِّجِّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ  
الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّىْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّىْ فِى حَاجَتِىْ هَذِهِ لِتُقْضَىٰ۔

ترجمہ: دعا فرمودہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ”اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا  
ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی کے وسیلہ سے جو رحمت والے نبی ہیں۔  
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ذریعے اپنے رب سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اپنی اس حاجت کی  
بابت پوری فرمائیے“۔ (حدیث بحوالہ ابن ماجہ)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی امداد فرمانے تشریف لائے:

يَا عُمَانُ حَصْرُوكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ عَطَشُوكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاذْلَى لِي  
ذُلًّا فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَوَيْتُ حَتَّى اِنِّى لَا جِدُّ بَرْدَةٌ بَيْنَ تَدَىٰ وَبَيْنَ  
كَتْفَىٰ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ نَصِرْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ افْطَرْتُ عِنْدَنَا فَاخْتَرْتُ  
اَنْ افْطَرَ عِنْدَهُ فَقِيلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ۔

”حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جن دنوں باغیوں نے حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا ہوا تھا پانی بند کر دیا تھا۔ میں آپ کی ملاقات کیلئے  
حاضر ہوا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اے عبداللہ بن سلام میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اس دریچہ (کھڑکی) میں سے زیارت کی ہے۔ اور مجھے فرمایا کہ عثمان لوگوں نے تمہارا  
محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو پیاس لگی  
ہے میں نے عرض کی جی ہاں تو آپ نے میرے لئے ایک ڈول آگے کیا، جس میں پانی

تھا۔ میں نے اس سے پانی پیا اور سیراب ہو گیا۔ اس کی لذت و ٹھنڈک اب تک محسوس کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کروں اگر چاہو تو ہمارے پاس ہی آ کر کھانا کھاؤ (افطار کرو) میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ بس اسی روز شہید کر دیئے گئے۔ (الحادی للفتاویٰ جلد ۲، ص ۴۴۸، جمال الاولیاء ص ۶۰، مولوی اشرف علی تھانوی۔ خصائص الکبریٰ جلد ۲)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ واقعہ مشہور ہے اور کتب حدیث میں سند کے ساتھ روایت ہے۔ علامہ مناوی نے طبقات میں ابن باطیش کی کتاب اثبات الکرامات سے نقل کیا ہے اور اسے حالت بیداری میں ہی دیکھنا لکھا ہے، ورنہ اس کا کرامات میں شمار کرنا صحیح نہیں ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۶۰)

دیگر حوالہ: (زیارت نبی (ﷺ))، بحالت بیداری از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور ص ۵۸، واقعہ ۲۱ بحوالہ الحاوی للفتاویٰ، بدر البدور قاضی سلیمان منصور پوری حیات الصحابہ (رضی اللہ عنہم) جلد ۳، ص ۷۴۸، طبقات علامہ مناوی)

**حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے پکارا:**

بعد وصال رسول کریم ﷺ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ پاؤں سن ہونے پر مشکل کے وقت آپ کو پکارا: فقال یا محمد۔ (الادب المفرد امام بخاری محمد بن اسماعیل ص ۲۰۸، مطبوعہ بیروت ثقافیہ، طبرانی الکبیر جلد ۱، ص ۳۲۲، مجمع الزوائد جلد ۱، ص ۱۳۸، نوادر الاصول ص ۴۰۹، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) جلد ۲، ص ۱۸، الاذکار لمنتخب من کلام سیدالابرار، از امام نووی شارح مسلم ص ۳۰۰، عمل الیوم واللیلہ از ابن السنی ص ۶۴، القول البدیع ص ۲۲۵، علامہ محدث سخاوی متوفی ۸۳۱ نے فرمایا کہ

اس کو امام بخاری نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

نوٹ: معلوم ہوا جن نسخوں میں حرف ”یا“ نہیں ملتا۔ یہ حدیث کے بدخواہوں نے کاٹ دیا ہے۔ اسی ادب المفرد کا اردو ترجمہ بنام ”کتاب زندگی“ ایک وہابی مترجم کا میرے پیش نظر ہے۔ اس میں بھی ترجمہ اس طرح ہے:

”اے محمد“ یعنی انہی کی مترجم کتاب سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ اصل کتاب میں یا محمد ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ برعکس اس کے سانگلہ ہل کے وہابیوں نے عربی نسخہ شائع کیا۔ اس میں بھی ”یا“ نہیں ہے لیکن دوسرے ایڈیشن میں حاشیہ پر لکھ دیا ہے۔ فی نسخہ یا محمد۔ (الادب المفرد ص ۲۵۰)

مزید سنئے: اسی کتاب مذکورہ کی عربی شرح کرتے ہوئے نجدی وہابی شارح نے علامہ ابن سنی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”فی روای مندا بن السنی یا محمد“ (صلی اللہ علیہ وسلم) آتا ہے۔ اور مزید یہاں تک لکھا ہے کہ اظہار مسرت پر ”یا محمد“ کہنا جائز ہے۔ (حوالہ فضل اللہ الصمدنی توضیح الادب المفرد ص ۴۴۱۔ از فضل اللہ الجیلانی حیدرآباد دکن)

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے پکارا: جب آپ کا قدم مبارک سن ہوا تو پکارا: ”یا محمد“ (تحفة الزا کرین ص ۳۰۷، امام الوہابیہ شوکانی، الداوا الدوا ص ۴۷، نواب صدیق حسن خاں)

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے پکارنے کا ثبوت: آپ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنگل میں تم میں سے کسی کا جانور چھوٹ جائے تو وہ آواز دے: ”فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللَّهِ احْبِسُوا عَلَيَّ“ یعنی پکارو اے اللہ کے بندو اسے روک دو۔ (الاذکار امام نووی شارح مسلم ص ۲۲۲، عمل الیوم واللیلہ ص ۱۷۹)

مصنف ابن ابی شیبہ میں الفاظ اس طرح آئے ہیں: **أَعِينُونِي عِبَادَ اللَّهِ**۔  
 میری مدد کرو اللہ کے بندو۔ (المصنف ص ۴۲۴، جلد ۱) حاشیہ مصنف میں ہے: مرفوعاً  
 ابن مسعود رضی اللہ عنہما **فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي**۔ (حسن حصین، ہدیۃ المہدی ص ۲۳)  
 حضرت سیدہ ام میمونہ ام المؤمنین سے مدد کیلئے پکارنے کی حدیث:

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات آپ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو  
 فرماتے ہوئے فرمانے لگے: **لَيْتَكَ لَيْتَكَ ثَلَاثًا نَصِرْتَ نَصِرْتَ ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ**  
**قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مَتَوَضِّعِكَ**  
**لَيْتَكَ لَيْتَكَ ثَلَاثًا نَصِرْتَ نَصِرْتَ ثَلَاثًا كَأَنَّكَ تَكَلِّمُ إِنْسَانًا فَعَلُ كَأَنَّ مَعَكَ**  
**أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي**۔ الخ۔

ترجمہ: تین بار لبتک اور نصرت فرمایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس کی آواز پر یہ فرما رہے تھے۔ میں حاضر تو مدد گیا گیا تین تین  
 بار تسلی دے رہے تھے کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو آپ نے فرمایا یہ راجز (عمر بن سالم  
 بن کعب کا صحابی) مجھ سے فریاد کرتا تھا۔ مدد مانگ رہا تھا (میں اُسے تسلی دے رہا تھا)

خیال رہے: یہ راجز مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف آ رہے تھے۔ راستہ میں انہوں نے  
 مشکل وقت میں آپ کو یاد کیا۔ آپ نے اس کی تسلی فرمائی۔ معلوم ہوا آپ غلاموں کی  
 مدد فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ سند کے ساتھ طبرانی صغیر جلد ۲، ص ۲۴۷ میں مذکور ہے۔ اصحابہ  
 فی تمیز الصحابہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ میں یہ لکھا ہے کہ جب حضرت راجز رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں پہنچ  
 گئے انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

فَانصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا عَدًّا  
وَاذْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يٰ اَتُوْا مَدَدًا

پس تو مانگ رسول اللہ سے آپ کی مدد تیار ہے اور بندوں کو پکارو تیری مدد کو پہنچیں۔  
(المجمع الزوائد جلد ۶، ص ۱۶۳، سیرت حلبیہ جلد ۵، ص ۵، مدارج النبوة، شیخ عبدالحق محدث  
دہلوی جلد دوم، مختصر سیرت الرسول جلد ۲، ص ۳۳۳، ابن محمد بن عبد الوہاب نجدی، مترجم  
سیرت الرسول مزید لکھا ہے کہ مجھے مدد کے لئے بلارہا تھا، ترجمہ ص ۵۲۸)

خیال رہے: متعدد محدثین نے اپنی کتب میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ کسی نے بھی  
اسے موضوع نہیں کہا نہ رد کیا۔ بلکہ خود مخالفین کے بڑے نے بھی لکھا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے پکارا: واقعہ شہادت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے  
موقع پر عرض کی: یا مُحَمَّدَاہِ یا مُحَمَّدَاہِ۔ (البدایہ والنہایہ از حافظ ابن کثیر جلد ۷، ص ۱۹۳)

خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پکارا: وصال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرض  
کرتی تھیں۔ یا اَبَتَاہِ۔ اے ابا جان (ماثبت بالنسبہ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ ص  
۳۳۵، الوفاء ابن جوزی ص ۸۰۳، ذخائر محمدیہ، علامہ محمد علوی مالکی مکی، استاذ الحدیث مکہ المکرمہ)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور افواج اسلام کا نعرہ:

جب مسلمہ کذاب سے جنگ ہو رہی تھی اس وقت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلامی فوج کا  
نشان مقرر کرتے ہوئے آواز دی: نَادِیَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ بِشَعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ یَا مُحَمَّدَاہِ  
(صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (فتوح الشام جلد ۱، ص ۱۶۰، ابن کثیر نے البدایہ جلد ۶، ص ۳۲۳ میں لکھا ہے۔ کان  
شعار ہم یومئذ یا محمدَاہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) تاریخ ابن اثیر جلد دوم، ذخائر محمدیہ)

## حضرت عبیدہ بن الجراح کی قیادت:

میں جو اسلامی لشکر حلب میں لڑ رہا تھا۔ اس وقت بھی یہ نعرہ لگایا گیا۔ **يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ** بَانَصْرَ اللّٰهِ اَنْزَلَ۔ (تاریخ فتوح الشام جلد ۱)

## تین مجاہدوں نے پکارا:

علامہ محدث و محقق مفسر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ محدث امام ابن جوزی (کتاب عیون الحکایات) واقعہ بسند لکھتے ہیں: مجاہدین اسلام (تین رومی بھائیوں) نے ملک روم میں مشکل وقت میں نصرانی بادشاہ کے لالچ کا انکار کیا اور کہا: **فَابُوا وَقَالُوا يَا مُحَمَّدَاه** (شرح صدور ص ۸۹، عربی)

## جلیل القدر تابعی سے بعد وصال یا محمد کا ثبوت:

حضرت ابن ابی ندیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اہم شخصیات سے سنا ہے کہ روضہ پاک پر **إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ**۔ (آیہ کریمہ) پڑھ کر پھر ستر مرتبہ عرض کریں۔ **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ**۔ (الوفاء بحقوق المصطفیٰ ابن جوزی جلد ۲، ص ۸۰۱، خزینۃ الاسرار)

## روضہ مبارک سے سلام کا جواب:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ مقدس پر حاضر ہو کر عرض کی:

**السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ** تو جواب سے مشرف ہوئے آواز آئی۔

**وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ**۔

(قصص الانبیاء ص ۲۸۸، تذکرۃ الاولیاء انیس الارواح خواجہ جمیری ص ۵۵)

مسند ابوحنیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

روضہ پاک پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہوں اور پیٹھ قبلہ کی طرف کریں اور چہرہ قبر مبارک کی طرف کر کے عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔

(مسند امام اعظم رضی اللہ عنہ)

حضرت علقمہ کا عقیدہ: حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اقول اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ عرض کرتا ہوں۔ (الشفاء شریف جلد دوم ص ۵۳)

معلوم ہوا بعد وصال مسجد آتے جاتے ”السلام علیک یا رسول اللہ“ کہنا جائز ہے۔

تعلیم رسول اللہ: اہل قبور کو حرفِ نداء ”یا“ اور صیغہ خطاب ”ک“ سے پکارنا تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جب قبروں پر جائیں تو یوں سلام کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ۔ (۲) اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمِ

مُؤْمِنِیْنَ (مشکوٰۃ، ترمذی، نسائی، مسلم شریف)

اہل قبور سنتے ہیں: بخاری شریف میں جلد ۱، ص ۱۷۸ میں باقاعدہ باب ہے:

اَلْمِیَّتِ یُسْمَعُ خَفِیْقًا مِیْتًا۔ جو توں کی آواز کو سنتا ہے۔ کے تحت حدیث نقل کی ہے:

یَسْمَعُ قَرَعَ نِعَالِهِمْ قَبْرًا لَاجَانِے وَالْوَالِیْنَ کے جووں کی آواز سنتا ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مُردوں کو پکارا: چار پرندوں کو ذبح کر کے

پہاڑوں پر رکھ دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرندوں کو آواز دی۔ قرآن میں آتا

ہے: ثُمَّ اَدْعُهُنَّ یَا تَیْنُكَ سَعِیًّا۔ پھر انہیں بلا تیرے پاس چلے آئیں گے۔

معلوم ہوا: ذبح شدہ ٹکڑے ٹکڑے جسم اللہ کے حکم سے سن سکتے ہیں۔



درود شریف کی آواز پہنچ جاتی ہے:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمَ مَشْهُودٍ وَتَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ  
عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ وَبَعْدَ وَفَاتِكَ - قَالَ وَبَعْدَ وَ  
فَاتِي إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ -

(جلاء الافہام، ابن قیم جوزی ص ۶۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کہ یہ حاضری کا دن ہے۔ فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے مگر اس کی آواز پہنچ جاتی ہے چاہے کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا: کیا وصال کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ بیشک اللہ نے زمین پر اجساد انبیاء علیہم السلام کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ (خیال رہے حافظ ابن قیم نے اس حدیث کو مرفوع احادیث میں شمار کیا ہے)

### چند واقعات باعث برکات:

امام اعظم، غوث اعظم جیلانی، مجدد الف ثانی، محدث طبرانی کے حوالہ سے جیسا کہ آپ نے پچھلے صفحات پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی کا قبر انور پر بارش کیلئے عرض کرنا اور آپ کا جواب عنایت فرمانا پڑھ چکے ہیں اور دیگر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب ملنا پڑھ لیا ہے۔ اب حصول برکت کیلئے خوف طوالت کے پیش نظر صرف چند ایمان افروز باطل سوز واقعات بحوالہ نقل کرتا ہوں اس امید پر کہ

ع..... شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میری بات

روضہ مبارک سے سلام کا جواب:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ مقدس پر حاضر ہو کر عرض کی:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ تُوْجُوْبٌ سَ مِنْ شَرَفٍ هُوَ آوَا زَآئِي -  
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ -

(قصص الانبياء ص ۲۸۸، تذكرة الاولياء انيس الارواح خواجہ جمیری ص ۵۵)

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ: جس طرح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو روضہ

مبارک سے شرف جواب نصیب ہوا۔ اسی طرح حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ جب بارگاہ رسالت میں روضہ مبارک پر حاضر ہو کر عرض کی کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا

ہوں۔ کرم فرمائیے اپنا دست مبارک بڑھائیے تاکہ دست بوسی کا شرف حاصل کرو۔

فَظَهَرَتْ يَدُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَا فَحَهَا وَ قَبَلَهَا وَ ضَعَهَا

عَلَى رَأْسِهِ - اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک ظاہر ہوا اور مصافحہ کرتے ہوئے چوم کر

سر پر رکھ لیا۔ (تفریح الخاطر ص ۵۷، عربی اردو)

محدث طبرانی رحمۃ اللہ علیہ: امام ابو بکر مقبری فرماتے ہیں: میں اور طبرانی اور ابوالشیخ رحمۃ

اللہ علیہم جب حرم نبوی تھے تو بھوک نے ہم پر غلبہ کیا تو میں نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عرض

کی: الْجُوعُ - بھوک اس کے سوا منہ سے کوئی بات نہیں نکلی۔ پھر ایک شخص علوی کھانا لے

کر آیا اور جاتے ہوئے کہنے لگا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی تھی۔

مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو کھانا کھلاؤ۔

(تذکرہ الحفاظ ج ۳، جذب القلوب ص ۲۳۷، اردو، عبدالحق محدث دہلوی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اسی طرح حضرت احمد بن محمد صوفی کا بیان ہے کہ جب میں بھوک سے تنگ آ کر آپ کی بارگاہ میں عرض کی: اَنَا جَائِعٌ اَنَا فِي ضَيْفِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ میں بھوکوں میں آپ کا مہمان ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

آپ نے مجھے خواب میں ہی فرمایا: ہاتھ کھول میں نے کھولا تو اس میں چند درہم تھے۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ موجود تھے جن کی میں نے روٹی خرید کر کھائی۔  
(جذب القلوب) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہ حال ہے خدمت گاروں کا: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قبر انور میں آرام فرماتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو پہچاننا اور ان کی مدد کرنا اور ان کا ہاتھ پکڑنا وغیرہ (مخالفین کی کتاب سے نقل کرتا ہوں) مگر آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ پڑھئے: واقعہ حضرت مجدد الف ثانی مخالفین کی زبانی۔

حضرت ضیاء معصوم جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کی قبر پر مراقبہ کیلئے بیٹھے تو قاضی سلیمان منصور پوری نے دل میں کہا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کرنی ہو۔ ان سے الگ ہو جانا چاہئے۔ ابھی اٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ (مولوی) کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں رکھنا چاہتے۔ یہ واقعہ حالت بیداری کا ہے۔

ع..... یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہوگا؟

(کرامات الہمدیث ص ۱۹، کرامت نمبر ۷، از مولوی عبد المجید سوہدروی وہابی)

مولوی سلیمان ہمارا مہمان: جب قاضی محمد سلیمان منصور پوری حج کرنے گئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مسجد نبوی کے امام صاحب کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ محمد

سلیمان ہمارا مہمان ہے اس کی مدارات میں فرق نہ کرنا۔

(کرامات الہمدیث، کرامت نمبر ۱۸، ص ۲۳)

رسول اکرم کا ہاتھ چوم لیا: جیسا کہ قارئین آپ نے حضور غوث پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دست بوسی کا پڑھا اسی طرح آپ کے ہم عصر شیخ سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ روضہ مبارکہ پر حاضر ہو کر شدت شوق سے یہ اشعار پڑھے: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)

فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِي كُنْتُ أُرْسِلُهَا  
تَقْبَلُ الْأَرْضَ عَنِّي وَهِيَ نَائِتِي  
وَهَذِهِ نُوبَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرْتُ  
فَأَمْدُدُ يَمِينَكَ كَيْ تَحْطِيَ بِهَا شَفَاتِي

ترجمہ: حالت دوری (جسمانی) میں میں اپنی روح کو بھیجتا ہوں۔ جو میری طرف سے آستانہ بوسی کرتی تھی اور اب میں حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا مقدس ہاتھ بڑھائیے تاکہ میرے ہونٹوں کو ان کے چومنے کا فخر حاصل ہو۔

پھر آپ کا دست مبارک باہر نکلا۔ انہوں نے جلدی سے اُسے چوم لیا اور بے ہوش ہو گئے۔ آپ کے ہاتھ مبارک کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ تھی۔ اس وقت نوے ہزار (۹۰۰۰۰) آدمیوں کا مجمع تھا۔ جس میں بڑے بڑے قطب غوث ابدال اوتاد موجود تھے۔ (الافاضات الیومیہ حکیم الامت اشرف علی تھانوی جلد ۵، ص ۲۳۳)  
(رفیق الحرمین، الحاوی للفتاویٰ، از امیر دعوت اسلامی علامہ محمد الیاس قادری، کراچی)

## اعلانِ خداوندی در بیانِ حاضریِ بارگاہِ نبوی:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

قطعہ اشعار باعث سکون و قرار

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اعْظُمَةُ

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِينَ الْقَاعِ وَالْآكُمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنَةُ

فِيهِ الْعِصَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

خوش نصیبِ اعرابی بقول حضرت علی رضی اللہ عنہما: حضرت امیر المومنین حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے وصال کے تین دن بعد آیا اور اپنے آپ کو قبر پر گرایا (خود کو قربان کرنے لگا) اور خاک پاک سر پر ڈالتا تھا اور عرض کرتا تھا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ فَسَمِعْنَا قَوْلَكَ وَرَعَيْتَ عَنِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَمَا وَ

عِينَا عَنْكَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْكَ - یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ نے خدا سے

سنا وہ ہم نے آپ سے سنا ہے جو نازل ہوا آپ پر یعنی اللہ فرماتا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (پارہ ۵، سورہ النساء)

اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ وحتیٰ تستغفر لی فنودی من القبر انه قد

غفر لک آپ کی بارگاہ میں آ گیا ہوں۔ آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ قبر مبارک

سے آواز آئی تحقیق تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں، (جذب القلوب الی دیار المحبوب از

شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ حافظ عبداللہ فی کتاب مصباح الظلام و فاء الوفاء جلد ۳، ص ۱۳۶۱، علامہ سمودی متوفی ۹۱۱ھ الحاوی للفتاویٰ جلد ۲، ص ۳۹۱، معارف القرآن از مفتی محمد شفیع دارالعلوم دیوبند جلد ۲، ص ۴۵۸، الجواہر المنظمہ ص ۵۱، علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، تسکین الصدور محمد سر فراز دیوبندی بحوالہ تحریرات حدیث مولوی حسین علی (۲۵۶)

منبع جو دو کرم: قارئین کرام! اس مذکورہ آئیہ کریمہ کی تفسیر میں دوسرا ایمان افروز باطل سوز واقعہ خوش نصیب اعرابی بقول رحمۃ اللہ علیہ ہلالی کا مشہور و معروف ہے۔ چاروں مذاہب پر لکھی جانے والے حج کے طریقہ کی کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ مسلمہ علماء میں سے کسی نے بھی اس کو رد نہ کیا بلکہ اس عمل کو مستحسن قرار دیا۔ محدثین و مورخین و مفسرین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ یعنی حضرت محمد بن حرب ہلالی متوفی ۲۲۸ھ (تھی) بیان کرتے ہیں۔ میں دورانِ حاضری روضہ مبارک کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ اور زیارت کرنے کے بعد عرض کرنے لگا: يَا خَيْرَ الرَّسُلِ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَیْكَ كِتَابًا صَادِقًا قَالَ فِيْهِ۔

یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نازل شدہ سچی کتاب قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاوَوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ

میں آپ کے حضور حاضر ہو گیا ہوں، گناہ کی استغفار چاہئے اور آپ کی

شفاعت حاصل کرنے۔ پھر اس نے رو کر چند اشعار پڑھے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اعْظَمُهُ

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكْمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتِ سَاكِنَةٌ  
فِيهِ الْعِصْفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

یعنی اے بہترین ہستی جو پردہ فرما ہیں ہموار زمین میں پس جن کی ہڈیاں جسم مبارک کی خوشبو مبارک سے زمین ہموار و پست بھی خوشبودار ہو گئی۔ میری جان اس روضہ (قبر) پر قربان ہو جس میں آپ تشریف فرما ہیں۔ اس میں پارسائی ہے اور اس میں جو دو کرم ہے۔ پھر ”انصرف“ چلا گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضور اکرم (ﷺ) کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں اس آنے والے اعرابی کے پاس جا اور کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

الحق الرجل و وبشره بان الله غفر له بشفاعتي۔

(جذب القلوب ص ۲۳۳، اردو، وفاء الوفاء جلد ۳، ص ۱۳۶۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بہت سے آئمہ اعلام نے اسانید معتبرہ صحیحہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ حوالہ مذکورہ، الاذکار ص ۲۰۵، امام نووی شارح مسلم صاحب وفاء شیخ سمودی فرماتے ہیں نقلها جماعة من الائمة۔ (جماعت آئمہ نے اس کو نقل کیا ہے) اور یہ مشہور ہے: المصنفون في المناسك من جميع المذاهب واستحسنوا واذكرها ابن عساكر في تاريخه وابن جوزي في سير الغرام الساكن (متمی و ہلالی دونوں سندیں ہیں) حوالہ مذکورہ و فاء جلد ۳، ص ۱۳۶۰، تفسیر ابن کثیر زیر آیت مذکورہ جلد اول ص ۵۲۰، تفسیر مدارک، ظفر احمد عثمانی، اعلاء السنن جلد ۱، ص ۴۹۴، تفسیر معارف القرآن، مفتی محمد شفیع دیوبندی جلد ۲، ص ۴۶۰، نشر الطیب ص ۳۰۳، مولوی اشرف علی تھانوی بحوالہ ابن عساكر وابن جوزي ومواهب، دیوبندیوں کے تھانوی صاحب لکھتے ہیں: ابن

حرب ہلالی کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی۔ یہ زمانہ خیر القرون کا تھا اور کسی سے اس وقت تکیر و انکار منقول نہیں۔ پس حجت (دلیل) بن گیا ہو گیا۔ (نشر الطیب ص ۳۰۳، فضائل حج مولوی محمد زکریا سہانپوری ص ۱۰۷، بحوالہ ابن عساکر شفاء السقام، تسکین الصدور ص ۳۶۳، بحوالہ الموائہب مع الزرقانی جلد ۸، ص ۳۰۶)

مواجهہ شریف: کی طرف روضہ مبارکہ کی جالیوں کے ستون پر سکون پر اشعار مذکورہ جالیوں کے ستون مبارکہ پر ابھرے ہوئے سنہری حروف میں اس ایمان افروز واقعہ کا ثبوت آج بھی موجود ہیں یعنی باب البقیع سے حاضر ہوں تو مواجهہ شریف کی مبارک جالیوں کے چار ستونوں کی بغور زیارت کریں تو آپ کو بھی حضرت اعرابی کا یہ نذرانہ عقیدت روضہ مبارکہ کی زیارت کرتے پڑھنے کا شرف نصیب ہوگا۔ الحمد للہ ناچیز کو متعدد بار حضرت اعرابی کے اشعار کی دوران حاضری زیارت ہوئی اور پڑھنے بھی نصیب ہوئے۔ مولیٰ کریم طفیل نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سب کو نصیب کرے۔ اسی طرح اگر باب جبرائیل سے حاضر ہوں تو قدیم الشریفین کی موجود جالی مبارکہ کے دروازہ مبارکہ کے تالہ شریف کی پٹی جو چھانچ لمبی ہے۔ اُس پر قصیدہ بردہ شریف کے ایمان افروز اشعار نقل ہیں۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ  
لِكُلِّ هَوٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ  
آہ! مقدس تحریرات کو مٹا دیا گیا

مختتم قارئین! آپ گذشتہ سطور میں حجرہ الشریفہ کے جانب مواجهہ الکریمہ کی جالیوں کے چار ستونوں پر لکھے ہوئے استغاثہ پر مبنی فدائیہ و ندائیہ اشعار پڑھ چکے ہیں مزید



روضہ پاک کی سبز سنہری جالیوں پر حرف ”یا“ سے شروع ہونے والے نیز وسیلہ سے مشتمل خوبصورت خطاطی میں لکھے ہوئے اشعار پڑھے اور ایمان تازہ کیجئے۔

ہجری ۱۱۹۱ھ میں سلطان عبدالحمید خان کی لکھی ہوئی نعت کے نو اشعار حجرہ مطہرہ کے باہر نہایت ہی خوبصورت خطاطی میں لکھے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں، جن کا ذکر جناب ابراہیم راحت پاشا نے کتاب مرآة الحرمین کے صفحہ ۴۷۵ پر کیا ہے۔ خیال رہے کہ پندرہ اشعار عربیہ پر مشتمل یہ پورا قصیدہ کا شانہ اقدس پر نہایت ہی خوشخطی سے سبز جالیوں کے اوپر والی جگہ پر لکھا گیا تھا مگر سعودی حکومت نے کئی اشعار کو سیمنٹ کر کے حذف کر دیا ہے مگر ان کی بھونڈی و بے ادبانہ کارروائی آج بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ چند اشعار پر انوار نجدی دست برد سے بچ گئے ہیں جو آج بھی نظر آتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں یعنی حجرہ شریف کے جانب مغرب ملاحظہ کریں۔

یا من يقوم مقام الحمد منفردا

للحواد الفرد لم یولد ولم یلد

یا من تلجرت الانهار بسابعة

من اصبعه فروی الجیش ذی العدد

معلوم ہوا یا رسول اللہ پکارنے و لکھنے کا مسلک صدیوں سے چلا آرہا ہے۔

قارئین کرام! جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں کہ سعودی نجدی حکومت نے اپنے مسلکی مزاج پر بوجھ سمجھ کر کئی اشعار کو مٹا دیا کچھ اس طرح زیارت باسعادت و شفاعت کی بشارت سنانے والی روح پرورد حدیث شریف: ”قال رسول اللہ من زار قبری وجبت له شفاعتی“ روضہ اقدس کی دیوار مبارک پر جاذب نظر موٹے حروف میں نقش تھی، جس کی متعدد زائرین کے علاوہ مبلغ اسلام، مجاہد ملت، فضیلۃ الشیخ مرشدی قبلہ الحاج مفتی ابوداؤد

محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی نظری گواہی موجود ہے۔ مگر آہ! اب اس فرمان  
عالمی نشان کے نشان کو بھی مٹا دیا گیا ہے۔ جس کا حوالہ انہی کے ہم نظریہ و حمایتی مصنف  
نے لکھا ہے۔ پڑھئے لکھا ہے ”ریاض الجنۃ کے ساتھ محراب والی گزرگاہ کے اوپر کمان نما  
پہنی (پیتل نما گولڈن کلر کی) تختی پر جانب شمال ریاض الجنۃ والی سمت یہ حدیث شریف  
لکھی ہوئی ہے۔

ما بین بیٹی و منبری روضة من ریاض الجنۃ اور اسی تختی پر جانب  
شمال سمت قبلہ ”من زار قبری وجبت له شفاعتی“  
ترجمہ: ”جس نے میری وفات کے بعد زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں  
زیارت کی ہے۔“ جسے مٹا دیا گیا ہے۔

(حوالہ کامل تاریخ المدینۃ المنورہ ص ۴۲۰، از محمد عبدالمعجود)

محترم قارئین! مذکورہ مصنف دیوبندی وہابی نے آخر الذکر حدیث کے نہ  
ہونے کا ذکر کیا ہے۔ مگر حدیث دوم ”من زار قبری الخ۔“ کی تحریر موجود ہونے کا بیان لکھا  
ہے جبکہ اب اُسے بھی مٹا دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے کیونکہ جو ارشادات  
سارکہ نجدی سعودی مکتبہ فکر سے متصادم ہوتے ہیں اور اُنکے علماء کی مسلکی طبع نازک پر  
گراں گزرتے تھے اور انہیں اپنے نجدی مسلک کے محل کی کچی دیواریں گرتی ملتی نظر آتی  
تھیں تو (ایسی تحریرات کو) سیمنٹ لگا کر اور رنگ وغیرہ چڑھا کر بھونڈے طریقے سے  
مٹا کر دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے..... خصوصاً وہابیت کی اس و بلاء سے

## تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّل مدنی میزبان

### حضرت ابوایوب انصاری کا عقیدہ:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارکہ میں پہلے بے نقاب حاضر ہونا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے کے بعد پردہ کرنا ﴿﴾ بارش کی طلب کیلئے حضرات صحابہ کرام کو قبر انور پر جانے کا فرمانا۔ ﴿﴾ حضرت بلال بن حارث صحابی کا بارش کیلئے یوں عرض کرنا یا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ الخ۔ آپ کا اُمتی کو سلام کا جواب عنایت فرمانا۔

حاصل کلام: صفحہ ۲۳ سے صفحہ ۲۷ تک کے تمام واقعات کا ظاہر ہونا اور گذشتہ صفحات کی روایات کو محدثین و مفسرین کا متواتر نقل کرتے آنا اسی حقیقت کی ترجمانی ہے کہ اسی عقیدہ پر غلامان حاضر ہوتے تھے کہ آپ زندہ ہیں اور منبع فیوض و کرم ہیں نہ کہ وہابیہ کی طرح مر کر مٹی میں ملنے والے سمجھنا اور پتھر بت وغیرہ کا عقیدہ رکھنا۔ (معاذ اللہ) ملاحظہ کریں (تقویہ الایمان مولوی اسماعیل حاشیہ شرح الصدور محمد بن عبدالوہاب)

بہر حال اب اسی سلسلہ میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز عقیدہ

پیش کیا جاتا ہے۔

أَقْبَلَ مَرَوَانَ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ فَأَخْبَرَ بِرَقَبَتِهِ وَقَالَ أَتَدْرِي مَا صَنَعَ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِ الْحَجَرَ۔

ترجمہ: ایک دن مروان آیا اس نے قبر انور پر ایک شخص کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا مروان نے اُس شخص کو گردن سے پکڑ کر کہا کچھ معلوم ہے کیا کر رہے ہو؟ اُس شخص۔

فرمایا: ہاں مجھے خوب معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں اور وہ شخص حضرت ابو ایوب انصاری مشہور صحابی تھے۔ فرمانے لگے کہ جناب ہاں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں، کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (مسند امام احمد جلد ۵، ص ۴۲۲، مجمع الزوائد جلد ۴، ص ۵ مستدرک مع تلخیص ص ۵۱۵، جلد ۴، وفاء الوفاء جلد ۴ ص ۱۳۵)

حضرات صحابہ کرام کا عقیدہ: آپ نے گذشتہ صفحات میں کتاب و سنت و عمل صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی روشنی میں زیر بحث مسئلہ استمداد فی جواز المدد یا رسول اللہ ﷺ کو پڑھ لیا ہے یعنی باذن اللہ محبوبانِ خدا مخلوقِ خدا کی مدد کر سکتے ہیں۔ لہذا مخالف کو بجائے انکار کے مبنی بر حقیقت مسلک حق اہلسنت کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ اهْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ (مشکوٰۃ ص ۵۵۴)

میرے صحابہ (آسمان ہدایت کے) ستاروں کی مانند ہیں تم لوگ ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پاؤ گے۔ نیز فرمایا ”تم پر میری اور میرے خلفاء کرام کی سنت لازم ہے“۔ (ابوداؤد جلد ۲)

اب اگر ہدایت چاہنے والا بنظر انصاف غور کرے گا تو انشاء اللہ ضرور یہ چند صفحات کے معتبر و مستند متعدد حوالہ جات ایک مخلص مسلمان کیلئے مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی حوالہ جات ہیں۔ اختصار کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا ہے۔  
فن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر (پارہ ۱۵، سورہ کہف)

عقل منداں نوں اشارہ کافی لوڑ نہیں دفتری

بے ادباں نوں اثر نہ کردی چند نبی سروردی (صلی اللہ علیہ وسلم)

## صداقت مسلک اہلسنت وجماعت سچے واقعات کی روشنی میں

(۱) حکیم غلام محمد نے فرمایا: مولوی غلام رسول صاحب ہم حکام کی باز پرس سے تنگ آگئے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم یہاں سے چلے جائیں تو جواب میں فرمایا بھائی میں مجبور ہوں۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا کیونکہ ایک دن ایک شخص نے مجھے آکر کہا تھا۔ میرے ساتھ چلو تم کو رسول اللہ ﷺ باہر بلا تے ہیں جب میں اس کے ساتھ گیا تو گاؤں سے باہر حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں لے آئے اور مجھے منبر پر بٹھایا اور فرمایا وعظ کیا کرو۔ تمہاری یہی جائے بود و باش ہے۔ بھائی میں تو مامور ہوں کیسے اس جگہ کو چھوڑ سکتا ہوں (قلعہ میاں سنگھ کو) سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۴۱، مصنفہ عبدالقادر خلف اکبر مولانا غلام رسول متوفی ۱۲۹۰ھ کرامت نمبر ۵۰)

## (۲) عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ: زمجھوری برآمد جان عالم

ترحم یا نبی اللہ ترحم (صلی اللہ علیہ وسلم)

جب مولانا عبدالرحمن جامی نے حاضری روضہ مبارکہ کا سفر شروع کیا تو خواب میں حضور اقدس ﷺ نے امیر مکہ کو فرمایا کہ اس (جامی) کو مدینہ نہ آنے دیں۔ یہ تین بار فرمایا: آخری بار فرمایا یہ میری قبر پر کھڑے ہو کر ایک نعت (استغاثہ) پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کیلئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔

(تبلیغی نصاب باب فضائل درود شریف ص ۱۲۲، ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور۔ از مولوی زکریا دیوبندی سہارنپوری)

## (۳) ہر طرف نور کا سماں: قاری محمد یوسف صاحب آف کولوتارڈ نے ۱۳ ربیع الاول

۱۳۰۷ھ کو خواب دیکھا کہ عظیم الشان 'غوثیہ کانفرنس' کا اسٹیج و پنڈال سجا ہوا ہے۔ خوشبوئیں بکھری ہوئی ہیں۔ روشنی اس قدر ہے کہ حدنگاہ تک نور کا سماں ہے۔ یکا یک اسٹیج پر آقا دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے جبکہ آپ کے ساتھ بائیں جانب حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب نگران ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" بھی ہیں۔ خیال رہے صاحب خواب نے یہ بھی بیان فرمایا کہ پروگرام کا جو اشہار چھپا ہوا نظر آیا۔ اس پر (مجاہد ملت شہید اہلسنت) مولانا محمد اکرم رضوی صاحب، مولانا محمد عبدالجلیل صاحب، مولانا باغ علی کے نام درج ہیں۔ (رضائے مصطفیٰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ)

(۴) مجاہد ملت کا لقب: مجاہد ملت مولانا محمد اکرم رضوی (کاموکی والے) نے میدان تبلیغ میں قدم رکھتے ہی ایک بڑا مقدس خواب دیکھا کہ گوجرانوالہ سے متصل قصبہ علی پور روڈ گوندلانوالہ کی مرکزی جامع مسجد اہلسنت و جماعت (جہاں اب راقم الحروف کو خدمت کا موقع ملا ہے) میں ایک نجدی کو بے وقت اذان دینے پر اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ تو وہ نجدی یا پولیس المدد کہتے ہوئے نکلا اور پولیس آگئی (بقول علامہ مرحوم کے) مجھے ہتھکڑی لگا کر گرفتار کر لیا اور ایک کوشی کے تہہ خانہ میں لے گئے۔

جب مولانا وہاں پہنچے تو وہاں ہر طرف نور ہی نور تھا۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ حضور ایک طرف محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دوسری طرف پیر طریقت، رہبر شریعت، نباض قوم، فضیلۃ الشیخ مرشدی الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ حاضر بارگاہ ہیں۔

اسی اثناء میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مولانا محمد سردار احمد صاحب کو فرمایا: مولانا انہیں (محمد اکرم رضوی کو) تھکی دیں۔ یہ مجاہد ملت ہیں۔ (اوکمال قال علیہ السلام)

اس نورانی خواب کے دوسرے ہی دن گوجرانوالہ کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد اسماعیل نقشبندی علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی۔ سلام دعا کے بعد فوراً عجیب پر کیف انداز میں فرمایا ”او مجاہد ملت سناؤ کیا حال ہے“ اس کے بعد جب بھی ملاقات ہوتی مجاہد ملت ہی فرماتے۔

کرم بالائے کرم: مولانا مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ”فخر سے نہیں کہتا عجز سے کہتا ہوں۔ مجھے حضور پاک ﷺ کی حدیث یاد آتی ہے کہ آپ نے فرمایا ”من رانی فی المنام فسیرانی فی اليقظہ“ مجھے خواب میں دیکھنے والا بیداری کی حالت میں بھی میرے دیدار سے مشرف ہوگا۔ (شہید اہلسنت کی ڈائری)

میرا پکا ایمان ہے رضوی تم اس وقت تک نہیں مرو گے جب تک جاگتے ہوئے تجھے حضور پاک (ﷺ) کی زیارت نہ ہو جائے۔ چنانچہ مولانا مرحوم کو چار مرتبہ حرمین طیبین کی حاضری بھی نصیب ہوئی اور شہادت سے چھ ماہ قبل بیداری میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانثار کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ جیسا کہ مولانا مرحوم کی ڈائری ۱۹۹۳ء میں واضح طور پر لکھا ہوا پایا گیا۔ (سوانح شہید اہلسنت مرتبہ پاسبان مسلک رضا فضیلۃ الشیخ مرشدی علامہ الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی، گوجرانوالہ)

(۵) ڈیوٹی کا تقرر نامہ: بابا غلام رسول نے بتایا کہ میری خواہش تھی کہ اپنی تمام زندگی رسول اللہ ﷺ کے مزار مقدس کی خدمت کرتے جھاڑتے گزارے۔ اسی تمنا میں دن رات اور درود شریف پڑھتا رہتا۔ آخر ایک رات حضرت رسول پاک ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا اسماعیل غزنوی سے کہو کہ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے..... جب یہ خبر مولانا اسماعیل وہابی کو سنائی گئی تو بڑے خوش ہوئے۔ پھر وہ (سعودی اثر و

رسوخ کے باعث) مجھے شاہی مہمان کی حیثیت سے ساتھ لے گئے اور حج کے بعد مزار مقدس پر صفائی کی ڈیوٹی کیلئے مقرر نامہ میرے سپرد کیا۔ اس دن سے میں حاضر ہوں۔ (ملخصاً)  
(روزنامہ جنگ لاہور ۲۲-۷-۹۸ء بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شمارہ ماہ اگست ۹۸ء)

## (۶) لاڑکانہ میں عجیب و غریب مناظرہ کا یادگار تاریخی واقعہ:

لاڑکانہ موضع وارہ میں ۱۱ فروری بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر اور نبی مختار ہیں، جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دونوں دیہاتیوں میں یہ شرط لگ گئی کہ آگ میں کود جاتے ہیں جو سچا ہو گا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نامی شخص حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ صحیح سلامت رہا جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بُری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ سینکڑوں افراد نے یہ منظر دیکھا اور ان پر رقت طاری ہو گئی۔ (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۳ فروری ۹۸ء)

لاڑکانہ موضع وارہ میں بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر اور نبی مختار ہیں۔ جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دونوں میں یہ شرط پڑی کہ آگ لگا کر اس میں کود جاتے ہیں جو سچا ہو گا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نامی شخص حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا۔ تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ صحیح سلامت رہا جبکہ نبی پاک و حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بُری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ سینکڑوں لوگوں نے اس منظر کو دیکھا اور



ان پر رقت طاری ہو گئی۔ (روزنامہ جرأت، کراچی ۱۳ فروری ۹۸ء، بحوالہ ماہنامہ  
”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ شمارہ مارچ ۹۸ء)

(۷) قہر خداوندی کی زد میں: حافظ آباد (نمائندہ سماج) لاڑکانہ کے محمد ہارون کے  
آگ میں جھلنے کے بعد حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک چٹھہ میں حیرت انگیز اور سچا واقعہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب، حاضر و ناظر اور درود و سلام کے انکاری ہونے پر گذشتہ روز یہاں  
حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک چٹھہ میں ایک خطیب قہر خداوندی کی زد میں آ گیا۔

تفصیلات کے مطابق دو ماہ قبل لاڑکانہ میں محمد پناہ اور ہارون نامی اشخاص میں  
انہیں مسائل پر تکرار ہو گئی جس کے نتیجے میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ آگ  
میں چھلانگ لگاتے ہیں جو حق پر ہو گا وہ محفوظ رہے گا۔ چنانچہ عینی شاہدوں کے مطابق محمد  
پناہ اور ہارون نے آگ میں چھلانگ لگا دی جس کے نتیجے میں محمد پناہ محفوظ اور سلامت رہا  
جبکہ ہارون (دیوبندی) نامی شخص آگ میں بڑی طرح جھلس گیا جسے بعد ازاں ہسپتال  
میں داخل کروا دیا گیا۔ اس واقعہ کی خبریں قومی اخبارات کے صفحات میں شہ سرخیوں سے  
شائع ہوئیں۔ گذشتہ دنوں علماء کرام کی دعوت پر محمد پناہ حافظ آباد اور گوجرانوالہ تشریف  
لائے تو انہوں نے علماء کرام کی موجودگی میں اس سچے واقعہ کو خود بخود سنایا۔ محمد پناہ کی  
زبانی یہ واقعہ سن کر حافظ آباد کے قریب چک چٹھہ میں مولوی محمد سلیم نے دوران تقریر نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ سنایا جس پر مخالف مسلک کے مولوی  
اور جامعہ فاروقیہ چک چٹھہ کے مدرس حافظ محمد ابوبکر نے دوران جمعہ المبارک خطاب  
کرتے ہوئے کہا کہ محمد پناہ والا واقعہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حاضر و ناظر ہونے، علم غیب اور درود و سلام کا انکاری ہوں، مجھ پر قہر خداوندی نازل ہو تو

مانوں۔ عینی شاہدوں کے مطابق اس خطاب کے ٹھیک تین گھنٹے بعد مذکورہ مدرس حافظ محمد ابوبکر فالج کے مرض میں مبتلا ہو کر بستر مرگ پر لگ گیا۔ اس واقعہ کی تصدیق درجنوں افراد نے بھی کی ہے۔ (روزنامہ ”سماج“ گوجرانوالہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ اپریل ۱۹۹۸ء)

(۷) کامونکی ایک سچا واقعہ: واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی فریاد کرے دل سے

بتاریخ ۲۷ ربیع الاول مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۹۷ء بروز پیر غلہ منڈی کامونکے میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصب شدہ دروازہ جو شدید آندھی سے اکھڑ کر وہاں سے گزرتے ہوئے ایک عاشق رسول جناب محمد یونس پر گر پڑا اور اس سے محمد یونس کو شدید ضرب آئی۔ لہذا انہیں فوراً کامونکے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا ایکسرے لیا گیا پھر اسٹراساؤنڈ بھی کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے اطلاع دی کہ ایکسرے رپورٹ کے مطابق اس کا ”کولہا“ بے کار ہو چکا ہے۔ لہذا اس کی جان بچانے کیلئے اس کا فوری آپریشن ضروری ہے۔ اسی اثناء میں محمد یونس کے استاد اور دیگر رفقاء نے آپریشن کیلئے متعلقہ ادویات بھی مہیا کیں اور ہسپتال کے ماہر سرجن آپریشن کی مکمل تیاری کر کے باہم مشورہ کیلئے آپریشن تھیٹر سے ملحقہ کمرے میں بھی چلے گئے جبکہ محمد یونس تن تنہا آپریشن دوم میں حضور رحمۃ اللعالمین کے حضور اس انداز سے فریاد کر رہا تھا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میرے آقا و مولیٰ ہیں، رحمت دو عالم اور محبوب خدا ہیں۔ آپ احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفیٰ ہیں اور میں آپ کا غلام ہوں۔ یہ جو دروازہ میرے اوپر گرامیلاد شریف کے روز ترمین و آرائش کیلئے لگایا گیا تھا۔ اگرچہ یہ اتفاقاً گرا تھا مگر میلاد شریف کے منکرین طعنے دے رہے ہیں۔ یا رسول اللہ..... لاکھوں کروڑوں کی بگڑی بنانے والے آقا، میری بھی بگڑی بنا دیجئے۔ آپ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو نور

بصارت (آنکھ) دوبارہ عطا کی۔ پھر حبیب یمنی کی بیٹی کو مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر نہ صرف صحت بلکہ دولت ایمان سے سرفراز فرمایا۔ حضرت امام ابو بصیری علیہ الرحمۃ کو فالج سے صحت بخش دی۔ یا رسول اللہ! مجھ غریب غلام پر بھی نظر کرم فرمائیے، میرے آقا آپ جیسا کوئی طبیب نہیں اور مجھ جیسا کوئی غریب نہیں کون سا ایسا کام ہے جو ڈاکٹر کر سکتے ہیں اور آپ نہیں کر سکتے۔“

بس..... اتنا عرض کرنے کی دیر تھی کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے کام فرمایا۔ چند منٹ کے بعد جب سر جن حضرات آپریشن تھیر آئے تو یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جو شخص چند منٹ پہلے شدت درد سے بے چین تھا، کروٹ بدلنا بھی اس کیلئے ناممکن تھا۔ اب وہ خود بخود اٹھ کر چار پائی پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ جب ڈاکٹروں نے اس ماجرا کی حقیقت دریافت کی تو عاشق رسول محمد یونس کہنے لگا:

”میرے طبیب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا علاج کر دیا ہے۔ الحمد للہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں، آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں۔“

برادران اسلام: محمد یونس کے رفقاء کہتے ہیں محمد یونس نے خود اٹھ کر دروازہ کھولا اور تمام دوایاں واپس کر کے خود پیدل چل کر تانگے تک آیا اور تانگے میں سوار ہو کر گھر پہنچا اور الحمد للہ اس وقت وہ بغیر کسی دوا کے خیر و عافیت سے ہے۔

(از: ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شمارہ ستمبر ۱۹۹۹ء)

(۹) روحانی امداد ملنے پر اسلام قبول کر لیا: ”میں محمد ناصر (سابق ولیم ناصر کرچن) خلفیہ بیان کرتا ہوں کہ یہ سچا واقعہ اور ایک حقیقت ہے۔ میں نے اس وقت دین اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا جب میں ایک سفر میں راہزنوں کے زد میں تھا۔

قریب تھا کہ وہ مجھے لوٹ کر قتل بھی کر دیتے مگر میں نے اللہ کے سچے اور آخری نبی و رسول محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مدد کیلئے پکارا کہ یا رسول اللہ میری مدد کیجئے۔ چنانچہ اسی وقت میری روحانی طور پر مدد کر دی گئی یعنی ایک سفید پوش شخصیت نے مجھے آگ جلنے کو اشارہ کیا، میں محفوظ بچ کر نکل گیا۔ پھر اس کے بعد میں نے خطیب اسلام قاری محمد یوسف سیالوی صاحب (آف شیخوپورہ) کے پاس حاضر ہو کر مع اہل و عیال کلمہ شریف پڑھ کر دین اسلام کو سچے دل سے قبول کر لیا۔“

(۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعہ)

محمد ناصر بھٹی آف شیخوپورہ شہر

بیان حلفیہ بلفظہ بمقام جامع مسجد حنفیہ اہلسنت و جماعت گوندلانوالہ

گوجرانوالہ کے ہاں محفوظ ہے۔

(۱۰) آدھا کٹا ہوا شخص کلمہ طیبہ اور درود کی برکت سے زندہ رہا: لالہ

موسیٰ (نامہ نگار) کلمہ طیبہ اور درود پاک کا معجزہ۔ دعوت اسلامی کے کارکن کا ٹریفک

حادثہ میں آدھا دھڑکٹ جانے کے باوجود بلند آواز سے درود پاک کا ورد کرتا رہا۔

عزیز بھٹی شہید ہسپتال کے ڈاکٹر ورطہ حیرت میں مبتلا رہے۔ زخمی کلمہ طیبہ اور درود پاک کا

ورد کرتے ہوئے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ گذشتہ روز دعوت اسلامی لالہ موسیٰ کا کارکن محمد منیر جی

ٹی روڈ پار کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آ کر کچلا گیا، جس سے اس کا آدھا

دھڑکٹ گیا مگر اس نے شدید زخمی حالت کے باوجود بلند آواز سے کلمہ طیبہ اور درود پاک

کا مسلسل ورد جاری رکھا۔ جسے فوری طور پر عزیز بھٹی شہید ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں

نے کہا کہ حادثہ میں آدھا دھڑکٹ جانے کے باوجود محمد منیر لالہ موسیٰ سے گجرات تک کلمہ

طیبہ اور درود پاک کا مسلسل ورد کرتے اپنے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ مرحوم کو سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں محلہ اسلام پورہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

(روزنامہ ”صحافت“ لاہور، روزنامہ ”پاکستان“ لاہور ۱۶ جولائی ۱۹۹۹ء)

(بشکریہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

(۱۱) آہ! مطوعہ کی ضد: طالب شفاعت و استعانت وسیلہ کی بے شمار روایات از

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتب احادیث مبارکہ میں موجود ہیں لیکن کیا کیا جائے کہ جو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی میں رٹ لگائے جائے کہ شفاعت اور وسیلہ حرام اور شرک ہے بلکہ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ حجاج کرام جب دور دراز کے سفر کے ساتھ ہزاروں روپے خرچ کر کے دولت عشق لے کر دربار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں تو ان کو ہر زبان میں ترجمہ کر کے کتابچے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جن میں تلقین کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور سے دنیا میں شفاعت کا طلب کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، یہ شرک ہے۔

راقم الحروف فقیر نے دوران حاضری مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ایسے کتابچے متعدد مساجد میں پڑے دیکھے۔ نیز تقسیم ہوتے بھی دیکھے۔ عجب یہ ہے کہ لاکھوں مستند و معتبر دلائل سنانے و دکھانے کے باوجود وہ لوگ نہیں مانتے بلکہ عرش علی سے اعلیٰ بیٹھے نبی کا روضہ مبارکہ کے قریب نجدی ملازم کو بے ادبانہ انداز و خشک دلی کا اظہار کرتے بھی دیکھا۔ ایک رات نماز عشاء ادا کرنے کے بعد حرم شریف میں چھتریوں والے برآمدہ میں حاضر تھا۔ مدنی رات تھی، رحمت کی برسات تھی، میری جان قربان عالی شان گنبد خضراء کے سامنے حسین نظاروں میں گم تھا۔ قلبی سکون تھا، ہاتھ اٹھے ہوئے تھے۔ قلب و سر سر سوئے روضہ جھکا ہوا تھا۔ آنسوؤں کا وضو نصیب تھا، سامنے روضہ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

کچھ دیر کے بعد مولوی مطوعہ قریب آیا۔ اس نے ہاتھ نیچے کرنے کو کہا۔ ساتھ ہی نجدی عقائد کا اظہار کرنے لگا کہ روضہ مبارک کی طرف چہرہ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ یہ امر شاہد ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر قبلہ کی جانب سے آؤ اور قبلہ کو پیٹھ کر کے قبر انور کی طرف چہرہ کر کے سلام عرض کرو۔ (سند امام اعظم) بہر حال اس کے بار بار بولنے پر ناچیز نے اُسے حکم پروردگار سنایا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (پارہ ۵، سورہ النساء)

یعنی اس آیت کریمہ میں بارگاہ رسول کریم میں حاضری کا حکم ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت کیلئے دعا کرنے کا ذکر ہے۔ گویا شفاعت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے پر ہی اُمت کی توبہ قبول ہوگی اور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

مجرم بلائے آئے ہیں ”جاؤک“ ہے گواہ

پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہی کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم

نجدی نہیں کہ اس کو یہ منزل خطر کی ہے

نیز میں نے یہ بھی کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَقَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتُّوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ

(مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اللہ اور رسول کی بارگاہ

میں توبہ کرتی ہوں۔ مگر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم تھا۔

(۱۲) جنت البقیع میں مکالمہ: اسی طرح ایک دن جنت البقیع قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا۔ مع ساتھیوں کے ایک شرطے مولوی نے بدعت بدعت کہہ کر منع کیا۔ بندہ نے عرض کی یہ سنت ہے۔ اور حدیث صحیح مسلم پڑھ کر سنائی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ بَدْيَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی بقیع قبرستان میں تشریف لائے دیر تک کھڑے رہے اور تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ یہ بدعت نہیں ہے بلکہ سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ حدیث صحیح و صریح سے عمل ثابت ہے مگر وہ نجدی مطوا ممنوع بدعت بدعت کی رٹ لگائے جا رہا تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ بس چلو چلو کا شور کرنے لگا۔ ناچیز بھی مصلحت کے پیش نظر آگے کوچل پڑا مگر ساتھی جن میں عربی عجمی پاکستانیا ایرانی سب شامل تھے۔ میری اس گفتگو سے بہت متاثر ہوئے۔ مگر منکر بدعت بدعت کی گردن پڑھتا رہا۔

(۱۳) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اب بھی کر بلا میں ہیں: اس لئے آغا شورش کاشمیری (جو کہ انہی کا ہم عقیدہ ہونے کے باوجود اس ظلم و ستم پر رو پڑا) لکھتا ہے ”امریکی طرز کے شاہی محل اندر بڑے باغیچے لیکن وہاں شرع مفرور ہو گئی ہے۔ جن کیلئے شریعت آئی تھی (سعودی امت) ان کیلئے کوئی پابندی نہیں ہے۔ پورے حجاز میں آثار تبرکات کا کوئی نشان یا کتبہ نہیں ہے۔ جنت المعلیٰ کا بھی یہی حال ہے۔ جنت البقیع جو خاندان رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن ہے۔ اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہیں ایسی اہانت (بے ادبی) کا شکار ہیں کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے..... گنبد خضریٰ کو اس رُخ سے دیکھئے سو گوار معلوم ہو رہا ہے۔ میں بنت رسول کی لحد کے سامنے میں کوئی گھنٹہ بھر ساکت و صامت کھڑا رہا۔ پوری طرح ہل چکا تھا۔ میں نے قبر سے ٹکٹکی باندھ

رکھی تھی۔ میں کہہ رہا تھا اماں فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ تو اب بھی کربلا میں ہے۔ تیرے باپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلمہ پڑھنے والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے۔ تیری کہانی زخموں کی کہانی ہے..... آج چودہ صدیاں ہونے کو آئی ہیں تیری اولاد قبروں میں بھی ستائی جا رہی ہے۔ پورا سعودی عرب تیری اولاد کی قتل گاہ ہے۔ تم (لوگوں) نے جنت البقیع میں ہل پھروا کر ہمارے دل کے شیشے توڑ دیئے اور اب ان میں ایمان کی کوئی صدا باقی نہیں رہ گئی ہے۔

(شب جائے کہ من بودم صفحہ ۱۶۲ تا ۱۷۲)

خیال رہے جب راقم الحروف بقیع شریف میں بغیر نام و نشان کے برائے نام نشان دہی پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر تھا تو شورش کاشمیری کا مضمون ذہن میں آ گیا۔ اس لئے مدینے کے خزینے بقیع کا واقعہ لکھتے وقت شورش کی تحریر کو تحریر کرنا مناسب سمجھا۔

ع..... شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میری بات

**تمت بالخیر**



# عقائد اہل سنت

## مفتی مکہ کی نظر میں:

### عرض مؤلف:

اخبار ”نوائے وقت“ لاہور میں جلی حروف میں یہ ایمان افروز خبر شائع ہوئی تو دل باغ باغ ہو گیا کہ ”جماعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام یکم دو اپریل ۲۰۰۰ء کو ملتان میں ہونے والی دوروزہ یکم، دو اپریل ۲۰۰۰ء ”انٹرنیشنل سنی کانفرنس“ ملتان شریف میں ہوگی۔

میں تمام آستانوں کے سجادہ نشین حضرات و علماء کرام و تمام ملک گیر سنی تنظیموں کے قائدین شریک ہوں گے۔ نیز اس کانفرنس میں مکہ المکرمہ سعودی عرب سے فضیلۃ الشیخ علامہ سید محمد علوی مالکی خصوصی طور پر شریک ہوں گے جبکہ کویت سے السید یوسف الرفاعی، انڈیا سے علامہ ارشد القادری، افغانستان سے پروفیسر صبغت اللہ مجددی کے علاوہ ناروے، امریکہ، برطانیہ، عراق، لیبیا، کینیڈا، ترکی، بنگلہ دیش وغیرہ سے بھی کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اور اسلامی تحریکوں کے قائدین کانفرنس میں شرکت کریں گے اور سید علامہ ریاض حسین شاہ صاحب نے بتایا کہ سنی کانفرنس کے موقع پر پاکستان میں بسنے

والے نو کروڑ غلامانِ رسول (ﷺ) کے حقوق کے تحفظ اور انقلابِ نظامِ مصطفیٰ (علیہ السلام) برپا کرنے کیلئے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(نوائے وقت ۷ اشوال المکرم ۱۴۲۰ھ / ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء)

اخبارات و دینی ماہانہ رسائل میں کانفرنس کی خبریں اور اعلانات کے علاوہ

بڑے سائز کے اشتہارات و بینرز بھی لگے دکھائی دیتے ہیں جن کی پیشانیوں پر لکھا ہے:

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كِي فِضَاؤِ فِي يَارَسُولَ اللَّهِ كِي

نعروں کی گونج میں نظامِ مصطفیٰ کے عملی نفاذ کیلئے دو روزہ انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان اور

مہمان خصوصی میں سے فضیلۃ الشیخ محدث کبیر السید شیخ محمد بن علوی مکی استاذ الحدیث

مسجد حرام مکہ مکرمہ و سعودی عربیہ توجہ کا مرکز ہیں۔

بہر حال مکرم قارئین اہل پاکستان و اہل علم حضرات کی توجہ کے مرکز حضرت شیخ

محمد بن علوی مکی مدظلہ العالی کی ان دنوں چند کتب میرے زیر مطالعہ تھیں۔ جب اخبارات

و اشتہارات میں آپ کی پُرسرت آمد کا پڑھا تو دل زیارت کیلئے بے تاب ہو گیا اور

ساتھ ہی یہ ذوق بھی دامن گیر ہوا کہ شیخ و مفتی مکہ مکرمہ کے تحریر کردہ علمی و تحقیقی عربی

تصانیف میں سے چند مسائل عقائد و نظریات کو مختصر طور پر اہل ذوق و اہل انصاف و علم

دوست احباب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ دینی امور اور

معاملات میں علماء فقہاء کرام محققین یقیناً مرجع عوام ہوتے ہیں۔ جس کا اعتراف نجدی

حکمران بھی کر چکے ہیں۔ لکھتا ہے ”اولی الامر منکم“ اس سے مراد حکام و علماء و فقہاء ہیں۔

معلوم ہوا کہ علماء و فقہاء کرام بھی دینی امور میں حکام کی طرح یقیناً مرجع عوام

ہیں۔ (حاشیہ قرآن طبع فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

بہر حال پروردگار عالم کا بے حد شکر ہے کہ جس نے یہ چند حروف بنام عربی

”البرہان والقوی من العقائد فی الرسائل محمد بن علوی“ (اُردو) عقائد اہلسنت مفتی مکہ

کی نظر میں لکھنے کی سعادت بخشی اور بندہ ناچیز استاذ العلماء علامہ الحاج صاحبزادہ محمد

داؤد رضوی اور عظیم محقق مناظر اسلام علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

گو جزا نوالہ کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہے کہ جن وسیع القلب محسنوں نے اپنی علمی و

اصلاحی مخلصانہ معاونت اور فضیلتہ الشیخ کے ساتھ ملاقات کے تاثرات کے ساتھ ساتھ

بندہ کے جمع کردہ چند حروف پر اپنے دعائیہ کلمات باعث برکات سے نوازا اور آخر میں

اپنے مخلص معاون مولانا عبدالشکور صاحب قادری گوندلوی کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں

نے اس تحریک کے ساتھ ساتھ طباعت میں بھی مدد فرمائی۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم تمام کو

دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ بحرمة نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف ابو سعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ / مارچ ۲۰۰۰ء

## مختصر حالات زندگی حضرت شیخ محمد بن علوی:

اسم گرامی: محمد بن علوی بن عباس۔

جائے ولادت: مکہ المکرمہ۔ آپ حسین و جمیل قد آور خلیق و شفیق شخصیت ہیں۔

القابات: فضیلۃ الشیخ، العالم الجلیل، المحقق النبیل، فضیلۃ الاستاذ، شیخ القرآن والحديث، مناظر، پروفیسر، ڈاکٹر، علامہ امام

حسنی سید: آپ کا سلسلہ نسب ستائیس واسطوں سے نبی اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے۔

خلافت: خلیفہ اعلیٰ حضرت الشیخ المدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری کے خلیفہ و سند یافتہ ہیں۔

مسجد حرام مدرسۃ الفلاح سے تعلیم پائی۔ مزید حصول علم کیلئے مغربی ممالک مصر، ہندو پاکستان کا سفر کیا۔

قطب مدینہ: الشیخ ضیاء الدین احمد القادری سے سند حدیث حاصل کی اور جامعۃ الازہر مصر میں فن حدیث میں ڈاکٹریٹ کی۔

فرائض تدریس در حرم کعبہ: آپ نے بفضلہ تعالیٰ سن بلوغ سے قبل ہی علم قرآن و حدیث کی تدریس شروع کر دی۔ آپ کی علمی و تحقیقی شہرت کی بناء پر آپ کو (۱۳۹۰ھ میں) کلیۃ الشرعیہ مکہ مکرمہ میں (متفقہ طور پر) استاذ الحدیث مقرر کر دیا گیا اور (۱۳۹۱ھ میں) مسجد حرام میں تدریس کیلئے مقرر ہوئے۔

ریڈیو مکہ: مسجد حرام میں اپنے والد گرامی کی جگہ درس دینے کے ساتھ ساتھ مکہ المکرمہ کے نداء الاسلام ریڈیو (اسٹیشن) سے مختلف موضوعات پر آپ کے بیانات نشر ہوتے تھے

جامعہ: مکہ مکرمہ میں مدرسہ عتیقہ کے نام سے ایک عظیم الشان دینی مرکز قائم کر رکھا ہے جس میں سعودیہ کے علاوہ بیرونی ممالک کے کثیر طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

محفل ذکر و نعت: آپ کے ہاں ہر روز بعد نماز مغرب محفل ذکر و نعت ہوتی ہے۔ حاضرین اپنے دل کی تسکین کا سامان کرتے ہیں۔

صدارت: آپ سعودیہ کی بین الاقوامی مقابلہ قرأت کمیٹی کے تین سال تک صدر رہے ہیں اور رابطہ عالم اسلامی کے سرگرم رکن بھی رہے۔

آپ کی شخصیت علماء کی نظر میں: حرمین الشریفین اور عالم اسلام میں آپ کو بے پناہ قدر و منزلت حاصل ہے۔ یہاں صرف عالم اسلام کی ان چند نامور شخصیات کے نام لکھے جاتے ہیں جو آپ کی موثر ترین مذہبی و علمی حیثیت و تحقیقی جلالت شان کے قائل اور دل سے معترف نظر آتے ہیں۔

(۱) مفتی مصریح محمد حسین مخلوف

(۲) جامعہ ازہر کے سابقہ سربراہ شیخ محمد طیب النجار

(۳) متحدہ عرب امارات کے وزیر امور مذہبی محمد الخزرجی

(۴) دکتور رؤف شبلی

(۵) ڈاکٹر حسن الفاتح قریب اللہ سوڈانی

(۶) جامعہ قاہرہ کے استاذ الحدیث شیخ محمد ابووز

(۷) السید الشیخ یوسف ہاشم الرفاعی وزیر اوقاف الکویت

(۸) شیخ ابوبکر جابر الخزازی

(۹) شیخ عبدالعزیز بن محمد الغماری

(۱۰) مراکش کے نامور محقق عبدالحی العمروی اور شیخ عبدالکریم

تصانیف: آپ نے درجنوں علمی و تحقیقی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ چند ایک اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) الدعوة الاصلاحیہ (ساتھ مقالات کا مجموعہ) (۲) فی سبیل الہدیٰ والرشاد (پچاس مقالات کا مجموعہ) آپ کے والد گرامی ہر جمعہ المبارک کی صبح کوریڈو یوسعودیہ پر خطاب فرماتے تھے۔ ان کے بعد ریڈیو سعودیہ پر آپ خطاب فرماتے رہے۔ انہیں نشری تقاریر کو مجموعہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ (مطبوعہ مطالع سحر جدہ) ﴿﴾ حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف (جشن میلاد) ﴿﴾ الانسان اکامل (شامل نبوی) ﴿﴾ زبدة الاتقان فی علوم القرآن (اصول تفسیر) ﴿﴾ حول خصائص القرآن ﴿﴾ المنہل اللطیف فی اصول الحدیث شریف (اصول حدیث) قل هذه سبیل (ایمانیات) ﴿﴾ لبیک اللہم لبیک (ارکان حج) ﴿﴾ فی رحاب البیت الحرام (تاریخ مکہ آثار) ﴿﴾ ذکریات و مناسبات (مہینوں و ایام کے اہم واقعات) ﴿﴾ الطالع السعید المختب من المسلسلات والا سانید (اپنی علمی سندات کا تذکرہ) ﴿﴾ ادب الاسلام فی نظام الاسرة (اصلاح معاشرہ) ﴿﴾ شریعة اللہ الخالده (فقہ اسلامی کی تاریخ) ﴿﴾ حاشیہ المورد الروی (ملا علی قاری کی میلاد شریف پر کتاب کا حاشیہ) ﴿﴾ شرح المولد لابن کثیر (امام ابن کثیر کی میلاد شریف پر کتاب کی شرح) ﴿﴾ مقبرہ جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ کے قبرستان کے بارے معلومات) ﴿﴾ شرف الامۃ الحمدیہ (فضیلت امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ﴿﴾ تاریخ الحوادث والاحوال النبویہ (سیرت النبویہ) ﴿﴾ الحصون الممدیہ (دعاؤں اور وظائف کا مجموعہ) ﴿﴾ القدوة الحسنہ فی منہج الدعوة الی اللہ (اسوۃ حسنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ﴿﴾ تحقیق و تعلق علی قریب الحبیب (الترغیب والترہیب پر آپ کے والد گرامی کا حاشیہ ہے آپ نے اس کی تحقیق و تخریج فرمائی ہے) ﴿﴾ شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد

(در رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے موضوع پر مدلل و مکمل کتاب ہے اس کتاب سے راقم نے اکثر اقتباسات نقل کئے ہیں) الزخائر الحمد یہ سرزمین حجاز پر جب آپ نے محسوس کیا کہ لوگ بد عقیدہ (وہابی نجدی) ہوتے جا رہے ہیں ان کم علم لوگوں کے عقائد کی اصلاح کیلئے آپ نے ایک عظیم مدلل مذکورہ بالا لا جواب کتاب لکھی۔ راقم نے اس کتاب سے اقتباسات نقل کئے ہیں۔ ﴿﴾ مفاہیم یجب ان تصحیح (یہ کتاب زخائر محمدیہ عقائد اہلسنت وجماعت) پر کئے گئے اعتراضات کا مدلل و تحقیق و مکمل جواب ہے۔

شاہ فیصل ایوارڈ و تصدیق علماء دیوبند: اس کتاب کی تائید تمام علماء عرب نے کی۔ بالخصوص ان میں مراکش کے مفتی اعظم شیخ عبداللہ کنون شامل ہیں جو کہ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بانی اراکین میں سے ہیں اور دوسرے مفتی اعظم مصر شیخ محمد حسنین مخلوف ہیں۔ خیال رہے یہ وہ مفتی اعظم ہیں جن کو سعودیہ حکومت نے خدمت اسلام کے اعتراف کے طور پر شاہ فیصل علمی ایوارڈ دیا تھا۔ یاد رہے اس کتاب پر دیوبندی علماء کی تصدیقات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ  
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ○ (آمین)

ترجمہ: (اے اللہ کریم)! ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے  
انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔ آمین

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ وَالْحَسَنَةِ  
(پارہ ۱۴، سورہ النحل، آیت ۱۲۴)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔

وَلَوْ رُدُّوْهُ اِلٰی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اَوْلٰی الْاَمْرِ مِنْهُمْ

لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہُ مِنْهُمْ (پارہ ۵، سورہ نسا، آیت ۸۳)

جب کبھی کوئی مسائل کا معاملہ پیش آتا اگر اس کیلئے رسول اور ذی اختیار

(عالموں) کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو بعد  
میں کاوش کرتے۔ (مسائل کا صحیح حل نکالتے ہیں)

محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے: ”اس کو بتاتے جو ان میں تحقیق کرنے والے

ہیں اس (مسئلہ) کی“۔

تفسیر عثمانی دیوبندی میں ہے: جب بڑے اس کی تحقیق تسلیم کر لیں تو ان کے

موافق اس کو کہیں نقل کریں اور اس پر عمل کریں۔ (حوالہ زیر آیت مذکورہ)

خیال رہے دیوبندی وہابی علماء شیخ مکہ کی علمی جلالت شان کو تسلیم کر چکے ہیں۔



## مفتی مکہ کے آستانہ پر محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

از قلم: علامہ صاحبزادہ ابوالرضا الحاج محمد داؤد رضوی، گوجرانوالہ

بفضل خدا و بوسیلة مصطفیٰ علیہ التحیة و الثناء ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ میں حرمین شریفین

حاضری ہوئی تو بعض اہل ذوق سے سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ ہیں جن کے دولت کدہ پر روزانہ محفل میلاد ہوتی ہے۔ یہ پُرسرت بات سنتے ہی حاضری کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ حج شریف کے بعد مدینہ منورہ حاضری سے ایک دن قبل ۱۵ ذوالحجہ بروز منگل بعد نماز مغرب الحاج شیخ محمد امجد علی صاحب چشتی (کامونگی) کے ہمراہ بیت اللہ شریف سے کچھ فاصلے پر ”شارع مالکی“ پر واقع فضیلة الشیخ حضرت العلام السید محمد بن السید علوی المالکی الحسنی کے آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی تو دل دیکھ کر باغ باغ ہو گیا کہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے بے شمار عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) محفل میلاد سجائے اپنی اپنی زبان میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی میں مصروف تھے۔ ان میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی، گورے بھی تھے اور کالے بھی، بڑا پُر کیف منظر تھا۔ کافی دیر محفل پاک جاری رہی۔ اختتام صلوة و سلام (بحالت قیام) اور دعائے خیر پر ہوا۔

محفل میلاد میں حاضری کو لنگر شریف بھی کھلایا گیا اور سدا بہار تبرک، کتابی تحفے بھی عطا کئے گئے۔ فقیر کو بھی حضرت مالکی مدظلہ العالی اور آپ کے والد محترم کی تصانیف شرف الامۃ الحمد یہ شفاء القواد بزیاۃ خیر العباد، تاریخ الحوادث والاحوال النبویہ اور فتح القریب الجیب علی تہذیب الترغیب والترہیب حاصل ہوئیں۔

اختتام محفل پر حضرت السید محمد بن السید علوی مدظلہ العالی کرسی پر تشریف فرما ہو گئے تو حاضرین نے آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ نورانی چہرہ سر پر سفید عمامہ

اور سفید لباس میں ملبوس حضرت مالکی مدظلہ العالی بہت خوبصورت دکھائی دے رہے تھے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت موصوف اور تمام علماء و مشائخ اہلسنت کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آپ کے آستانہ کو آباد رکھے، نظر بد سے بچائے۔ قبلہ اول مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کے تسلط اور حرمین طیبین کو نجدیوں کے تسلط سے آزاد کرائے۔ آمین۔

## شیخ مکہ سے دو ملاقاتیں:

از: محقق اہلسنت مناظر اسلام علامہ محمد عباس صاحب رضوی گوجرانوالہ  
پندرہ رمضان المبارک بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۹۵ء بروز بدھ بعد نماز عصر میں حسب معمول مسجد نبوی شریف میں مقام اصحاب صفہ پر کھڑے ہو کر دلائل الخیرات کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک وہاں کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ دیکھا تو ایک نہایت ہی خوبصورت سفید رنگ سیاہ داڑھی مبارک سر پر سفید عمامہ شریف فریبہ جسم کے مالک ایک شخصیت تشریف لائے ہیں۔ کوئی شخص ان کا ماتھا چوم رہا تھا اور کوئی ان کے ہاتھ چوم رہا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ شخصیت حضرت علامہ محمد بن علوی المالکی ہیں۔ بعد از افطار و نماز مغرب میں نے بھی ان کی دست بوسی کی اور بتایا کہ میں پاکستان سے عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے دیدار ملاقات کا مشتاق تھا۔ الحمد للہ اللہ نے آپ کا دیدار مسجد نبوی شریف میں کروا دیا۔ آپ مجھ سے پاکستان کے بارے سوالات کرنے لگے۔ دوران گفتگو میں نے آپ سے حضرت علامہ تقی الدین سبکی کی ایک کتاب کے بارے پوچھا کہ حضرت کیا یہاں کسی جگہ سے ”السيف الصيقل“ دستیاب ہو سکتی ہے۔ آپ نے فوراً فرمایا السيف الصيقل فی الرد علی ابن زفیل؟ میں نے عرض کی یہی جی ہاں۔ فرمایا: یہاں کیسے دستیاب ہو سکتی ہے۔ یہ نجدی لوگ ایسی کتب کو

اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ میں نے عرض کی ان کے پاس اچھی نظر ہی نہیں ہے تو وہ اچھی نظر سے دیکھیں کیسے؟ اس مقولہ پر آپ بہت خوش ہوئے اور کافی دیر تک مختلف ممالک کے علماء اہلسنت آپ کے پاس آتے رہے اور آپ میرا ان سے اور ان کا مجھ سے تعارف کرواتے رہے۔ انہی دنوں آپ کی کتاب شفاء الفواد کا ترجمہ حضرت محقق دوراں مفتی محمد خان قادری کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ میں نے ایک نسخہ خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ بڑے خوش ہوئے اور جناب مفتی صاحب کے حق میں دعائے خیر کے کلمات فرمائے۔ نماز تراویح تک یہ مبارک مجلس رہی۔ اس کے بعد پھر ۲۱ رمضان المبارک کے دن ملاقات ہوئی کیونکہ آپ کے ملاقاتیوں کا کافی رش تھا اس لئے آپ نے آدھ گھنٹے بعد حاضر ہونے کا حکم دیا تا کہ سکون سے گفتگو ہو سکے۔ اس وقت آپ نجدیوں کے آثار مقدسہ پر مظالم پر مختلف عرب علماء سے گفتگو فرما رہے تھے جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو زیادہ لیٹ ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ نماز تراویح شروع ہو چکی تھی۔ بعد از نماز تراویح پتہ چلا کہ آپ تشریف لے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد جب دوسری مرتبہ ۱۹۹۷ء میں حاضری کا شرف ملا تو پھر آپ کی زیارت مقام اصحاب صفہ پر ہی ہوئی۔ آپ نے فرمایا یہاں کافی جاسوسی ہوتی ہے لہذا آپ نماز تراویح کے بعد یہاں حاضر ہو جائیں گھر جا کر آپ سے تفصیلات کریں گے اور آپ کو کتب بھی دیں گے لیکن چونکہ میں اس وقت معتکف تھا اس لئے آپ کی رہائش پر حاضری کی سعادت سے محروم رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ کے دم قدم سے حجاز مقدس میں سنیت کی رونق قائم و دائم ہے۔ حضرت علامہ مولانا محمد سرور قادری نے حضرت فضیلۃ الشیخ محمد بن علوی المالکی کی کتب سے آپ کے عقائد مختصر بیان کر کے اردو وان حضرات کیلئے ایک بیش بہا خزینہ جمع فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش سے سنی مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور مولانا محمد سرور صاحب کے علم و عمل و ذوق میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محمد عباس رضوی

صاحب کے علم و عمل و ذوق میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

## ایمانِ کامل:

حضرت شیخ مکہ محمد بن علوی کے علمی جواہر پارے پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

قُلْ اِنْ كَانَ اَبَاءُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ  
نِ افْتَرَقْتُمُوها وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا احَبَّ اِلَيْكُمْ  
مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهِ (سورہ توبہ، آیت ۲۴)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا) ”اے محبوب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے  
اگر تمہارے والدین، اولاد و بھائی و خاوند بیویاں و خاندان وہ اموال جن کو تم حاصل  
کرتے ہو تجارت جس میں گھائے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم  
پسند کرتے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو  
حتیٰ کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسق قوم کو کامیاب نہیں فرماتا۔“

حدیث مبارک: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل  
مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اپنے والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے  
محبت نہ کرے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ہر شے سے زیادہ  
پیارے ہیں۔ کیا اپنے آپ سے بھی؟ اس پر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک  
کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ پیار نہ کرے۔ اس پر  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اُس رب کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل کیا۔ آپ  
مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

اس پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'الان یا عمر' اے عمر رضی اللہ عنہ! پیارے اب بات بن گئی۔ (تیری) (بخاری شریف)

محدث کبیر حضرت محمد بن علوی مکی لکھتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ایک شخص کو معمولی اجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو بے حد و حساب اجر ملتا ہے۔ ایک نے حالت غفلت میں ذکر و درود و سلام عرض کیا ہے۔ اسے معمولی اجر دیا گیا جبکہ دوسرے نے کمال محبت اور ادب و تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام عرض کیا۔ لہذا اسے اجر عظیم دیا گیا کیونکہ سرکار کی محبت اور تعظیم ہی سے اجر عظیم مل سکتا ہے۔

(۲) درود و سلام مقبول و وظیفہ: درود و سلام پڑھنے والے اُمتی پر خود خالق کائنات ایک کے بدلے دس بار رحمت و برکت نازل فرماتا ہے۔ یہ عنایات محض بندے کی اپنی حیثیت کی بنا پر نہیں بلکہ اللہ رب العزت کے لطف و کرم کی بنا پر ہے جو اُس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ہے اور محبوب کا صدقہ اُمت پر انعامات فرماتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کل الاعمال منها المقبول والمردود الا صلوة علی فانها مقبولة غیر مردود"۔

ترجمہ: جتنے بھی اعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے بعض مقبول ہوتے ہیں بعض مردود لیکن مجھ پر درود و سلام پڑھنا ایسا عمل ہے جو ہر حال میں مقبول ہے کبھی رد نہیں ہوتا۔ (الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۲۳ ترجمہ اردو ص ۳۶۶)

(۳) اہلسنت کی پہچان اور دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حالت بیداری میں دیدار: امام غزالی احیاء علوم الدین میں امام مرسی رضی اللہ عنہما سے

نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے ہر روز (دن رات) میں پانچ سو مرتبہ درج ذیل صلوٰۃ و سلام پڑھا وہ مرنے سے قبل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں ضرور دیکھے گا۔

اللهم صل على سيدنا محمد عبدك و نبيك و رسولك النبي الامي و على آله و صحبه وسلم۔

(الذخائر المحمديه عربی ص ۱۰۸، ترجمہ اردو ص ۱۴۶)

(۴) سنی کی نشانی: علامہ سخاوی رحمہ اللہ القول البدیع ص ۵۲ پر حضرت زین العابدین (رضی اللہ عنہ) سے نقل فرمایا ہے: قال علامة اهل السنة كثرة صلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے کثرت سے درود پڑھنا ہے۔

(۵) حالت بیداری: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من رانى فى المنام فى رانى فى اليقظة (بخاری شریف)

جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا یعنی بیداری میں دنیا میں ہی دیدار نصیب ہوگا۔

(الذخائر المحمديه ترجمہ اردو ص ۱۵۶، القول البدیع محدث سخاوی)

(۶) اوّل نورِ مصطفیٰ علیہ السلام: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

(سورہ مائدہ پارہ ۶)

”یقیناً تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آئی۔“

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور نبيك من نورہ۔

اے جابر! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نور اپنے نور سے بنایا۔ (الذخائر المحمديہ عربی ص ۳۱۱ تا ۳۱۶، ترجمہ اُردو ص ۳۵۳ تا ۳۶۶)

حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں نور تھا۔ نیز فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس وقت بھی ہی تھا جب نہ آدم تھے نہ مٹی تھی نہ پانی تھا۔ فرمایا: سب سے پہلا اور آخری نبی میں ہوں۔ (الحديث)

(۷) سابقہ انبیاء کو فیض ملا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے۔ نیز فرمایا: آپ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھے پھر وہ کیسے جلتے؟

(الذخائر المحمديہ عربی ص ۳۱۱ تا ۳۱۶، ترجمہ اُردو ص ۳۵۳ تا ۳۶۶)

(۸) شفاعت مصطفیٰ (علیہ السلام): حضور پاک شفیع المذنبین علیہ السلام نے فرمایا:

اول من اشفع له من امتی اهل المدينة ثم اهل مكة ثم اهل الطائف  
میں اپنی امت میں سب سے پہلے اہل مدینہ پھر اہل مکہ مکرمہ اور پھر اہل طائف کی شفاعت کروں گا۔ نیز فرمایا: جو کوئی مدینے میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ یہاں ہی مرے کیونکہ جو بھی اس شہر میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(الذخائر المحمديہ ترجمہ اُردو ص ۹۷، ۹۸)

(۹) مسجد نبوی کی نماز حج کے برابر: فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو میری مسجد میں نماز ادا کرے اسے مثل حج ثواب ملے گا۔ الصلوٰۃ فی مسجدی حتی یصلی فیہ کان بمنزلہ حجة۔ (الذخائر المحمديہ ص ۹۶)

(۱۰) وسیلہ: (وابتغوا الیہ الوسیلہ) (الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۲۲ تا ۳۲۷، ترجمہ اُردو ۱۹۱، صلاح مفاہیم ۳۴۰) تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا جائز و مقبول ہے۔ حضرات صحابہ کرام کا بھی یہی عمل ثابت ہے۔  
۱۱ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بھی آپ کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔

(شفاء الفوائد ص ۲۸۲، ۲۸۹، ۱۷۸، ۲۹۱)

حضرت شیخ علوی نے مکمل باب لکھا ہے اور تمام سوالات کے جوابات بھی لکھے ہیں (بلکہ مکمل کتاب بھی تحریر فرمائی ہے)

(۱۱) صالحین کا وسیلہ: حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بنجر علاقوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ نبی کریم و دیگر انبیاء کرام (علیہ و علیہم السلام) کے وصال کے بعد بھی وسیلہ سے دعا کرنا جائز و حدیث سے ثابت ہے۔

(شفاء الفوائد ص ۲۶۸، ۲۹۱ عربی ص ۱۶۰، ذخائر محمدیہ)

محمد بن عبد الوہاب سے بھی توسل بالنبی ثابت ہے۔

(شفاء الفوائد ص ۲۶۸، ۲۹۱ عربی ص ۱۶۰، ذخائر محمدیہ)

(۱۲) دست بوسی: ہاتھوں کو چومنے کا یہ عمل ہمارے اسلاف میں چلا آ رہا ہے جس پر بہت احادیث منقول ہیں۔ (الذخائر محمدیہ ص ۲۰۱)

(۱۳) علم غیب: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں۔ مزید جنگ بدر کے مقتولین کے مرنے کے اعلان کے ساتھ ساتھ ایک دن قبل ہی مقتولین کے گرنے کی جگہ کے نشانات تک لگا دیئے۔



حضرت سواد بن اقارب رضی اللہ عنہ نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نعت پیش کی۔ شیخ علوی نے اس قصیدہ کو لکھا ہے:

فاشهد ان اللہ لا رب غیرہ

وانت مامون علی کل غائب

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر غائب کے امین ہیں۔ ہر غائب کا علم آپ کو عطا کر دیا گیا ہے۔

(الذخائر محمدیہ ص ۱۲۸، المحوادث والاحوال النبویہ ص ۶۰، ۲۷)

(۱۴) آمد رسول پر نعت خوانی و نعرہ تکبیر و رسالت بلند کرنا

حضرات صحابہ کرام فرماتے ہیں: جس دن حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس دن اہل مدینہ اتنے خوش تھے کہ کبھی بھی کسی معاملے میں اتنا خوش نہیں دیکھا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا بچے راستوں پر خوشی سے بھاگتے جاتے تھے اور بلند آواز سے کہتے تھے ”جاء رسول اللہ۔ آگئے آگئے سرکار رسول اللہ آگئے“ حتیٰ کہ لوگوں کو دیکھا کہ گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگا رہے تھے۔

(۱۵) نعرہ رسالت: جاء رسول اللہ۔ جاء محمد۔ اللہ اکبر۔ جاء رسول اللہ۔ ینادون یا محمد یا رسول اللہ نعتیں پیش کی گئیں۔

طلع البدر علینا ..... من ثنات الوداع

وجب الشکر علینا ..... ما دعا لہ داع

ہرزائر کی انتہائی خواہش تھی اور عرض کرتا تھا: اینا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے گھر آقا تشریف لائیے۔ ہر محفل میں کچھ یوں ہی گفتگو تھی۔ ”آمد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)“

والے دن جیسا پُر نور پُر مسرت حسین دن کبھی کسی نے نہ دیکھا۔

(الذخائر محمدیہ ص ۱۲۱، ۱۲۲)

آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

(۱۶) ”مدینہ طیبہ ہے“ (خبردار کوئی یثرب نہ کہے)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کے نام سے پکارا (یعنی نہ یثرب کہو نہ لکھو) وہ (گنہگار ہوا) اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے کیونکہ مدینہ تو طابہ ہے۔ مزید فرمایا اگر کسی نے کہہ لیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مرتبہ مدینہ مدینہ مدینہ منورہ کہہ لیں۔ (الذخائر محمدیہ ص ۱۳۰)

(۱۷) جب بھی روضہ اقدس کے پاس سے گزرے: علماء اُمت کا عقیدہ ہے کہ جو شخص خیر کا ارادہ اور ادب سے خود کو مزین کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ جب قبر اطہر کے پاس سے گزرے خواہ مسجد نبوی کے باہر ہو کھڑے ہو کر سلام ضرور عرض کرے۔ (شفاء الفوائد ص ۲۱۱)

(۱۸) سواری کا ادب: آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کی سواری اونٹنی اور کجاوہ کا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادب کرتے تھے۔ جنبی ہونے کی صورت میں سواری اور کجاوہ کو ہاتھ نہ لگاتے۔ (الذخائر محمدیہ ص ۱۶۳)

(۱۹) تبرکات کا ثبوت: متعدد محدثین کے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضور پاک (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کا عصا مبارک تھا۔ ان کے وصال کے بعد قبر

میں ان کے پہلو میں کفن کے درمیان رکھا گیا۔ (الذخائر محمدیہ ص ۲۰۷)

(۲۰) موئے مبارک کی برکت: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک حاصل کیا اور اسے اپنی ٹوپی میں سی لیا تھا۔ ہر جنگ میں ٹوپی کو ساتھ رکھتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اسی بال کے صدقے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔

(الذخائر محمدیہ ص ۲۸۴)

(۲۱) چادر مبارک: آپ کی چادر مبارک تبرک کے طور پر صحابہ کرام میں رہی پھر بادشاہوں کے پاس آئی۔ یہ وہی چادر مبارک تھی جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو نعت شریف پڑھنے پر آقا سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انعام کے طور پر عطا فرمائی تھی۔

(الذخائر محمدیہ اردو ص ۱۸۶، ناشر عالمی دعوت الاسلامیہ)

(معلوم ہوا۔ مداح خوانان حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنا سنت ہے)

تبرکات کی مزید تفصیل پڑھنے کیلئے راقم کی دوسری کتاب ”محبت رسول و اعمال

صحابہ“ حاصل کریں۔

(۲۲) لطف زندگی: فضیلۃ الشیخ استاذ الحدیث مکہ مکرمہ محمد علوی مالکی مکی حسی مدظلہ

فرماتے ہیں۔ آپ سے محبت کی علامات میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے محبت کی جائے۔ آپ کا ذکر ادب و تعظیم سے کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے تذکرے سن کر لذت محسوس ہو۔

(۲۳) ہر نسبت والے سے محبت کرنا: آپ کے دین، آل پاک، صحابہ کرام، شہر

پاک حتیٰ کہ جس کی نسبت سرکار کے ساتھ ہے اس سے محبت کی جائے۔ دل اور روح سرکار ابد قرار کی طرف ہی متوجہ ہو جائے پھر اسے رات کو خوابوں میں کثرت سے آپ

سرکار ابد قرار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار ہوتا ہے۔ (الذخائر محمدیہ اردو ص ۲۸۳)  
 حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے  
 جو یاد مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے (صلی اللہ علیہ وسلم)

### (۲۴) نعلین مبارک کی برکات:

سرکارِ دو عالم فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے فضائل و برکات پر بڑے  
 بڑے علماء نے کتب و رسائل تحریر کئے ہیں۔ خاص طور شیخ مقری (فتح المتعال فی مدح  
 النعال) از امام احمد المقری اردو ترجمہ علامہ محمد عباس رضوی نے مستقبل کتاب لکھی  
 ہے۔ اس میں متعدد نعل پاک کے نقشہ جات پیش کئے ہیں۔ لکھتے ہیں نعل پاک کا عکس  
 مکرم اس محبوب کے قدم تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ آپ کی نعل پاک سے شرف برکت  
 حاصل کرو۔ بیمار اس سے شفا اور خواص منافع پاتے ہیں۔

(الذخائر محمدیہ اردو ترجمہ ص ۳۰۶)

(۲۵) عرش پر نعلین پاک: حضرت شیخ علوی فرماتے ہیں: امام بیہانی نے فرمایا ہے:

علی راس هذا الكون نعل محمد  
 سمعت فجمع الخلق تحت ظلالہ  
 لدی العرش موسیٰ نوری اخلع و احمد  
 الی العرش لم یومر بخلع نعالہ  
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

(ترجمہ) اس کائنات (ہم غلامان) کے سر پر آپ کی نعلین پاک ہے۔ تمام مخلوق اس  
 کے سایہ میں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (عرش) پر کہا گیا کہ جوتے اتار دو لیکن سرکار  
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو عرش پر جوتے اتارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(الذخائر المحمدیہ اردو ص ۱۹۸، عربی ۱۵۷)

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور  
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

(۲۶) خون و بول پاک: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون اور بول (پیشاب) تمام فضلات

پاک بلکہ پینا جائز اور باعث شفا ہیں۔ (الذخائر المحمدیہ اردو ص ۲۶۶، عربی ۲۲۳)

(۲۷) برکت والا درخت نہیں کٹوایا: شیخ مکہ مدظلہ نے تبرکات پر مدلل بیان لکھا

ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو کٹوایا

تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی۔ اس بات سے جاہل لوگ تبرکات کی نفی کرتے

ہیں۔ حالانکہ میری تحقیق (محمد علوی مالکی) یہی ہے کہ حضرت عمر کا یہ بیان کردہ عمل عدم

جواز پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ اللہ کے فضل سے قوی دلیل سے ثابت ہے کہ حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ نے جس درخت کو کٹوایا تھا۔ دراصل یہ وہ درخت نہیں تھا جسے لوگ خیال

کرتے تھے کیونکہ چند سالوں کے بعد وہ درخت غیب ہو گیا تھا۔

(الذخائر المحمدیہ اردو ص ۹۱، ۲۹۰)

(۲۸) بدعت کی قسمیں: آج کل لوگ ہر نئے کام کو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ شیخ مکی

فرماتے ہیں علماء حق نے بدعت کی پانچ اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) واجب (۲) مندوب مستحب (۳) مباح (۴) مکروہ (۵) حرام سیئہ

(معلوم ہوا ہر بدعت گمراہی نہیں ہے) (الذخائر المحمدیہ اردو ص ۳۱۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## (۲۸) درِ رسول اللہ ﷺ کی حاضری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ  
لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا“ (پارہ ۵، سورہ النساء، آیت ۶۴)  
اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو وہ آپ کی خدمت میں آجائیں اللہ کریم  
سے معافی مانگیں اور رسول اللہ ﷺ ان کی سفارش فرمادیں تو وہ اللہ کریم کو توبہ قبول  
کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔

بے مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ

پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے (اعلیٰ حضرت)

تاجدار مدینہ رحمۃ للعالمین سرکار ابد قرار محبوب کریم رؤف رحیم

نبی اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

”مَنْ جَاءَ نَبِيَّ زَائِرًا لَا تَحْمِلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ

أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“۔

(۲۹) زیارت: جو شخص میری زیارت کے لئے آیا، میری زیارت کے علاوہ اور کوئی

حاجت نہ تھی تو مجھ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

○ ”مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي فِي مَمَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي“

(مشکوٰۃ کتاب المناسک باب حرم المدینہ حر سہا اللہ تعالیٰ، تیسری فصل)

(۳۰) حج کیا اور زیارت نہ کی: وہ شخص جس نے حج کیا اور بعد از وصال میری قبر

انور کی زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں زیارت کی۔

”مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي“

(شفاء الفواد بزیارة خیر العباد عربی از علامہ الشیخ السید محمد بن علوی مالکی مکہ مکرمہ

اردو ترجمہ مفتی محمد خان صاحب لاہور ص ۷۵)

جس نے میری قبر اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۳۱) گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام:

فرماتے ہیں جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضری دے تو اسے قبلہ کی

طرف پشت اور چہرہ آپ کی طرف کرنا چاہئے پھر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ اور

جب بھی روضہ پاک کے قریب سے گزرے یا دور سے روضہ پاک پر نظر پڑے تو ہر دفعہ

سلام عرض کریں۔ (شفاء الفواد بزیارة خیر العباد اردو ص ۲۰۷، ۲۱۱، ۲۷۰)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُتَّقِينَ -

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْفِرِّ الْمُحَجَّلِينَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَنْ اَمَّنَهُ اللهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا ظَهْرًا..... اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا یَسِیْرًا

(شفاء الفواد بزیا رہ خیر العباد اردو ص ۱۸۵، ۲۱۹، ۲۲۱)

نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ پست آواز کے ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کریں۔  
بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و حرمت جیسی ظاہری زندگی میں تھی ایسی آج  
بھی ہے۔ متعدد اولیاء کرام زائرین سے حرفِ ندأ صیغہ خطاب سے صلوٰۃ و سلام کے الفاظ  
منقول ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمۃ کی کتاب ”غنیۃ الطالبین“ میں حرفِ ندأ  
صیغہ خطاب سے سلام لکھا ہے کہ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوں تاکہ تو معاف کرے  
میرے گناہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہوں اس حاجت میں۔

(شفاء الفواد بزیا رہ خیر العباد ص ۱۸۵، ۲۱۹، ۲۲۱)

(۳۲-۳۳) حیات و سماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سندِ جید کے ساتھ حدیث منقول ہے۔

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعْدِی اَعْلَمْتُهُ“

(شفاء الفواد بزیا رہ خیر العباد اردو ص ۲۲۱، ذخائر محمدیہ ص ۷۸)

”جو امتی مجھ پر میری قبرِ انور کے پاس درود و سلام پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا

ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے میں اسے جانتا ہوں۔“

دوسری حدیث میں ہے: ”لَیْسَ مِنْ عَبْدِیُّصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا بَلَغْنِی صَوْتَهُ قُلْنَا



يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِكَ؟ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِي إِنَّ  
اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ“

(شفاء الفواد بزيارة خير العباد اردو ص ۲۳۶، عربی ۱۳۷۔ جلال افہام ابن قیم)

”جو امتی بھی مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے۔ ہم  
(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وصال کے بعد  
بھی؟ تو جواباً فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم  
السلام کے اجسام کا کھانا حرام فرمادیا ہے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں۔“

۔ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (اعلیٰ حضرت)

حضرت شیخ مکہ محمد علوی مدظلہ العالی لکھتے ہیں۔ بے شک پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زندہ اور تروتازہ ہیں۔ آپ اس چاند کی طرح ہیں جو کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حیات الانبیاء پر بہت احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی  
قبور میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔

(۳۴) قبور میں نماز: ”الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ“

(بیہقی، ابویعلیٰ بسند صحیح)

سلام عرض کرنے والے کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

(۳۵) آپ حج کرتے ہیں:

فرشتے آپ پر سلام بھیجتے ہیں اور جو آپ حکم فرماتے ہیں فرشتے وہ کرتے

ہیں۔ (ترجمہ قصیدہ ابن حجر ہیتمی)

وصوم ثم حج كل عام

يجوز عليه بل لا يتحیل

یعنی آپ روزے رکھتے اور حج کرتے ہیں ہر سال، اور یہ صحیح ہے، ممکن ہے، محال نہیں۔  
(۳۶) امت کے اعمال دیکھتے ہیں دعا کرتے ہیں۔

”من لم يعتقد هذا بطله

يقينا فهو زنديق جهول“

جو شخص اس مذکورہ بیان کا عقیدہ نہ رکھے، انکار کرے تو وہ یقیناً جاہل زندقہ ہے۔ بہت ہی پناہ  
طلب کرتا ہے، آقا اپنے بوجھ لے کر کس کے دروازے پر جاؤں۔

(قصیدہ ابن حجر ہمتی رحمۃ اللہ علیہ الذخائر المحمدیہ ص ۲ تا ۸۵، عربی ص ۲۳، ۲۹، ۷۷)

(۳۷) جسے دیکھنا عبادت ہے، (۳۸) وہ کعبۃ اللہ سے افضل ہے:

”العقة التي قبر فيها عليه الصلوة والسلام افضل من

العرش“۔ (شفاء القوادص ص ۳۳۷، عربی ص ۱۹۴)

زمین پاک کا وہ حصہ جہاں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں

عرش سے بھی افضل ہے۔ نیز فرمایا: کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے۔

”النظر الحجرة الشريفة كانه عبادة قياسا على كعبة“۔

(شفاء القوادد اردو ص ۳۳۷ عربی ص ۱۹۴)

روضہ انور کو دیکھتے رہنا عبادت ہے جس طرح کعبہ کو۔

(۳۹-۴۰) مواجہہ شریف پرندائے نعت پاک:

نیز وصال کے بعد یا رسول اللہ پکارنا

مواجہہ شریف کی طرف سنہری جالیوں کے اوپر سنہری وموٹے الفاظ میں اب بھی لکھا ہے۔

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمہ

فطاب من طیہن القاع والا کم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ

فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

اے ساری مخلوق سے بہترین ہستی جو پردہ فرما ہیں، ہموار زمین میں پس آپ کے جسم پاک کی خوشبو مبارک کہ سے تمام زمین خوشبودار ہوگئی۔ میری جان اس روضہ پاک پر قربان ہو جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اس میں جو دو کرم ہے۔

(شفاء القوادص ۱۵۶، ۱۸۰، عربی ۶۳، ۸۲، الذخائر الحمد یہ ص ۱۰۹)

☆ (۴۱) سیدہ فاطمہ بنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار یا ابتاہ عرض کی۔

(بخاری ۲/۲۳۱)

☆ (۴۲) سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں۔

”الا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کنت رجاءنا وکنت بنا برا

ولم تک جا فیا یا رسول اللہ“۔ (زرقاتی علی المواہب ۲۸۳/۸)

آپ ہماری امید ہیں اور آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ بھلائی کرنے والے ہیں۔

(۴۳) حضرت عمر فاروقؓ کا عقیدہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ قارئین آپ

نے ایک ہی مجلس میں آپ کو متعدد بار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے انداز میں گزارشات کیں ہیں۔

(۴۴) ہمارا بھی ذکر کرنا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی ”یا نبی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ کرنا یا محمد عند ربك“۔ یا رسول اللہ! آپ

رب کے ہاں ہمارا ذکر کرنا ہمارا خیال کرنا۔ (نسیم الریاض ۱/۳۵۶، زرقانی ۸/۲۸۲)

(۴۵) بارش طلب کرنا: حضرت بلال بن حارث مزنی نے یا رسول اللہ عرض کر کے

مدد و توجہ طلب کی۔

(الکامل لابن اثیر ۲/۲۳۵، البدایہ والنہایہ ۷/۱۰۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲/۳۱)

(معلوم ہوا یہ عقیدہ صحیح ہے) (ذخائر محمدیہ ص ۲۰۳، عربی ۱۷۵، ۲۱۵، ۳۲۳، ۲۷۱، ۳۸۵،

۳۸۷، الحوادث ص ۴۷)

(۴۶) مومن مجاہدین کی پہچان، نعرہ رسالت:

جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ افواج اسلام کے کمانڈر

تھے آپ نے اسلامی فوج کا نعرہ اور علامتی نشان یا محمد (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

مقرر کیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ۶/۳۵۷، تاریخ طبری ۲/۲۸۱، الکامل لابن اثیر ۲/۱۵۲، ذخائر

محمدیہ ص ۳۲۳، عربی ۲۸۰)

(۴۷) محفل میلاد کرنا اور (۴۸) شب ولادت شب قدر سے افضل ہے:

حضرت شیخ علوی مکی فرماتے ہیں ”میرے نزدیک شب ولادت شب قدر سے

افضل ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک جو تاریخ مشہور ہے وہ بارہویں تاریخ ولادت اور پیر کا

دن ہے۔ میلاد کی محفل امور خیر میں سے ہے۔ خوشی کا اظہار کرنا، کھانا کھلانا جائز ہے۔

یہ عمل ہر جگہ جاری ہے۔ ولادت نبوی کی خوشی کرنے کا تو ابولہب کو بھی فائدہ ہوا۔

(ذخائر محمدیہ اردو ص ۲۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

(۴۹) ایمان والدین اور تنبیہ:

نبی کریم ﷺ کے والدین موحد تھے، مومن تھے، انہیں زندہ فرمایا گیا تھا۔ جو شخص آپ کے والدین کے بارے کفر کا عقیدہ رکھتا ہو اس کے کفر کا خوف ہے کہ وہ خود کافر ہو جائے۔ (معاذ اللہ)

اس سلسلہ میں امام اعظم اور ملا علی قاری کی طرف جن عبارات کی نسبت کی جاتی ہے وہ بات غلط ہے، یہ تہمت ہے کہ وہ کفر کے قائل تھے۔ (شیخ مکہ نے ان سوالات کے مسکت جوابات تحریر کئے ہیں۔)

ایک قصیدہ نقل کیا ہے جس کا پہلا شعر ہے (یہ عربی قصیدہ پچیس اشعار پر مشتمل ہے) یا والد النبی ﷺ

یا والد المصطفیٰ تلت الکمالات

وجیت بالخیر للماضی وللات

اے والدین مصطفیٰ (ﷺ) آپ نے پیارے بیٹے کی بدولت کمالات حاصل کر لیا۔ آپ نے ایسی ہستی کو جنم دیا جو گزرے ہوئے اور آنے والے ہر دور کے لئے باعث خیر و رحمت ہے۔ (ذخائر محمدیہ اردو ص ۶۷)

(۵۰) غیر نبی کو یا کہہ کر پکارنا:

غیر نبی ذوات کو بھی وصال کے بعد حرف ”یا“ سے ذکر کر سکتے ہیں جیسا کہ یا والد المصطفیٰ کے حوالہ سے معلوم ہوا، نیز روضہ پاک کی حاضری پر حضرت ابو بکر صدیق

حضرت عمر فاروق و دیگر اہل قبور کو بھی حرف نداء ”یا“ صیغہ خطاب ”ک“ سے ہی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ (ذخائر محمدیہ ص ۱۲۶، شفاء القوادس ص ۱۸۵)

(۵۱) آپ قریب ہیں:

آپ ﷺ ہومنون کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں دونوں جہان میں۔  
(بخاری شریف کتاب، ذخائر محمدیہ ص ۲۷۴)

(۵۲) مالک کونین:

آپ ﷺ کا فقر اختیار کرنا اپنی خواہش سے تھا اور نہ اگر آپ چاہتے تو مکہ کے پہاڑ آپ کے لئے سونا بن جاتے۔ (ذخائر محمدیہ ص ۲۷۶)

(۵۳) سہو کا مسئلہ:

نبی کریم ﷺ کو سہو ہونا یہ کسی غفلت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ راز تھا اللہ کی تعظیم کا۔  
(ذخائر محمدیہ ص ۲۲۱)

اسی لئے صالحین نے فرمایا کہ سہو ناعن الاعلیٰ بالادنی و سہو المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالادنی عن الاعلیٰ یعنی ہمیں جب سہو ہوتا ہے (ہمارا ذہن کسی چیز کے ساتھ مشغول ہو جاتا) ہم اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف مشغول ہوتے ہیں۔ اور جب محمد مصطفیٰ ﷺ مشغول ہو جائیں (جو ظاہر سہو ہوتا ہے) وہ آپ کی مشغولیت نماز سے برتر کی طرف ہوتا ہے اور وہ مشاہدہ اور قرب الہی ہے۔ اسی لئے فرمایا: نماز کی روشنی و راحت ہے میری آنکھوں سے۔ پس اس فرمان پر غور کرو ”جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ“ یوں نہیں فرمایا کہ میری آنکھوں میں روشنی و راحت نماز سے ہے۔ (معارض النبوت جلد ۲، ص ۵۶۲)

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خوب فیصلہ فرمایا ہے کہ ابو بکر کے تمام اعمال و احوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سہو سے کم ہیں۔ یعنی فرمایا: یا لیتنی کنت سہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ”کاش میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو ہی ہوتا“

(مکتوبات شریف دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۰۵)

ہاں حقیقت یہی ہے کہ یہ تعلیم و تربیت اُمت کیلئے ایسا ہوا ہے۔ خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس لئے سہو ہوا (بھولتا ہوا) کہ سنت قائم ہو (امت کیلئے)  
(موظا امام مالک)

(۵۴) حضرت عباس نے اسلام کیسے قبول کیا:

حضرت عباس فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن میں چاند سے کھیلنا اور گفتگو کرنا مجھے اسلام لانے پر زیادہ رغبت دی۔ (ذخائر محمد یہ ص ۴۶)

(۵۵) چاند سجدہ کرتا تھا:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! چاند مجھ سے گفتگو کرتا تھا اور مجھے رونے سے روکتا تھا اور میں اس کے سجدے کی آواز کو بھی (بچپن میں) سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا۔ (ذخائر محمد یہ ص ۴۷)

(۵۶) آپ بے مثل ہیں:

جب حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے چودھویں رات کے چاند سے موازا نہ کیا اور آخر میں فرماتے ہیں۔ ”فہو عندی احسن من القمر“

(ترمذی ۲/۱۰۸، سنن دارمی ۱/۳۳، المستدرک ۳/۱۸۶، مشکوٰۃ ص ۵۱۸)

میرے آقا چودھویں کے چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ کے چہرے کا پسینہ کستوری سے بھی خوشبودار تھا۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۴۲)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي  
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ  
خُلِقْتَ مَبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ  
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(۵۷) آپ صادق ہیں: ایک دن تنہائی میں خاص رازدار کو ابو جہل نے کہا:

”والله ان محمد الصادق وما كذب محمد قط“

یعنی کہنے لگا: خدا کی قسم! محمد (اپنے وعدہ، قول و عمل میں) سچے ہیں، انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۴۰)

(۵۸) بت سجدہ میں:

☆ آپ کی پیدائش کے وقت تمام بت سجدہ میں گر گئے۔

(۵۹-۶۰-۶۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ ناف کٹی ہوئی سے پیدا ہوئے۔ آپ سجدہ کی حالت میں تشریف لائے۔ آپ کا پنگھوڑا فرشتے جھلاتے تھے۔

(ذخائر محمدیہ ص ۲۶۹، الحوادث والاحوال النبویہ ص ۷)

(۶۳) تشریف لاتے ہی کلمہ طیبہ پڑھا:

آپ نے والدہ کے شکم اطہر سے آتے ہی سجدہ کے ساتھ پڑھا:

”لا اله الا الله واني رسول الله“ (شواہد النبوت)



(۶۵) آپ کا گفتگو کرنا: مزید جب آپ ﷺ نے گفتگو کرنا شروع کی تو یہ کلمات فرمائے:

”اللہ اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا و سبحان الله بكرة واصیلا“۔  
(ذخائر محمدیہ ص ۴۷، شواہد النبوت)

مزید معلومات کیلئے ”عجائبات ولادت باسعادت“ حاصل کریں۔

(۶۶) آخری ایام کے واقعات و خصوصیات:

حیات ظاہری کے آخری ایام میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تین دن حاضر ہوتے رہے اور عرض کرتے کہ اللہ کریم آپ کی عزت کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، آپ کی طبیعت مبارک کیسی ہے۔ قبض روح کے معاملہ میں آپ کی مرضی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: میں راضی ہوں، حکم پورا کرو۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۸۳)

(۶۷) اجازت طلب کرنا:

حضرت جبرائیل عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ملک الموت نے آپ سے قبل کسی سے نہ اجازت طلب کی اور نہ آپ کے بعد ایسا ہوگا، صرف آپ سے اجازت چاہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل! اسے اجازت دے دو۔  
(معجم کبیر جلد ۳، ص ۶۲ تا ۶۴، دار احیاء التراث الاسلامی، ذخائر محمدیہ ص ۳۸۳)

(۶۸) صلوٰۃ بغیر امام کے:

آپ کے وصال باکمال کے بعد تمام ملائکہ اور لوگوں نے بغیر امام صلوٰۃ

(جنازہ) آپ پر پڑھا گیا۔ (ذخائر محمدیہ ص ۲۶۹)

(ہماری طرح جنازہ نہیں پڑھا گیا، راقم)

یہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیتِ تعلیم فرمائی تھی۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۷۸)

(۶۹) حضرات صحابہ کی کیفیت:

كنت السواد الناظري

نعمي عليك الناظ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میری آنکھیں دیکھنے کے لئے تھیں مگر

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وصال کے بعد دیکھنے سے تابینا ہو گئیں۔ (ذخائر محمدیہ ص ۳۸۹)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا:

”فعلك تمر بقبری و مسجدی“۔

یعنی اب تو میری قبر اور مسجد میں ہی آئے گا۔ پھر نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان

کے مطابق حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کی قبر پر روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اسے امام

محمد اور امام طبرانی نے بیان کیا، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (شفاء القوادص ۲۷۵، عربی ۱۵۴)

(۷۰) سب کو دیکھتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی

ہیں۔ میں اپنے حجرے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں (وصال کے بعد) اس

حال میں جایا کرتی کہ میرا چہرہ ننگا ہوتا، میں یہ سوچتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے والد

یہاں ہیں۔ پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا، وہ دفن ہوئے تو حیا کی

وجہ سے (کہ یہ سب مجھے دیکھتے ہیں) اللہ کی قسم میں کبھی بغیر پردہ کے وہاں نہیں گئی۔

(مسند احمد، مشکوٰۃ کتاب الجناز باب زیارة القبور، تیسری فصل)

حافظ بیہمی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔ امام حاکم نے فرمایا:

یہ روایت بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا: اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قارئین معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صاحبزادے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حاضری دینے والوں سے آگاہ رہتے ہیں۔ یہی عقیدہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ (شفاء الفواد اردو ص ۲۷۴، عربی ص ۱۵۳)

(۷۱) مشکل کشائی:

ایک مرتبہ جب مدینہ منورہ میں بارش رک گئی تو اہل مدینہ جمع ہو کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، صورت حال عرض کی۔ آپ نے فرمایا: قبر انور کی چھت میں سوراخ کرو حتیٰ کہ آپ ﷺ کی قبر انور (چہرہ مبارک) اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے۔ اہل مدینہ نے ایسا کر دیا۔ پھر کیا تھا پس اتنی بارش ہوئی کہ تمام علاقے سرسبز ہو گئے، اونٹ موٹے ہو گئے۔ اس سال کا نام تروتازگی کا سال رکھا گیا۔ (سنن دارمی، مشکوٰۃ، شفاء الفواد ص ۲۷۱ عربی ص ۱۵۲)

(۷۲) بارش طلب کرنا:

ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ) نے قبر پاک پر حاضر ہو کر عرض کی:

”يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا“۔

یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے بارش طلب فرمائیں، تحقیق وہ ہلاک ہو گئے۔ اس عرض کرنے کے بعد (حضرت بلال سو گئے) خواب میں زیارت ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”عمر کو میرا سلام کہنا اور خوشخبری دے دو کہ بارش ہوگی۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲، ص ۳۱، ۳۲، البدایہ والنہایہ جلد ۷، فتح الباری جلد ۲،

ص ۴۱۲، ذخائر محمدیہ ص ۳۱۹۔ انوار ص ۴۷)

(۷۳) میری قبر کو عید (میلہ) نہ بنانا کا جواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ  
مجھ پر درود پڑھتے رہو تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔ اس حدیث کا  
مطلب یہ ہے کہ اس ارشاد کے ذریعے آپ ﷺ نے امت کو ادب و تعظیم کے ساتھ  
کثرت سے زیارت کے لئے حاضر ہونے کی ترغیب دی ہے۔ بے غرضی میں خاص دن  
ہی زیارت کے لئے مخصوص نہ کر لینا بلکہ جب بھی فرصت ملے فوراً حاضری دو سالانہ  
حاضری کی بجائے چاہے روزانہ ہی حاضری دو یہ تمہارے لئے سراپا خیر و سعادت ہے۔  
عام تہواروں کی طرح لہو و لعب کرنے سے منع کیا ہے۔ اس (حدیث) سے کسی کا یہ سمجھنا  
کہ زیارت سے (یا اس نیت سے، اجتماعی حاضری سے) منع کیا گیا ہے یہ اسلاف میں  
سے کسی نے بھی نہیں کہا۔ لہذا ایسا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ (شفاء الفوائد ص ۱۹۵)

(۷۴) حاضری کے وقت سوال کرنا:

زارین و حاضرین روضہ پاک پر حاضری کے وقت اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہ بے  
کس پناہ میں عرض کریں: "يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ  
أَتَوْسَلُّ بِكَ فِي أَمْوَاتٍ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ وَ سُنَّتِكَ"

(شفاء الفوائد ص ۱۷۴)

(۷۵) واپسی پر اجازت:

واپسی پر آپ کی بارگاہ رسالت میں حاضری دیتے ہوئے بار بار حاضری کے  
لئے عرض کریں اور صلوة و سلام عرض کرتے ہوئے اجازت لے کر فراق غم میں روتے

ہوئے لوٹ آئیں۔ (شفاء الفواد ص ۳۳۰، عربی ص ۱۹۶)

(۷۶) دعا میں یا محمد صلی اللہ علیک وسلم کے الفاظ:

آپ کے وصال پاک کے بعد امت کا دعا میں یا رسول اللہ صلی علیک وسلم کہنا صحیح ہے جیسا کہ صلوٰۃ الحاجہ کی دعا میں موجود ہیں اور وصال کے بعد صحابہ و اولیاء امت کا اس پر عمل ہے۔ (شرف الامت الحمد یہ ص ۱۰۶، شفاء ص ۲۸۹)

(۷۷) پشت نہ کرو: شیخ ابن عبدالسلام کے حوالہ سے لکھتے ہیں ”اے حاضرین و زائرین جب تم نماز ادا کرنے لگو تو نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کرو نہ چہرہ“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب وصال کے بعد بھی وہی ہے جو ظاہری حیات میں تھا۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ بے ادبوں کی طرح آپ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں ایسا ہرگز ہر گز نہ کریں۔ (شفاء الفواد ص ۳۳۳، عربی ص ۱۹۲)

(۷۸) آثار نبوی کی زیارت کو جانا: حضرات صحابہ کرام و محدثین سے ثابت ہے۔

(اصلاح مفاہیم ص ۳۳۰)

(۷۹) تمہارے سوا میرا کوئی نہیں (۸۰) مدنی تحائف:

قصائد حجرہ نبویہ شریف: چند اشعار

ياسيدى يا رسول خديد      مال سواك ولا الوى على احد  
فانت نور الهدى فى كل كائنة      وانت سرالندى يا خير معتمد  
وانت حقاغيات الخلق اجمعهم      وانت هادى الورى لله ذى مدد  
رب الجمال تعالى الله خالقه      فمثله فى جميع الخلق لم اجدا  
عليه ازكى صلوة لم تنزل ابدا      مع السلام بلا حصر ولا عدد  
(۱) یہ شعر حجرہ شریف پر محراب تہجد کی طرف جالی مبارک پر لکھا ہوا ہے۔

(۲) شفاء الفواد عربی ص ۲۰۳۔

ترجمہ اشعار: اے میرے سردار آقا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میری دستگیری فرمائیے تمہارے سوائے میرا کوئی نہیں ہے۔

(۲) تم تمام کائنات کے لئے شمع ہدایت ہو اور آپ راز خدا ہوائے بہترین سہارا۔

(۳) آپ تمام مخلوق کے مددگار ہیں، تمام مخلوق کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔

(۴) تمام حسن و جمال کے رب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس طرح پیدا فرمایا کہ تمام مخلوق میں ان کا کوئی مثل نہیں۔

(۵) آپ پر ہمیشہ سے ازکی صلوة و سلام بے حساب بے شمار نازل ہوں۔

(۸۱) قصیدہ وتر یہ: از شیخ امام محمد بن ابی بکر شافعی ۶۶۲ھ

بنور رسول اللہ اشرفت الدنا

ففى نوره كل يجيئ ويذهب

بجاهك ادر كنى اذا احوسب الورى

فانى عليكم ذلك اليوم احسب ۳

(۱) رسول اللہ ﷺ کے نور سے تمام دنیا روشن ہے، آپ کے نور ہی کی روشنی میں ہر کوئی آ جا رہا ہے۔

(۸۲) اپنے دامن کرم میں چھپا لینا:

(۲) اپنے کرم کے صدقے مجھے اس وقت اپنے دامن میں چھپا لینا جب مخلوق کا

حساب لیا جا رہا ہو کیونکہ اس دن میں ان تمام سے زیادہ حساب والوں میں ہوں گا۔

۳: شفاء الفواد عربی ص ۲۰۵

(تحریر کردہ تمام اشعار حجرہ نبویہ شریفہ کے اندر نقش آج بھی موجود ہیں)

تمت بالخیر۔

جمع رسائل ثلاثہ: یکم شوال المکرم ۱۴۳۴ھ / ۱۲-۶-۱۳ء

## فتویٰ شرک کی حقیقت:

قارئین کرام! مذکورہ آیات قرآنیہ سے یہ حقیقت خوب عیاں ہوتی ہے کہ محبوبانِ خدا مددگار ہیں جن کیلئے نہیں وہ لوگ ایمان و ایقان والے نہیں ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ”جس پر اللہ لعنت کر دے اُس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔“ (سورہ النساء ترجمہ آیت نمبر ۵۲) اور جو مدد نہیں کر سکتے وہ اولیاءِ من دون اللہ ہیں جیسے کافریت وغیرہ وغیرہ مگر محض سینہ زوری سے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے آیات کے شانِ نزول کے خلاف حقیقت سے چشم پوشی کرنا اور ظاہری مفہوم پیش کرنا یہ بے دینی اور روحِ اسلام کے خلاف ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں واضح ارشادات موجود ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَهُمْ شَرَارَ خَلْقِ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى  
يَا نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوا هَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (بخاری جلد ۲)

(ترجمہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خارجیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر ترین قرار دیتے اور فرماتے کہ انہوں نے کافروں (بتوں) کے بارے نازل ہونے والی آیات و منوں پر چسپاں کیں۔ (بخاری باب الخوارج والملاحدین جلد دوم ص ۱۰۲۳)

حدیث شریف: حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی (یعنی بظاہر بڑا قرآن پڑھ کر نائے گا قرآن پر عمل کرنے کرانے کا بہت درس دیتا ہوگا) تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا جسے مشرک کہا جائے گا یا شرک کی تہمت لگانے والا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا (یعنی خود ہی بے دین مشرک ہوگا) (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۱ جلد ۲، اعراف آیت نمبر ۷۵ کے تحت، حافظ محدث ابن کثیر فرماتے ہیں: ہذا اسنادِ جید۔  
لقد الامام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین وغیرہما)



مولانا علامہ ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی کی تصانیف

فیضان  
الحریمین

# نام الانبیاء کی نماز

عجائبات  
ولادت باسعاد

میتلا دی کی بہارین مع مدلل عقیدے

ازبعین اما مع

محبت رسول ﷺ و اعمال صحابہ

تحفۃ ال

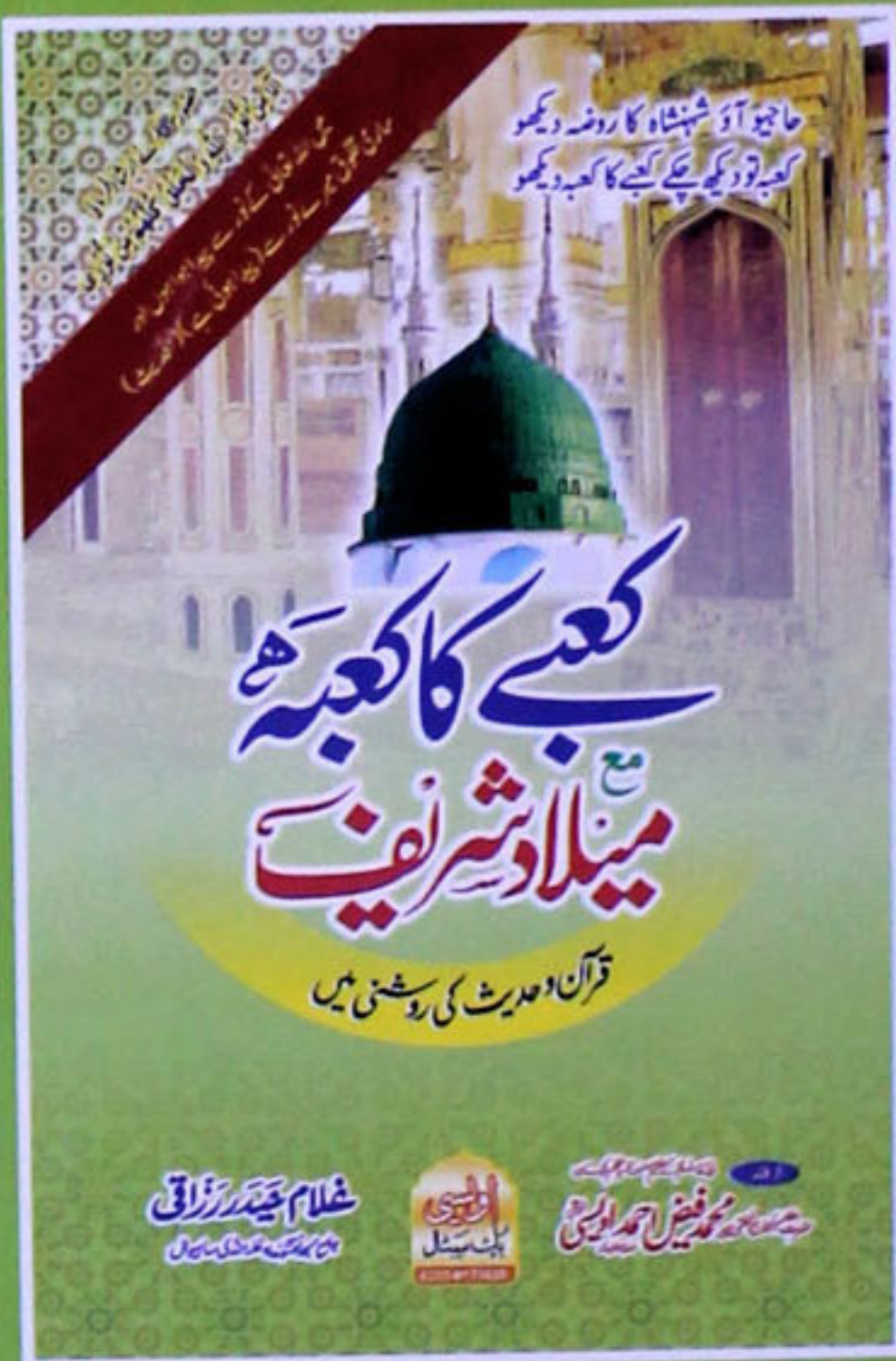
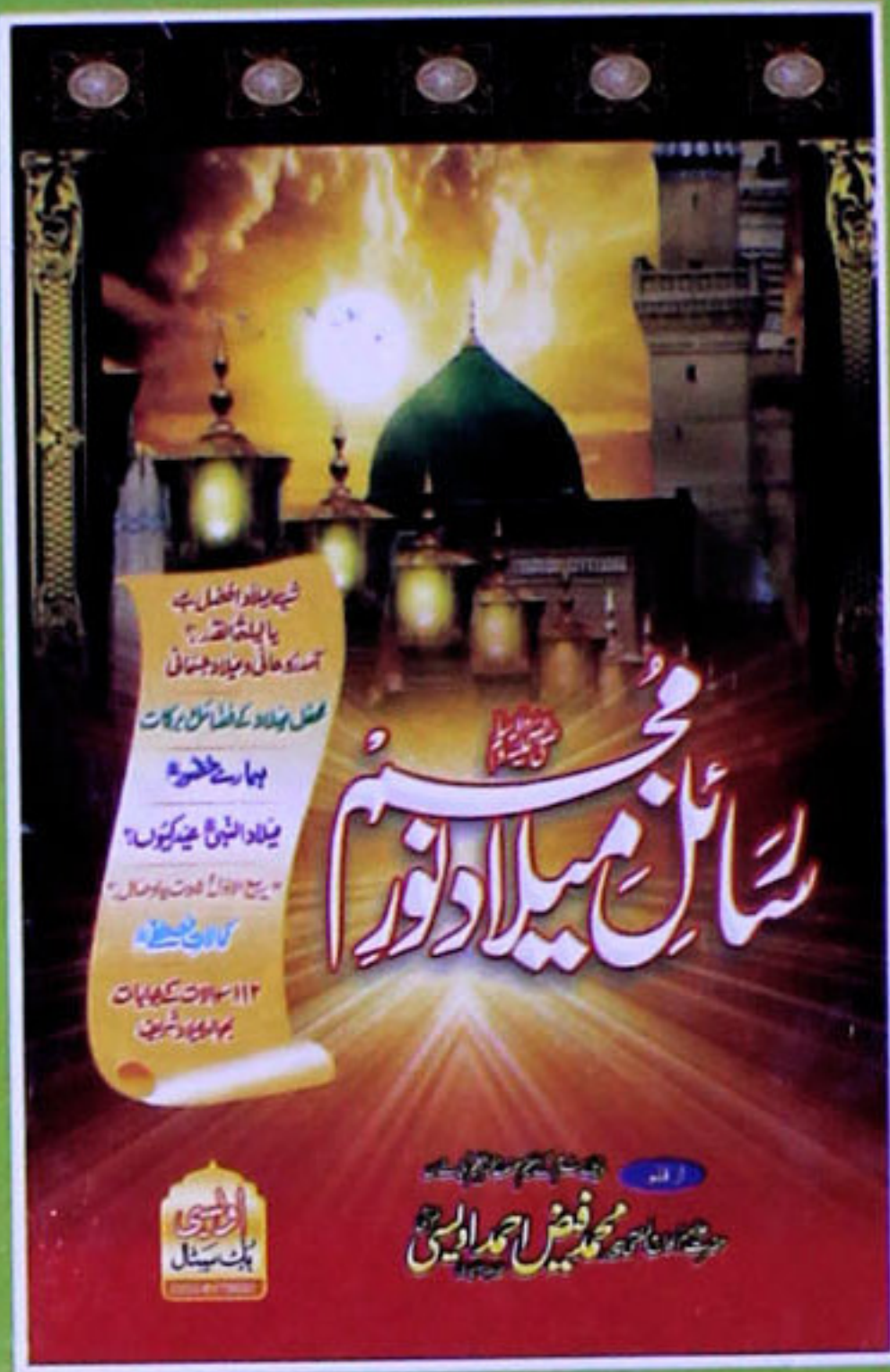
زندہ نبی ﷺ کے زندہ صحابہ

حریمین طیبین کی حاضری کے پر نور نظارے

مقام والدین قرآن و حدیث کی روشنی میں

ملنے کا پتہ: فیضان رسول لاہوری موضع گوندلانووالہ گوجرا

ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ



Designed by: TAYYAB 0321-4761150

Marfat.com

اولسی بیگ سہیٹل جامعہ محمد رضا مجتبیٰ رضویہ  
پینلز کاؤنٹی گوجرانوالہ 0333-8173630